Postal Reg.No.GDP/001/2013-15

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 64

ایڈیٹر
منصور احمد

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

ہفت روزہ

بدر

قادیان

BADR

The weekly   Qadian

www.akhbarbadrqadian.in

شمارہ 25

شرح چندہ
سالانہ 550 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ یا 80 ڈالر امریکن
80 کینیڈین ڈالر
یا 60 یورو

30-شعبان 1436 ہجری قمری   18-احسان 1394 ہش   18-جون 2015ء

اخبار احمدیہ

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں الحمد للہ۔ احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

اَللّٰھُمَّ اَیِّدۡ اِمَامَنَا بِرُوۡحِ الۡقُدُسِ وَبَارِکۡ لَنَا فِیۡ عُمُرِہٖ وَاَمۡرِہٖ۔

کس قدر ناانصافی کی بات ہے کہ ہمارے سیّد و مولیٰ کی نسبت جو توفّی کا لفظ آیا ہے تو اس جگہ تو ہم وفات کے ہی معنے کریں اور اُسی لفظ کو حضرت عیسٰی کی نسبت اپنے اصلی اور شائع متعارف معنوں سے پھیر کر اور اُن متفق علیہ معنے سے جو اوّل سے آخر تک قرآن شریف سے ظاہر ہو رہے ہیں انحراف کر کے اپنے دل سے کچھ اَور کے اَور معنے تراش لیں۔ اگر یہ الحاد اور تحریف نہیں تو پھر الحاد اور تحریف کس کو کہتے ہیں

(ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام)

یہ بات یاد رکھنے کے لائق ہے کہ توفّی کا لفظ جو قرآن شریف میں استعمال کیا گیا ہے خواہ وہ اپنے حقیقی معنوں پر مستعمل ہے یعنی موت پر یا غیر حقیقی معنوں پر یعنی نیند پر۔ ہر ایک جگہ اُس لفظ سے مراد یہی ہے کہ روح قبض کی جائے اور جسم معطل اور بے کار کر دیا جائے۔ اب جبکہ یہ معنے مذکورہ بالا ایک مسلّم قاعدہ ٹھہر چکا جس پر قرآن شریف کی تمام آیتیں جن میں توفّی کا لفظ موجود ہے شہادت دے رہی ہیں تو اس صورت میں اگر فرض محال کے طور پر ایک لمحہ کے لئے یہ خیال باطل بھی قبول کر لیں کہ اِنِّیۡ مُتَوَفِّیۡکَ کے معنے اِنِّیۡ مُنِیۡمُکَ ہے یعنی یہ کہ میں تجھے سُلانے والا ہوں تو اس سے بھی جسم کا اُٹھایا جانا غلط ثابت ہوتا ہے کیونکہ اس جگہ اِنّی متوفّیک کے معنے از روئے قاعدہ متذکرہ بالا یہی کریں گے کہ میں تجھ پر نیند کی حالت غالب کر کے تیری روح کو قبض کرنے والا ہوں۔ اب ظاہر ہے کہ انّی متوفّیک کے بعد جو رافعك الیّ فرمایا ہے یعنی میں تیری روح کو قبض کر کے پھر اپنی طرف اُٹھاؤں گا یہ رافعك کا لفظ انّی متوفّیک کے لفظ سے تعلق رکھتا ہے جس سے بداہت یہ معنے نکلتے ہیں کہ خدائے تعالیٰ نے روح کو قبض کیا اور روح کو ہی اپنی طرف اُٹھایا کیوں کہ جو چیز قبض کی گئی وہی اُٹھائی جائے گی جسم کے قبض کرنے کا تو کہیں ذکر نہیں۔ چنانچہ دوسری آیات میں جو نیند کے متعلق ہیں خدائے تعالیٰ صاف صاف فرما چکا ہے کہ نیند میں بھی موت کی طرح روح ہی قبض کی جاتی ہے جسم نہیں قبض کیا جاتا۔ اب ہر ایک شخص سمجھ سکتا ہے کہ جو قبض کیا جاتا ہے اُٹھایا بھی وہی جائے گا۔ یہ تو نہیں کہ قبض کیا جائے روح اور پھر جسم کو اُٹھایا جائے۔ ایسے معنے تو قرآن شریف کی تمام آیات اور منشائے ربّانی سے صریح صریح مخالف ہیں۔ قرآن شریف نیند کے مقامات میں بھی جو توفّی کے لفظ کو بطور استعارہ استعمال کرتا ہے اس جگہ بھی صاف فرماتا ہے کہ ہم روح کو قبض کر لیتے ہیں اور جسم کو بے کار چھوڑ دیتے ہیں۔ اور موت اور نیند میں صرف اتنا فرق ہے کہ موت کی حالت میں ہم روح کو قبض کر کے پھر چھوڑتے نہیں بلکہ اپنے پاس رکھتے ہیں۔ اور نیند کی حالت میں ایک مدت تک روح کو قبض کر کے پھر اس روح کو چھوڑ دیتے ہیں اور پھر وہ جسم سے تعلق پکڑ لیتی ہے۔

اب سوچنا چاہئے کہ کیا یہ بیان قرآن شریف کا اس بات کے سمجھنے کے لئے کافی نہیں کہ خدائے تعالیٰ کو جسم قبض کرنے اور اٹھانے سے دونوں حالتوں موت اور نیند میں کچھ سروکار نہیں بلکہ جیسا کہ اس نے خود فرمایا ہے یہ جسم خاک سے پیدا کیا گیا ہے اور آخر خاک میں ہی داخل ہوتا ہے۔ خدائے تعالیٰ ابتدائے دنیا سے صرف روحوں کو قبض کرتا آیا ہے اور روحوں کو ہی اپنی طرف اُٹھاتا ہے جبکہ یہی امر واقعی اور یہی صحیح اور سچ ہے تو اس صورت میں اگر ہم فرض بھی کر لیں کہ انّی متوفّیک کے یہی معنے ہیں کہ مَیں تیری روح کو اس طور سے قبض کرنے والا ہوں جیسا کہ سونے والے کی روح قبض کی جاتی ہے تو پھر بھی جسم کو اس قبض سے کچھ علاقہ نہیں ہوگا اور اس طور کی تاویل سے اگر کچھ ثابت ہوگا تو یہ ہوگا کہ حضرت مسیح کی روح خواب کے طور پر قبض کی گئی اور جسم اپنی جگہ زمین پر پڑا رہا اور پھر کسی وقت روح جسم میں داخل ہوگئی۔ اور ایسے معنے سراسر باطل اور دونوں فریق کے مقصد کے مخالف ہیں۔ کیونکہ صرف کچھ عرصہ کے لئے حضرت مسیح کا سونا اور پھر جاگ اُٹھنا ہماری اس بحث سے کچھ علاقہ نہیں رکھتا۔ اور قرآن کریم کی آیت ممدوحہ بالا صاف بلند آواز سے پکار رہی ہے کہ حضرت مسیح کی روح جو قبض کی گئی تو پھر سونیوالے کی روح کی طرح جسم کی طرف نہیں چھوڑی گئی بلکہ خدا تعالیٰ نے اس کو اپنی طرف اُٹھالیا۔ جیسا کہ الفاظ صریحۃ الدلالت اِنِّیۡ مُتَوَفِّیۡکَ وَرَافِعُکَ اِلَیَّ سے ظاہر ہے۔

انصاف کی آنکھ سے دیکھنا چاہئے کہ جس طرح حضرت مسیح کے حق میں اللہ جلّ شَانُہٗ نے قرآن کریم میں اِنِّیۡ مُتَوَفِّیۡکَ فرمایا ہے اسی طرح ہمارے سیّد و مولیٰ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں فرمایا ہے فَاِمَّا نُرِیَنَّکَ بَعۡضَ الَّذِیۡ نَعِدُھُمۡ اَوۡ نَتَوَفَّیَنَّکَ یعنی دونوں جگہ مسیح کے حق میں اور ہمارے سیّد و مولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں توفّی کا لفظ موجود ہے پھر کس قدر ناانصافی کی بات ہے کہ ہمارے سیّد و مولیٰ کی نسبت جو توفّی کا لفظ آیا ہے تو اس جگہ تو ہم وفات کے ہی معنے کریں اور اُسی لفظ کو حضرت عیسٰی کی نسبت اپنے اصلی اور شائع متعارف معنوں سے پھیر کر اور اُن متفق علیہ معنے سے جو اوّل سے آخر تک قرآن شریف سے ظاہر ہو رہے ہیں انحراف کر کے اپنے دل سے کچھ اَور کے اَور معنے تراش لیں۔ اگر یہ الحاد اور تحریف نہیں تو پھر الحاد اور تحریف کس کو کہتے ہیں!!! جس قدر مبسوط تفاسیر دنیا میں موجود ہیں جیسے کشاف اور معالم اور تفسیر رازی اور ابن کثیر اور مدارک اور فتح البیان سب میں زیر تفسیر یاعیسٰی انّی متوفّیک یہی لکھا ہے کہ انّی ممیتك حتف انفك یعنی اے عیسٰی میں تجھے طبعی موت سے مارنیوالا ہوں بغیر اس کے کہ تُو مصلوب یا مضروب ہونے کی حالت میں فوت ہو۔ غایت مافی الباب بعض مفسرین نے اپنی کوتہ اندیشی سے اس آیت کی اَور وجوہ پر بھی تفسیریں کی ہیں۔ لیکن صرف اپنے بے بُنیاد خیال سے نہ کسی آیت یا حدیث صحیح کے حوالہ سے۔ اگر وہ زندہ ہوتے تو اُن سے پوچھا جاتا کہ حق کے ساتھ تم نے باطل کو کیوں اور کس دلیل سے ملایا؟ بہرحال جب وہ اس بات کا اقرار کر گئے کہ منجملہ اقوال مختلفہ کے یہ بھی ایک قول ہے کہ ضرور حضرت مسیح فوت ہوگئے تھے اور ان کی روح اُٹھائی گئی تھی تو ان کی دوسری لغزشیں قابلِ عفو ہیں ان میں سے بعض جیسا کہ صاحبِ کشّاف خود اپنی قلم سے دوسرے اقوال کو قِیۡلَ کے لفظ سے ضعیف ٹھہرا گئے ہیں۔

(ازالہ اوہام، روحانی خزائن، جلد 3، صفحہ 272 تا 274)

124 واں جلسہ سالانہ قادیان مورخہ 26، 27، 28 دسمبر 2015ء کو منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 124 ویں جلسہ سالانہ قادیان کیلئے 26، 27، 28 دسمبر 2015ء بروز ہفتہ، اتوار، سوموار کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ احباب جماعت ابھی سے اس بابرکت جلسہ میں شمولیت کی نیت کر کے دعاؤں کے ساتھ تیاری شروع کر دیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس للّٰہی جلسے سے کما حقہ مستفیض ہونے کی توفیق عطا فرمائے اور یہ جلسہ بکثرت سعید روحوں کی ہدایت کا موجب ہو۔ آمین۔ (ناظر اصلاح و ارشاد مرکزیہ)

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر، نگران بدر بورڈ قادیان

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ

تہجد میں اُٹھنے کے تیرہ طریق!

قرآن و حدیث میں نمازِ تہجد کی بہت فضیلت بیان ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنے، رُوحانیت کو بلند کرنے اور قربِ الٰہی کے حصول کے لئے یہ ایک بہت ہی ضروری نماز ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم باقاعدگی سے نماز تہجد ادا کیا کرتے تھے۔ اپنی میٹھی نیند کو چھوڑ کر رات کو اُٹھنا یقیناً ایک مشکل کام ہے خصوصاً اس زمانہ میں جبکہ مصروفیات اور مشاغل بہت ہو گئے ہیں اور دیر سے سونا عوام و خواص کی ایک عادت بن گئی ہے۔ نماز تہجد میں اُٹھنے کے جو تیرہ طریق سیّدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے بیان فرمائے ہیں وہ قارئین کے استفادہ کے لئے پیش ہیں۔ آپؓ فرماتے ہیں :

''اس کا ایک ادنیٰ طریق پہلے بتاتا ہوں۔ اگرچہ اس میں نقصان بھی ہے مگر فائدہ بھی ہوسکتا ہے اور وہ یہ ہے کہ آج کل الارم والی گھڑیاں مل سکتی ہیں ان کے ذریعہ انسان جاگ سکتا ہے۔ مگر میرا تجربہ ہے کہ یہ کوئی ایسا مفید طریق نہیں ہے۔ وجہ یہ ہے کہ چونکہ انسان کو بھروسہ ہو جاتا ہے کہ وہ مجھے وقت پر جگادے گی اس لئے رات کو اٹھنے کی نیکی کی طرف جو توجہ اور خیال ہونا چاہئے وہ اس کو نہیں ہوتا۔ اگر اسے اٹھنے کا خیال ہوتا اور اسی خیال میں ہی اس کی آنکھ لگ جاتی تو گویا وہ ساری رات ہی عبادت کرتا رہتا۔ اس کے علاوہ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ اگر اٹھنے کو جی نہ چاہے تو انسان بجتے بجتے الارم کو بند کر دیتا ہے۔ لیکن اگر نیت اور ارادہ سے سوئے گا تو وقت پر ضرور اٹھ کھڑا ہوگا۔ پھر ایسے لوگ جو گھڑی کے ذریعہ اٹھتے ہیں وہ اس بات کی شکایت کرتے ہیں کہ نماز میں نیند آتی ہے۔ اس کی بھی وجہ یہی ہے کہ وہ گھڑی سے اٹھتے ہیں نہ کہ اپنے طور پر اس لئے یہ طریق کوئی مفید نہیں ہے۔ ہاں ابتدائی حالت کے لئے یا کسی خاص ضرورت کے وقت مفید ہوتا ہے۔

میرے نزدیک وہ طریق جن سے رات کو اٹھنے میں مدد مل سکتی ہے تیرہ ہیں۔ اگر کوئی ان پر عمل کرے تو مَیں یقین رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اسے ضرور کامیابی ہوگی۔ شروع میں تو ہر کام میں مشکلات ہوتی ہیں مگر آخر کار ضرور ان کے ذریعہ کامیابی ہوگی۔ یہ سب باتیں جو مَیں بیان کروں گا وہ قرآن اور حدیث سے ہی اخذ کی ہوئی بیان کروں گا نہ کہ اپنی طرف سے۔ مگر یہ خدا تعالیٰ کا مجھ پر فضل ہے کہ یہ باتیں مجھ پر ہی کھولی گئی ہیں۔ اور اَوروں سے پوشیدہ رہی ہیں۔ اگر وقت تنگ نہ ہوتا تو مَیں قرآن کریم کی وہ آیات اور حدیثیں بھی بیان کر دیتا جن سے مَیں نے اخذ کی ہیں مگر اب صرف نتائج ہی بیان کروں گا۔

پہلا طریق یہ ہے: کہ اللہ تعالیٰ نے نیچر میں قاعدہ رکھا ہے کہ جس وقت میں کوئی چیز پیدا ہوئی ہو وہی وقت جب دوسری دفعہ آئے تو اس چیز میں پھر جوش پیدا ہو جاتا ہے۔ اس کی مثالیں کثرت سے مل سکتی ہیں۔ مثلاً انسان کو جو بیماری بچپن میں ہوئی ہو وہی بیماری بڑھاپے میں جبکہ بچپن کی سی حالت ہو جاتی ہے عود کر آتی ہے۔ یہی بات درختوں اور پرندوں میں پائی جاتی ہے۔ اس قاعدہ سے رات کو اٹھنے میں اس طرح مدد مل سکتی ہے کہ عشاء کی نماز پڑھنے کے بعد کچھ عرصہ ذکر کر لے۔ اس کا یہ فائدہ ہوگا کہ جتنا عرصہ وہ ذکر کرے گا صبح سے اتنا ہی قبل اس کی آنکھ ذکر کرنے کے لئے کھل جائے گی۔

دوسرا طریق یہ ہے: کہ عشاء کی نماز پڑھ لینے کے بعد کسی سے کلام نہ کرے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی عشاء کی نماز پڑھنے کے بعد کلام کرنے سے روکا ہے۔ گو یہ بھی ثابت ہے کہ بعض دفعہ آپؐ کلام کرتے رہے ہیں۔ مگر عام طور پر آپؐ نے منع فرمایا ہے۔ اس کا باعث یہ ہے کہ اگر عشاء کی نماز کے بعد باتیں شروع کر دی جائیں گی تو انسان زیادہ جاگے گا اور صبح کو دیر کر کے اٹھے گا۔ اور دوسرے یہ کہ اگر وہ باتیں دینی اور مذہبی نہ ہوں گی تو ان کی وجہ سے توجہ دین سے ہٹ جائے گی۔ اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عشاء کی نماز کے بعد بغیر کلام کئے سو جانا چاہئے تا کہ دینی خیالات پر ہی آنکھ لگے اور سویرے کھل جائے۔ دفتر کے کام یا اور کوئی ضروری فعل عشاء کی نماز کے بعد منع نہیں۔ مگر یہ ضروری ہے کہ سونے سے پہلے ذکر کر لے۔ یہ دوسرا طریق ہے۔

تیسرا طریق یہ ہے: کہ جب کوئی عشاء کی نماز پڑھ کر آئے اور سونے لگے تو خواہ اس کا وضو ہی ہے تو بھی تازہ وضو کر کے چارپائی پر لیٹے۔ اس کا اثر قلب پر پڑتا ہے اور اس سے خاص قسم کی نشاط پیدا ہوتی ہے۔ اور جب کوئی تازہ وضو کی وجہ سے نشاط کی حالت میں سوئے گا تو وہ آنکھ کھلتے وقت بھی نشاط میں ہی ہوگا۔ عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ اگر کوئی روتا سوئے تو وہ چیخ مار کر اٹھ بیٹھتا ہے۔ اور اگر ہنستا سوئے تو اٹھتے وقت بھی اس کا چہرہ بشاش ہی ہوتا ہے اسی طرح جو وضو کر کے نشاط سے سوتا ہے وہ اٹھتا بھی نشاط سے ہی ہے۔ اور اس طرح اس کو اٹھنے میں مدد ملتی ہے۔

چوتھا طریق یہ ہے: کہ جب سونے لگے تو کوئی ذکر کر کے سوئے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ رات کو ذکر کرنے کے لئے پھر اس کی آنکھ کھل جائے گی۔ یہی وجہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی سونے سے پہلے یہ ذکر کیا کرتے تھے۔ آیت الکرسی پھر تینوں قل ایک ایک دفعہ پڑھ کر اپنے ہاتھوں پر پھونکتے اور ہاتھ سارے جسم پر پھیرتے اور ایسا تین دفعہ کرتے تھے اور پھر دائیں طرف منہ کر کے یہ عبارت پڑھتے۔ اَللّٰھُمَّ اَسْلَمْتُ نَفْسِیْ اِلَیْکَ وَوَجَّھْتُ وَجْھِیْ اِلَیْکَ، وَفَوَّضْتُ اَمْرِیْ اِلَیْکَ، وَاَلْجَأْتُ ظَھْرِیْ اِلَیْکَ، رَغْبَۃً وَرَھْبَۃً اِلَیْکَ، لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجٰی اِلَّا اِلَیْکَ، اٰمَنْتُ بِکِتَابِکَ الَّذِیْ اَنْزَلْتَ، وَنَبِیِّکَ الَّذِیْ اَرْسَلْتَ۔ (ترمذی کتاب الدعوات باب ما جاء فی الدعاء اِذَا اٰوٰی اِلٰی فِرَاشِہٖ) اسی طرح ہر ایک مؤمن کو چاہئے۔ اور پھر چارپائی پر لیٹ کر دل میں سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ یا کوئی اور ذکر جاری رکھنا چاہئے۔ حتّٰی کہ اس حالت میں آنکھ لگ جائے۔ کیونکہ جس حالت میں انسان سوتا ہے عام طور پر وہی حالت ساری رات اس پر گذرتی ہے۔ اس لئے جو شخص تسبیح و تحمید کرتے سوئے گا گویا ساری رات اسی میں لگا رہے گا۔ دیکھو عورتیں یا بچے اگر کسی غم اور تکلیف میں سوئیں تو سوتے سوتے جب کروٹ بدلتے ہیں تو دردناک اور غمگین آواز نکالتے ہیں کیونکہ اس غم کا جو سوتے وقت ان کو تھا ان پر اثر ہوتا ہے۔ لیکن اگر کوئی تسبیح کرتے سوئے گا تو جب کروٹ بدلے گا اس کے منہ سے تسبیح کی آواز ہی نکلے گی۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن کریم میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ مؤمن وہ ہوتے ہیں کہ تَتَجَافٰی جُنُوْبُھُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ یَدْعُوْنَ رَبَّھُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّمِمَّا رَزَقْنٰھُمْ یُنْفِقُوْنَ (السجدہ:۱۷) یعنی ان کے پہلو بستروں سے اٹھے رہتے ہیں اور وہ خوف اور طمع سے اللہ تعالیٰ کو پکارتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے اس سے خرچ کرتے ہیں۔ بظاہر تو یہ بات درست نہیں معلوم ہوتی کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی سوتے تھے اور دوسرے سب مؤمن بھی سوتے ہیں لیکن اصل بات یہ ہے کہ چونکہ تسبیح کرتے کرتے سوتے ہیں اس لئے ان کی نیند نیند نہیں ہوتی بلکہ تسبیح ہی ہوتی ہے اور اگرچہ وہ سوتے ہیں مگر درحقیقت سوتے نہیں۔ ان کی کمریں بستروں سے الگ رہتی ہیں اور وہ خدا کی یاد میں مشغول ہوتے ہیں۔

پانچواں طریق: یہ ہے کہ سونے کے وقت کامل ارادہ کر لیا جائے کہ تہجد کے لئے ضرور اٹھوں گا۔ انسان کے اندر خدا تعالیٰ نے یہ طاقت رکھی ہے کہ جب وہ زور سے اپنے نفس کو کوئی حکم کرتا ہے تو وہ تسلیم کر لیتا ہے اور یہ ایک ایسی بات ہے جس کو تمام دانا مانتے آئے ہیں۔ پس تم سونے کے وقت پختہ ارادہ کر لو کہ تہجد کے وقت ضرور اٹھیں گے۔ اس طرح کرنے میں گو تم سو جاؤ گے مگر تمہاری روح جاگتی رہے گی کہ مجھے حکم ملا ہے کہ فلاں وقت جگانا ہے اور عین وقت پر خود بخود تمہاری آنکھ کھل جائے گی۔

چھٹا طریق: ایسا ہے کہ جس کے کرنے کی مَیں صرف ایسے ہی شخص کو اجازت دیتا ہوں جو یہ دیکھتا ہو کہ میرا ایمان خوب مضبوط ہے اور وہ یہ کہ وتروں کو عشاء کی نماز کے ساتھ نہ پڑھے بلکہ تہجد کے وقت پڑھنے کے لئے رہنے دے۔ عام طور پر یہ بات پائی جاتی ہے کہ انسان فرض کو خاص طور پر ادا کرتا ہے مگر نفل میں سستی کر جاتا ہے۔ پس جب نفلوں کے ساتھ واجب مل جائے گا تو اس کی روح کبھی آرام نہ کرے گی جب تک کہ اس کو ادا نہ کرے اور اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ نفس سستی نہیں کرے گا۔ لیکن اگر وتر پڑھے ہوئے ہوں اور تہجد کے وقت آنکھ کھل بھی جائے تو نفس کہہ دیتا ہے کہ وتر تو پڑھے ہوئے ہیں نفل نہ پڑھے تو نہ سہی۔ مگر جب یہ خیال ہوگا کہ وتر بھی پڑھنے ہیں تو ضرور اٹھے گا اور جب اٹھے گا تو نفل بھی پڑھ لے گا۔ لیکن جیسا کہ مَیں نے پہلے بتایا ہے اس کے لئے شرط ہے کہ ایمان بہت مضبوط ہو۔ جب ایمان مضبوط ہوگا تو وتروں کے لئے ضرور اٹھے گا۔ ورنہ وتروں کے پڑھنے سے بھی محروم رہے گا۔

ساتواں طریق: بھی انہیں لوگوں کے لئے ہے جو روحانیت میں بہت بڑھے ہوئے ہیں اور وہ یہ کہ عشاء کی نماز کے بعد نفل پڑھنے شروع کر دیں اور اتنی دیر تک پڑھیں کہ نماز میں ہی نیند آجائے اور اتنی نیند آئے کہ برداشت نہ کی جاسکے اس وقت سوئے۔ باوجود اس کے کہ اس میں زیادہ وقت لگے گا مگر سویرے نیند کھل جائے گی یہ روحانی ورزش ہوتی ہے۔

آٹھواں طریق: وہ ہے جس کا ہمارے صوفیاء میں رواج تھا۔ مَیں نے اس کی ضرورت محسوس نہیں کی مگر ہے مفید اور وہ یہ ہے کہ جن دنوں میں زیادہ نیند آئے اور وقت پر آنکھ نہ کھلے ان میں نرم بستر ہٹا دیا جائے۔

نواں طریق: یہ ہے کہ سونے سے کئی گھنٹے پہلے کھانا کھا لیا جائے۔ یعنی مغرب سے پہلے یا مغرب کی نماز کے بعد فوراً۔ بہت دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ انسان کی روح چست ہوتی ہے مگر جسم سست کر دیتا ہے۔ جسم ایک طوق ہے جو روح کو چمٹا ہوا ہے جب یہ طوق بھاری ہو جائے تو پھر روح کو دبا لیتا ہے۔ اس لئے سونے کے وقت معدہ پُر نہیں ہونا چاہئے کیونکہ اس کا اثر قلب پر بہت پڑتا ہے اور انسان کو سست کر دیتا ہے۔

دسواں طریق: یہ ہے کہ جب انسان رات کو سوئے تو ایسی حالت میں نہ ہو کہ جنبی ہو یا اسے کوئی غلاظت لگی ہو۔ بات یہ ہے کہ طہارت سے ملائکہ کا بہت بڑا تعلق ہوتا ہے اور وہ گندے انسان کے پاس نہیں آتے بلکہ

باقی صفحہ نمبر 13 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

وفا کو بھی بڑھائیں، اپنے تقویٰ کو بھی بڑھائیں اور خلافت کے ساتھ اپنے تعلق کو بھی بڑھائیں اپنے عمل کو بھی خلیفۂ وقت کے تابع کریں اور دوسروں کو بھی نصیحت کریں

جب خلیفہ جماعت کی اصلاح کے لئے کچھ کہے تو اسے لیں اور افراد جماعت کے سامنے اسے دہرائیں اور دہرائیں اور دہرائیں حتی کہ کند ذہن سے کند ذہن آدمی بھی سمجھ جائے اور دین پر صحیح طور پر چلنے کے لئے رستہ پالے

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 29 رمئی 2015ء بمطابق 29 ہجرت 1394 ہجری شمسی بمقام فرینکفرٹ جرمنی

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔

اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔

إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔

صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب یہ فرمایا کہ تم میں نبوت قائم رہے گی اس وقت تک جب تک اللہ تعالیٰ چاہے۔ پھر اس کے بعد خلافت علیٰ منہاج نبوت قائم ہوگی۔ وہ خلافت قائم ہوگی جو نبی کے طریق پر چلنے والی ہوگی۔ اس کے ذاتی مفادات نہیں ہوں گے۔ وہ نبی کے کام کو آگے بڑھانے والی ہوگی۔ لیکن ایک عرصے کے بعد یہ خلافت جو راشد خلافت ہے ختم ہو جائے گی۔ یہ نعمت تم سے چھینی جائے گی۔ پھر ایسی بادشاہت قائم ہو جائے گی جس سے لوگ تنگی محسوس کریں گے۔ پھر اس سے بھی بڑھ کر جابر بادشاہت ہو گی۔ پھر اللہ تعالیٰ کا رحم جوش میں آئے گا اور پھر خلافت علیٰ منہاج نبوت قائم ہوگی۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 6 صفحہ 285 مسند النعمان بن بشیر حدیث: 18596 عالم الکتب بیروت 1998ء)

ہم دیکھتے ہیں کہ باوجود اس کے کہ اسلام کی تاریخ میں مختلف ادوار میں آنے والے مسلمان سربراہان حکومت اپنے آپ کو خلفاء کہلاتے رہے۔ یہ بتاتے رہے کہ ان کا مقام خلیفہ کا مقام ہے لیکن اس کے باوجود مسلمانوں کی اکثریت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ کے جو پہلے چار خلفاء ہیں ان کو ہی خلفائے راشدین کا مقام دیتی ہے۔ انہی کا دور خلافت راشدہ کا دَور کہلاتا ہے۔ یعنی وہ دَور جو ہدایت یافتہ اور ہدایت پھیلانے والا دَور تھا جو اپنے نظام کو اس طرح چلاتے رہے جس طرح انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو چلاتے دیکھا۔ قرآنی تعلیمات کے مطابق اس نظام کو چلایا۔ خاندانی بادشاہت نہیں رہی بلکہ مومنین کی جماعت کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ نے خلافت کی رداء انہیں پہنائی۔ لیکن ان کے علاوہ باقی خلفاء خاندانی بادشاہت کو ہی قائم رکھتے رہے اور حرف بہ حرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ پیشگوئی پوری ہوئی۔ جب پہلی دو باتوں میں یہ پیشگوئی حرف بہ حرف پوری ہوئی تو جو آخری بات آپ نے بیان فرمائی اس میں بھی ہمارے آقا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول نے ہی پورا ہونا تھا کہ اس دنیا داری اور مسلمانوں کے بگڑے ہوئے حالات کو دیکھ کر وہ خدا جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تا قیامت قائم رہنے والی شریعت کے ساتھ بھیجا تھا اس کا رحم جوش مارتا اور خلافت علیٰ منہاج نبوت کو دنیا میں دوبارہ قائم فرماتا۔ اور ہم احمدی یہ یقین رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کئے گئے وعدے کے مطابق اپنے رحم کو جوش دلایا۔ اس کا رحم جوش میں آیا اور ہمارے آقا و مولیٰ کی بات کو پورا فرماتے ہوئے مسیح موعود اور مہدی معہود کے ذریعہ خلافت علیٰ منہاج نبوت کو قائم فرمایا۔ آپ کو جہاں امّتی نبی ہونے کا مقام عطا فرمایا وہاں خاتم الخلفاء کے مقام سے بھی نوازا کہ اب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سلسلۂ خلافت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق اور خاتم الخلفاء کے ذریعہ سے ہی جاری ہونا ہے۔ پس ہم خوش قسمت ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس خوشخبری سے حصہ پانے والوں میں شامل ہیں جو آپ نے خلافت علیٰ منہاج نبوت کے قیام کی ہمیں عطا فرمائی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۃ جمعہ کی آیت وَآخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ (الجمعۃ: 4)۔ کی وضاحت میں جن بعد میں آنے والوں کو پہلوں سے ملایا تھا ان میں ہم شامل ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے جس پیارے کے بارے میں فرمایا تھا کہ وہ ایمان ثریا سے زمین پر لے کر آئے گا (صحیح البخاری کتاب التفسیر سورۃ الجمعہ باب قولہ وَآخَرِيْنَ مِنْهُمْ 4897) ہمیں اس کے ماننے والوں میں شامل فرمایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس مسیح و مہدی کو اپنا سلام پہنچانے کے لئے کہا تھا (مسند احمد بن حنبل جلد 3 صفحہ 182 مسند ابی ہریرۃ حدیث: 7957 عالم الکتب بیروت 1998ء) ہمیں اللہ تعالیٰ نے توفیق دی کہ یہ فرض ادا کرنے والوں میں شامل ہوں اور پھر جماعت احمدیہ مبایعین پر یہ بھی اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ آپ کے بعد جاری سلسلۂ خلافت کی بیعت میں بھی شامل فرمایا۔

پس اللہ تعالیٰ کے یہ تمام فضل ہر احمدی سے تقاضا کرتے ہیں کہ اس کا شکر گزار بنتے ہوئے اپنی حالتوں میں وہ تبدیلی لائیں جو اللہ تعالیٰ کے اس فرستادہ کے ماننے والوں کا فرض ہے۔ تبھی اس بیعت کا حق ادا کر سکیں گے۔ مسیح موعود اور مہدی معہود نے ایمان کو ثریا سے زمین پر لانا تھا اور اپنے ماننے والوں کے دلوں کو اس سے بھرنا تھا اور ہر احمدی یقیناً اس بات کا گواہ ہے کہ آپ نے یہ کام کر کے دکھایا۔ لیکن اس ایمان کا قائم کرنا صرف آپ کی زندگی تک محدود نہیں تھا یا چند دہائیوں تک محدود نہیں تھا بلکہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خلافت علیٰ منہاج نبوت کی خوشخبری دے کر خاموشی اختیار کی تو پھر اس کا مطلب تھا کہ اس ایمان کو تا قیامت زمین پر اپنی شان و شوکت سے قائم رہنا ہے اور ہر وہ شخص جو اپنے آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں شمار کرتا ہے اس کا فرض ہے کہ اس ایمان کو اپنے دلوں میں بٹھا کر اس پر ہمیشہ قائم رہے۔ یہ ان ماننے والوں کا فرض ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد آپ کے طریق پر چلنے والے نظام خلافت کے ساتھ جڑ کر اس ایمان کے مظہر بنتے ہوئے اسے دنیا کے کونے کونے میں پھیلائیں اور توحید کو دنیا میں قائم کریں۔ اس کام کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہمارے آقا و مطاع حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا تھا اور اس کام کے لئے اللہ تعالیٰ نے آپ کے غلام صادق کو بھیجا ہے۔ اور اسی کام کی سرانجام دہی کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خلافت کے تا قیامت رہنے کی پیشگوئی فرمائی تھی۔ اور اسی وجہ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جماعت کو اپنے اس دنیا سے جانے کی غمناک خبر کے ساتھ یہ خوشخبری بھی دی تھی اور فرمایا تھا کہ "قدیم سے سنّت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھاوے۔ سو اب ممکن نہیں کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنّت کو ترک کر دیوے"۔ فرمایا "کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا"۔ (رسالہ الوصیت۔ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 305)

پس ایمان کو زمین پر قائم کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد اس دوسری قدرت کو جاری فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نہیں چاہتا کہ مخالفین دین خوش ہوں کہ دین دوبارہ دنیا سے ختم ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ نہیں چاہتا کہ شیطان دندناتا پھرے۔ اللہ تعالیٰ نے مخالفین کی جھوٹی خوشیوں کو پامال کرنا ہے۔ اس لئے اس نے ایمان کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد جاری نظام خلافت

کی مدد کرتے ہوئے دنیا میں قائم رکھنا ہے۔لیکن اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کا بھی فرض قرار دیا ہے جو اس نظام سے جڑنے کا دعویٰ کرتے ہیں کہ اس ایمان کو دنیا میں قائم رکھنے کے لئے خلافت کے مددگار بنیں اور اپنے عہد بیعت کو سامنے رکھتے ہوئے یہ مصمم ارادہ کریں کہ ہم نے اپنے ایمان کی بھی حفاظت کرنی ہے اور دوسروں کو بھی ایمان کی روشنی سے آشکار کرنا ہے۔جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ اللہ تعالیٰ کی قدیم سے سنّت ہے کہ وہ دو قدرتیں دکھلاتا ہے اور ہم سب اچھی طرح جانتے ہیں کہ یہ دوسری قدرت نظام خلافت ہے۔پس نظام خلافت کا دینی ترقی کے ساتھ ایک اہم تعلق ہے اور شریعت اسلامیہ کا یہ ایک اہم حصہ ہے۔دینی ترقی بغیر خلافت کے ہو ہی نہیں سکتی۔جماعت کی وحدت خلافت کے بغیر قائم رہ ہی نہیں سکتی۔اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہم میں سے ہر ایک جو خلافت سے وابستہ ہے اس بات کو اچھی طرح جانتا ہے کہ خلافت کا جماعت میں جاری رہنا ایمان کا حصہ ہے اور اس بات کو وہ لوگ بھی جانتے تھے جو جماعت میں حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات پر فتنہ اٹھانے والوں کی باتوں کو رد کر کے خلافت سے وابستہ رہنا چاہتے تھے۔ان کو پتا تھا کہ ہمارا ایمان قائم رہ ہی نہیں سکتا اگر ہم میں نظام خلافت نہیں ہے۔یہ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ ان لوگوں کی قربانیوں کی وجہ سے ان لوگوں کے ایمان میں پختگی کی وجہ سے آج ہم میں سے بہت سے جو اُن بزرگوں کی نسلوں میں سے ہیں نظام خلافت کے فیض سے فیضیاب ہو رہے ہیں۔اس سلسلے میں سب سے زیادہ کوشش اور قربانی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے کی۔حضرت خلیفۃ المسیح الثانی پر الزام لگانے والوں نے بڑے بڑے الزام لگائے لیکن جو آپ کے دل کی کیفیت نظام خلافت کو بچانے کے لئے تھی اس کی ایک جھلک میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے الفاظ میں ہی آپ کے سامنے رکھتا ہوں کیونکہ یہ بھی تاریخ کا حصہ ہے اور فتنوں سے بچنے کے لئے ہمیں تاریخ پر بھی نظر رکھنی چاہئے۔اسی طرح ایمان میں مضبوطی کے لئے بھی یہ ضروری ہے۔یہ مضبوطی کا ذریعہ بنتا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ فرماتے ہیں کہ جہاں حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے وفات پائی تھی یعنی اس گھر میں جس گھر میں اس کے ایک کمرے میں میں نے مولوی محمد علی صاحب کو بلا کر کہا کہ خلافت کے متعلق کوئی جھگڑا پیش نہ کریں کہ ہونی چاہئے یا نہ ہونی چاہئے اور اپنے خیالات کو صرف اس حد تک محدود رکھیں کہ ایسا خلیفہ منتخب ہو جس کے ہاتھ میں جماعت کے مفاد محفوظ ہوں اور جو اسلام کی ترقی کی کوشش کر سکے۔چونکہ صلح ایسے ہی امور میں ہو سکتی ہے جن میں قربانی ممکن ہو۔حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں کہ میں نے مولوی صاحب سے کہا جہاں تک ذاتیات کا سوال ہے میں اپنے جذبات کو آپ کی خاطر قربان کر سکتا ہوں لیکن اگر اصول کا سوال آیا تو مجبوری ہوگی کیونکہ اصول کا ترک کرنا کسی صورت میں بھی جائز نہیں۔ہمارے اور آپ کے درمیان یہی فرق ہے کہ ہم خلافت کو ایک مذہبی مسئلہ سمجھتے ہیں اور خلافت کے وجود کو ضروری قرار دیتے ہیں۔مگر آپ خلافت کے وجود کو ناجائز قرار نہیں دے سکتے کیونکہ ابھی ابھی ایک خلیفہ کی بیعت سے آپ کو آزادی ملی ہے۔یعنی مراد تھی کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی بیعت تو آپ لوگوں نے کی تھی اور اب ان کی وفات ہوئی ہے۔آپ کو اس سے آزادی ملی ہے یعنی کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کے بعد اب آپ کہتے ہیں کہ ہمیں خلافت نہیں چاہئے اور ہم خلافت سے آزاد ہو گئے۔حضرت مصلح موعود نے انہیں کہا کہ چھ سال تک آپ نے بیعت کئے رکھی اور جو چیز چھ سال تک جائز تھی وہ آئندہ بھی حرام نہیں ہو سکتی اور وہ چیز جسے اللہ تعالیٰ کا حکم ہو وہ تو بالکل بھی نہیں ہو سکتی۔آپ کی اور ہماری پوزیشن میں یہ ایک فرق ہے کہ آپ اگر اپنی بات کو چھوڑ دیں تو آپ کو وہی چیز اختیار کرنی پڑے گی جسے آپ نے اب تک اختیار کئے رکھا۔یعنی خلیفۃ المسیح الاول کی بیعت کئے رکھی۔لیکن ہم اگر اپنی بات چھوڑیں تو وہ چھوڑنی پڑے گی جسے چھوڑنا ہمارے عقیدہ اور مذہب کے خلاف ہے اور جس کے خلاف ہم نے کبھی عمل نہیں کیا۔پس انصاف کا تقاضا یہی ہے کہ آپ وہ راہ اختیار کر لیں جو آپ نے آج تک اختیار کئے رکھی تھی اور ہمیں ہمارے مذہب اور اصول کے خلاف مجبور نہ کریں۔باقی رہا یہ سوال کہ جماعت کی ترقی اور اسلام کے قیام کے لئے کون مفید ہو سکتا ہے سو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے حضرت مولوی محمد علی صاحب کو کہا کہ جس شخص پر آپ متفق ہوں گے اسے ہم خلیفہ مان لیں گے۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کی اکثریت یہ چاہتی تھی کہ نظام خلافت قائم ہو۔حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا واضح ارشاد جماعت کے سامنے تھا۔جب یہ میٹنگ زیادہ لمبی ہو گئی۔مولوی محمد علی صاحب ضد کرتے چلے گئے تو لوگوں نے دروازے پیٹنے شروع کر دیئے اور شور مچایا کہ جلدی فیصلہ کریں اور ہماری بیعت لیں۔بہر حال حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں کہ مولوی صاحب کو میں نے کہا کہ آپ کے خدشات میں نے دُور کر دیئے ہیں اس لئے آپ کے سامنے اب یہ سوال ہونا چاہئے کہ خلیفہ کون ہو۔یہ نہیں کہ خلیفہ ہونا نہیں چاہئے۔اس پر مولوی صاحب نے کہا کہ میں جانتا ہوں اس لئے آپ زور دے رہے ہیں کہ آپ کو پتا ہے کہ خلیفہ کون ہوگا۔حضرت مصلح موعود نے کہا لیکن میں نے ان سے کہا کہ مجھے تو نہیں پتا کہ کون ہوگا۔خلیفہ ثانی نے فرمایا کہ میں اس کی بیعت کر لوں گا جسے آپ یعنی مولوی محمد علی صاحب چنیں گے جب میں آپ کے منتخب کردہ کی بیعت کر لوں گا تو پھر کیونکہ خلافت کے مؤید یعنی خلافت کی تائید کرنے والے میری بات مانتے ہیں مخالفت کا خدشہ پیدا ہی نہیں ہو سکتا۔لیکن مولوی صاحب نے نہ ماننا تھا نہ مانے۔حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔میں نے انہیں کہا کہ آپ جو بدظنیاں کرتے رہتے ہیں میرے پہ۔میں اپنا دل چیر کر آپ کو کس طرح دکھاؤں۔میں تو جو قربانی میرے امکان میں ہے کرنے کو تیار ہوں اور پھر تھوڑی دیر بعد جب یہ دروازہ کھولا گیا باہر نکلے تو مولوی محمد احسن امروہی صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد کا نام پیش کیا اور جماعت نے آپ کو مجبور کیا کہ آپ بیعت لیں۔آپ نے بڑا کہا کہ مجھے تو بیعت کے الفاظ بھی یاد نہیں۔مولوی سرور شاہ صاحب نے غالباً کہا کہ میں پڑھتا جاتا ہوں اور یوں اس دوسری قدرت کے قائم ہونے میں یہ جو فتنہ پردازوں نے فتنہ ڈالنے کی کوشش کی تھی اسے اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بات کو پورا کرتے ہوئے ناکام و نامراد کر دیا اور خلافت علیٰ منہاج نبوت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے بعد دوسری مرتبہ پھر قائم فرما دی۔اور جو خلافت سے دور ہٹے ہوئے تھے وہ بڑے دینی عالم بھی تھے، دنیاوی عالم بھی تھے، پڑھے لکھے بھی تھے، تجربہ کار بھی تھے، صاحب ثروت و حیثیت بھی تھے، انجمن کے تمام خزانے کو بھی اپنے قبضے میں کئے ہوئے تھے لیکن وہ لوگ ناکام و نامراد ہی ہوتے گئے۔مولوی صاحب خلافت ثانیہ کے انتخاب کے بعد نہ صرف وہاں سے، قادیان سے چلے گئے بلکہ ان غیر مبائعین نے نظام خلافت کو ختم کرنے کے لئے بعد میں بھی بڑی فتنہ پردازیاں جاری رکھیں۔لیکن ہمیشہ ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا۔کیوں؟ اس لئے کہ خدا تعالیٰ کا وعدہ خلافت کے نظام کو جاری رکھنے کا تھا۔جب یہ لوگ ہر طرح سے ناکام ہو کر قادیان چھوڑ کر جا رہے تھے اور خزانہ بھی بالکل خالی کر گئے تھے۔جاتے ہوئے تعلیم الاسلام سکول کی عمارت کی طرف اشارہ کر کے کہہ رہے تھے کہ دس سال نہیں گزریں گے کہ ان عمارتوں پر آریوں اور عیسائیوں کا قبضہ ہوگا۔ (ماخوذ از خطبات محمود جلد 18 صفحہ 72 تا 75)

لیکن دیکھیں اللہ تعالیٰ کس شان سے اپنے وعدے پورے فرماتا ہے۔کس طرح اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کو پورا کرتا ہے۔کس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ دی گئی خوشخبری کو نہ صرف پورا فرماتا ہے بلکہ آج تک ہر روز ایک نئی شان سے پورا فرماتا چلا جا رہا ہے۔وہ دس سال کی بات کرتے تھے کہ اس سے پہلے ہی آریہ اور عیسائی یہاں قبضہ کر لیں گے لیکن اللہ تعالیٰ کے کاموں کی اپنی شان ہے۔وہ دس سال بھی گزر گئے اور اس کے بعد بھی کئی دہائیاں گزر گئیں اور آج اس بات کو 101 سال ہو گئے ہیں لیکن نہ صرف انتہائی نامساعد حالات کے باوجود قادیان ترقی کر رہا ہے جس میں پارٹیشن کا واقعہ بھی شامل ہے جب جماعت کو وہاں سے نکلنا پڑا اور صرف چند سو درویشوں کو وہاں درویشی کی زندگی گزارنے کے لئے چھوڑ دیا گیا۔اور اب تو قادیان میں نئی سے نئی جدید عمارتیں تعمیر ہو رہی ہیں۔ایک سکول پر قبضہ کرنے کی بات کرتے تھے۔کئی کروڑ روپے کی لاگت سے نئے سکول بن رہے ہیں۔تبلیغ کے کام بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہاں بہت وسعت اختیار کر چکے ہیں اور پھر قادیان ہی نہیں دنیا کے بہت سے ممالک میں خلافت احمدیہ کے ساتھ وابستہ جماعت کی کئی کئی منزلہ عمارتیں اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کا ثبوت دے رہی ہیں۔دنیا کے ہر مذہب کے افراد تک اسلام کی خوبصورت تعلیم پہنچ رہی ہے۔پس یہ تائید ہے اللہ تعالیٰ کی خلافت احمدیہ کے ساتھ جس کے نظارے ہم روز دیکھ رہے ہیں۔

جرمنی بھی ان فیوض سے خالی نہیں ہے جو خلافت احمدیہ سے جڑنے والے لوگوں کو اللہ تعالیٰ پہنچا رہا ہے۔ابھی چند دن پہلے جماعت جرمنی کی دو ذیلی تنظیموں انصار اللہ اور لجنہ اماء اللہ نے مل کر پانچ منزلہ عمارت خریدی جو ایک اعشاریہ سات ملین یا سترہ لاکھ یورو کی خریدی گئی۔وہ خزانہ جس

کلام الامام

''سچا اور زندہ خدا جس کی طرف رجوع کر کے انسان کو حقیقی راحت اور روشنی ملتی ہے وہ اسلام کے سوا نہیں مل سکتا۔''

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 328)

طالب دُعا: قریشی محمد عبد اللہ تیاپوری مع فیملی۔صدر و امیر ضلع جماعت احمدیہ گلبرگہ، کرناٹک

میں خلافت کے مخالفین نے ایک روپے سے بھی کم رقم چھوڑی تھی اور ہنستے تھے کہ دیکھیں اب کس طرح نظام چلے گا۔ اس خلافت سے وابستہ ایک ملک کی دو ذیلی تنظیموں نے آج ایک پانچ منزلہ وسیع عمارت تقریباً انیس کروڑ روپے سے بھی زیادہ مالیت خرچ کر کے خریدی ہے۔ اب یہ اللہ تعالیٰ کے فضل اور خلافت احمدیہ کی تائید نہیں تو اور کیا ہے۔ جو خلافت سے علیحدہ ہوئے ان کا مرکزی نظام بھی درہم برہم ہو گیا۔ ان کے نیک فطرت اس وقت بھی جب ان کو احساس ہوا اور آج بھی جب ان کو یا ان کی نسلوں کو احساس ہوتا ہے تو ان میں سے بھی جماعت احمدیہ مبائعین میں شامل ہو رہے ہیں اور خلافت کے جھنڈے تلے آ رہے ہیں۔

پھر آج دنیا میں تبلیغ اسلام کا کام خلافت احمدیہ کے نظام کے تحت ہی ہو رہا ہے۔ جب دنیا میں اسلام کا نام بدنام کیا جا رہا ہے تو اسلام کی خوبصورت تصویر جماعت احمدیہ ہی دکھا رہی ہے اور یہی وجہ ہے کہ خدا تعالیٰ خود بھی خلافت احمدیہ کی سچائی دنیا پر ثابت کر رہا ہے۔ بعض واقعات حیرت انگیز ہوتے ہیں کہ کس طرح اللہ تعالیٰ لوگوں کو جماعت کی سچائی کے ساتھ خلافت کے ساتھ اپنی تائید و نصرت کے بارے میں بھی بتاتا ہے۔ صرف جماعت احمدیہ کی سچائی ہی نہیں بلکہ خلافت کے ساتھ بھی جو تائید و نصرت اللہ تعالیٰ دکھا رہا ہے وہ بھی غیروں کو دکھاتا ہے اور یوں سعید فطرتوں کے سینے کھولتا ہے۔ ایک دو باتوں کا، واقعات کا مَیں یہاں ذکر کر دیتا ہوں۔

نائیجر افریقہ کا ایک ملک ہے وہاں کے ہمارے مبلغ نے لکھا کہ نومبائعین کی ٹریننگ کلاس میں دس امام حضرات کے ساتھ ساتھ ایک گاؤں ووگونہ (Ougna) کے چیف بھی حاضر ہو گئے۔ جب ان سے پوچھا گیا کہ امام صاحب کے بجائے آپ خود کیوں آ گئے ہیں؟ یہ کلاس تو امام حضرات کی ٹریننگ کے لئے ہے تو انہوں نے بتایا کہ مَیں جانتا ہوں کہ یہ اماموں کی کلاس ہے لیکن کل رات جب میں نے امام صاحب کو کلاس میں شامل ہونے کا پیغام دیا تو اس نے انکار کر دیا اور بتایا کہ مجھے شہر کے سنّی علماء جو وہابی تھے انہوں نے بتایا ہے کہ احمدی کافر ہیں۔ یہ چیف کہتے ہیں کہ مجھے بڑی حیرانی ہوئی اور دکھ بھی ہؤا کہ احمدی کافر کیسے ہو سکتے ہیں اور یہ کہ اگر یہ کافر ہیں تو ان کو گاؤں میں تبلیغ کرنے کی اجازت تو بحیثیت چیف میں نے دی ہے۔ اس لئے میں تو دوگنا کافر ہو گیا۔ اس لئے میں نے رات کو بہت دعا کی۔ لوگ کہتے ہیں کہ افریقہ کے رہنے والے اَن پڑھ لوگ ہیں، عقل نہیں۔ گاؤں میں رہنے والے یہ چیف زیادہ پڑھے لکھے بھی نہیں ہوں گے لیکن اللہ تعالیٰ کا خوف تھا سعید فطرت ہیں۔ کہتے ہیں میں نے رات بہت دعا کی اور اللہ تعالیٰ سے رہنمائی کی دعا کرتے کرتے سو گیا۔ اس بات کی بڑے بڑے علماء کو سمجھ نہیں آتی۔ پھر انہوں نے حلفیہ بیان دیا کہ رات میں نے خواب میں دیکھا کہ میرے گھر میں پہلے آسمان سے ستارے اتر آئے ہیں اور پھر ان کے پیچھے پیچھے چاند۔ میں ان کو پاس سے دیکھ رہا ہوں مگر ان میں روشنی نہیں ہے اور پھر اچانک آسمان سے ایک سفید کپڑوں میں ملبوس شخصیت میرے گھر میں اترتی ہے اور اس گھر میں داخل ہوتے ہی یعنی اس شخص کے داخل ہوتے ہی ستارے اور چاند حیرت انگیز طور پر روشن ہو گئے اور سارا گھر روشنیوں سے جگمگا اٹھا اور میرے دل میں یہ بات زور سے داخل ہو گئی کہ یہ تو احمدیوں کی کوئی شخصیت ہے اور میں آگے بڑھ کر اسے سوال کرتا ہوں کہ آپ احمدیوں کے مربی ہیں یا خلیفہ۔ اَور میری آنکھ کھل گئی۔ مربی صاحب نے ان کو تصویریں دکھائیں۔ البم دکھایا تو انہوں نے فوری طور پر اپنی انگلی میری تصویر پہ رکھ کر کہا اور بار بار قسمیں کھا کر کہا کہ انہی کو میں نے اپنے گھر میں آسمان سے اترتے دیکھا تھا اور انہی کی آمد سے میرا گھر روشن ہو گیا تھا۔

پھر گیمبیا سے امیر صاحب لکھتے ہیں کہ سامبا باین (Samba Mbayen) ایک گاؤں ہے۔ جب وہاں تبلیغ کی گئی تو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کے بارے میں بتایا گیا اور آپ کی جماعت میں شامل ہونے کے لئے شرائط بیعت پڑھ کر سنائی گئیں تو گاؤں کے امام اور گاؤں کی ترقیاتی کمیٹی کے چیئرمین نے برجستہ کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امام مہدی کی آمد کی پیشگوئی فرمائی تھی اور آج وہ پہلی مرتبہ امام مہدی کی آمد کا سن رہے ہیں اور جب سے احمدیت کو دیکھا ہے بہت متأثر ہیں۔ پھر کہنے لگے کہ صرف احمدی ہی حقیقی مسلمان ہیں کیونکہ ان کے پاس خلافت کی طاقت ہے جو سب کو ایک لڑی میں پروئے ہوئے ہے۔ اور جب ان کو میرے بارے میں انہوں نے بتایا، تصویر دکھائی تو کہنے لگے کہ ہم اسے دیکھتے ہیں اور اس شخص کو مَیں روز ٹی وی پر دیکھتا ہوں اور پھر سارے افراد نے جو تقریباً تین سو پچاس کے قریب تھے بیعت کر کے احمدیت میں شمولیت اختیار کر لی۔ جب انہوں نے قرآن کریم کا ترجمہ تین مقامی زبانوں میں دیکھا تو کہا کہ احمدیت ہی سچا اسلام ہے۔ کسی اور فرقے کو یہ سعادت نصیب نہیں ہوئی جیسا کہ احمدی کر رہے ہیں اور آخر پر کہا کہ وہ انشاء اللہ تعالیٰ احمدیت پر قائم رہیں گے اور پیچھے نہیں ہٹیں گے کیونکہ سچا اسلام تو یہی ہے اور دوسرے مولوی ہمیں دھوکہ دیتے ہیں۔

پھر اب اسی دورے میں آخن (Aachen) کی اس مسجد کے افتتاح کے موقع پر اور ہناؤ (Hanau) کی مسجد کے افتتاح کے موقع پر مقامی لوگوں نے جو مختلف طبقات کے تھے، سیاستدان بھی تھے، کاروباری بھی تھے، ٹیچر بھی تھے اور دوسرے پڑھے ہوئے لوگ بھی تھے۔ مرد بھی تھے اور عورتیں بھی تھیں۔ ان میں سے بہت سوں نے اپنے خیالات کا اظہار کیا اور ایک نے کہا کہ میری بہت سے احمدیوں سے واقفیت ہے اور احمدیت کے بارے میں مَیں سمجھتی تھی کہ بہت سمجھتی ہوں اور مجھے اس واقفیت کی وجہ سے بہت کچھ پتا ہے لیکن کہنے والے کو انہوں نے کہا کہ جو تمہارے خلیفہ کی باتیں سن کر مجھ پر اثر ہؤا ہے وہ پہلے نہیں ہؤا۔ مجھے اسلام کے متعلق حقیقت اب صحیح طور پر پتا چلی ہے جو دل میں اتری ہے۔ تو یہ فضل ہیں اللہ تعالیٰ کے جو خلافت کے ساتھ وابستہ ہیں۔

مَیں تو ایک عاجز انسان ہوں۔ اپنی حالت کا مجھے علم ہے میری کوئی خوبی نہیں ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے خلافت سے تائید کا وعدہ فرمایا ہے، نصرت کا وعدہ فرمایا ہے اور خدا تعالیٰ یقیناً سچے وعدوں والا ہے وہ ہمیشہ خلافت کی تائید و نصرت فرماتا رہا ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ بھی فرماتا رہے گا۔

جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی فرمایا ہے۔ یہ دوسری قدرت خدا تعالیٰ کی قائم کردہ ہے اور اس کی تائید کے اظہار ہم دیکھتے رہتے ہیں۔ پس جو اپنے ایمان میں مضبوط رہیں گے وہ نشانات اور تائیدات دیکھتے رہیں گے۔ پس اپنے ایمانوں کو مضبوط کرتے رہیں۔ خلافت احمدیہ سے اپنے تعلق کو جوڑیں اور اس حق کی ادائیگی کی طرف توجہ بھی دیں جس کا خدا تعالیٰ نے خلافت کا انعام حاصل کرنے والوں سے وعدہ فرمایا ہے۔ خلافت کی نعمت اسلام کے اوّل دور میں اُس وقت چھن گئی تھی جب دنیاداری زیادہ آ گئی تھی۔ اب انشاء اللہ تعالیٰ یہ فیض تو خدا تعالیٰ جاری رکھے گا لیکن اس فیض سے وہ لوگ محروم ہو جائیں گے جو دین کو دنیا پر مقدم کرنے کے عہد کو پورا نہیں کریں گے۔ اگر ان شرائط پر عمل نہیں کریں گے جو خلافت کے انعام کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے رکھی ہیں تو وہ محروم ہو جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے خلافت کے ذریعہ خوف کو امن میں بدلنے کا وعدہ فرمایا ہے لیکن ان لوگوں سے جو اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرنے والے ہوں اور پہلا حق یہ ہے کہ یَعْبُدُوْنَنِیْ۔ وہ میری عبادت کریں گے۔ پس اگر اس نعمت سے فائدہ اٹھانا ہے تو اللہ تعالیٰ کی عبادت کا حق ادا کریں۔ پانچ وقت اپنی نمازوں کی حفاظت کریں اور احسن رنگ میں ادائیگی کی طرف توجہ دیں۔ پھر فرمایا لَا یُشْرِکُوْنَ بِیْ شَیْئًا۔ کسی چیز کو میرا شریک نہیں بنائیں گے۔

پس اس دنیا میں جہاں انسان کی مختلف ترجیحات ہیں اور خاص طور پر ان ترقی یافتہ ممالک میں جہاں مادیت کی دوڑ لگی ہوئی ہے۔ ان مادیت کی چیزوں کو بعض لوگوں نے خدا تعالیٰ کے احکامات پر ترجیح دینی شروع کر دی ہے یا دیتے ہیں۔ دنیاوی فائدہ کے اٹھانے کے لئے غلط بیانی اور جھوٹ سے بھی کام لیتے ہیں۔ یہ بھی ایک قسم کا شرک ہے۔ پس ایسے لوگ خلافت سے صحیح فیضیاب نہیں ہو سکتے۔ یہاں جرمنی سے مجھے کسی نے خط لکھا کہ ان کا ایک زیر تبلیغ دوست تھا وہ سب مسائل اور صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا قائل ہو گیا۔ جب اس شخص نے اپنے دوست کو یہ کہا کہ پھر بیعت کر کے جماعت میں آ جاؤ تو کہنے لگا کہ میں بہت سے احمدیوں کو جانتا ہوں بعض میرے اردگرد جو میرے قریبی ہیں جو ٹیکس چوری بھی کرتے ہیں۔ جو جھوٹ سے بھی کام لیتے ہیں،

Prop. Md. Mustafa Late Abdul Qadeer Laadji Yadgir (K.A)
09845924940, 09986253320
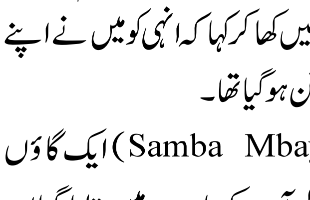

BHARAT BATTERIES
SHAHPUR-KARNATAKA
Mfrs of: BHARAT BATTERY & BHARAT PLATES
Spl: In: All kinds of Batteries
Opp. Bajaj Show Room, B.B.ROAD, Shahpur- 585 233, Yadgir, Karnataka
طالب دعا: محمد مصطفیٰ مع فیملی وافراد خاندان

ارشادِ نبوی ﷺ
اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن
(نماز دین کا ستون ہے)
طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222 , 2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

جو اور بھی غلط کاموں میں ملوث ہیں۔ تو میں تو بہر حال یہ سب غلط کام نہیں کرتا۔ میں ٹیکس بھی پورا ادا کرتا ہوں۔ اگر ٹیکسی چلاتا ہوں تو اس کے بھی پیسے پورے دیتا ہوں تو پھر مَیں کس طرح ان میں آ جاؤں۔ اس لئے ان سے بہتر ہوں باوجود اس کے کہ باقی تمہارے عقائد مان لیتا ہوں۔ گو اس کا یہ جواب غلط ہے۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے حکم کو نہ مان کر وہ خود ملزم بن گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تو اسے یہی کہنا ہے کہ تمہارے سامنے جو حقیقت آ گئی تو تم نے چند لوگوں کو دیکھ کر اس کا انکار کیوں کیا۔ تمہیں جو میرا حکم تھا تم نے وہ کیوں نہ مانا۔ لیکن ایسے احمدی اپنے غلط رویّوں سے دوہرے گناہ کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ خود بھی اللہ تعالیٰ کے فضلوں سے محروم رہیں گے اور ہو رہے ہیں اور دوسروں کو بھی دُور ہٹا رہے ہیں اور ایسے لوگوں کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ یہ لوگ ہماری طرف منسوب ہو کر ہمیں بدنام کرنے والے ہیں۔

پس جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نام کو بدنام کرنے والے ہیں تو انہوں نے پھر آپ کی جاری خلافت کے فیض سے کیا حصہ لینا ہے۔ پس ایسے لوگوں کو اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے۔ اسی طرح کام کرنے والوں اور عہدیداروں سے بھی میں یہی کہتا ہوں کہ یہ برکت جو آپ کے کام میں ہے یا جو آپ کو اللہ تعالیٰ کام کی توفیق دے رہا ہے یہ صرف اور صرف خلافت سے وابستگی میں ہے۔ اس سے علیحدہ ہو کر کوئی ایک کوڑی کا بھی کام نہیں کر سکتا۔ اگر کوئی بعض کاموں کے اچھے نتائج کو دنیاوی علم اور عقل اور محنت کی وجہ سمجھتا ہے تو یہ محض اس کی خوش فہمی ہے۔ دین کے نام پر کئے جانے والے کام میں خلافت سے علیحدہ ہو کر ایک ذرہ کی بھی برکت نہیں پڑے گی۔ جیسا کہ میں نے بتایا ہے کہ علیحدہ ہونے والوں نے نتیجہ دیکھ لیا۔ روز بروز ان کی تعداد کم ہو رہی ہے۔ ان کی مرکزیت ختم ہو رہی ہے۔ ان کا نظام بے سہارا ہو رہا ہے۔ پس یہ خلافت کے ساتھ محبت اور اطاعت ہے جو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کر رہی ہے اور بہتر نتائج نکل رہے ہیں کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کا قائم کردہ نظام ہے اس لئے دین کی ترقی کے لئے ہر کوشش کو اس نے خلافت سے وابستہ کر دیا۔

پس اگر کسی عہدیدار کے دل میں کبھی مَیں آئے یا خود پسندی پیدا ہو تو اسے استغفار کی طرف توجہ کرنی چاہئے۔ پس جماعت احمدیہ کی ترقی میں نہ علماء کی علمیت کام دے رہی ہے، نہ عقلمند کی عقل کام دے رہی ہے، نہ دنیاوی علم رکھنے والے کا علم و ہنر کام دے رہا ہے۔ اگر کسی دینی علم رکھنے والے، اگر کسی عقلمند کی عقل، اگر کسی دنیاوی علم والے کی علمیت، اگر ماہرین کے ہنر جماعت کے کاموں میں غیر معمولی نتائج پیدا کر رہے ہیں تو یہ محض اور محض اللہ تعالیٰ کے فضل اور خلافت کے ساتھ وابستہ رہنے کی وجہ سے ہے کیونکہ اس وابستگی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کا ان نتائج کا وعدہ ہے اور اس لئے وہ عطا فرما رہا ہے۔ دنیاداروں میں یا دنیاداری میں بیشک علم عقل اور ہنر کام دے سکتا ہے لیکن جماعت میں رہنے والے کو بہر حال بہترین نتائج کے لئے جماعتی کاموں میں خاص طور پر اپنے آپ کو خلافت کا تابع فرمان کرنا ہوگا۔

اسی طرح علماء کی بھی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ لوگ جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مانا ہے یعنی نئے ماننے والے اور نئے نوجوان اور بچے جنہیں خلافت کے ساتھ حقیقی تعلق کا اِدراک نہیں ہے تو وہ انہیں اس سے آگاہ کریں، اس بارے میں بتائیں۔ اسی طرح عہدیدار بھی ذمہ دار ہیں۔ بعض عہدیدار ایسے ہیں جو منتخب ہو کر عہدیدار تو بن جاتے ہیں لیکن دین کا انہیں کچھ پتا نہیں ہوتا۔ وہ اپنے عہدے کو بھی دنیاوی عہدے کی طرح سمجھتے ہیں۔ میرے سامنے جب بعض لوگ کہتے ہیں کہ میرے پاس فلاں عہدہ ہے تو میں انہیں ہمیشہ کہا کرتا ہوں کہ عہدہ نہ کہو خدمت کہو اور اگر خدمت دین کا اللہ تعالیٰ نے موقع دے دیا ہے تو اپنے دینی علم کو بھی بڑھائیں اور اپنے اخلاص اور وفا کو بھی بڑھائیں، اپنے تقویٰ کو بھی بڑھائیں اور خلافت کے ساتھ اپنے تعلق کو بھی بڑھائیں۔ ایسے عہدیدار بھی ہیں یا ہوتے ہیں جو اپنی اہمیت کی طرف تو توجہ دلانے کی بھرپور کوشش کرتے ہیں کہ ہم عہدیدار ہیں لیکن خلافت کے بارے میں سمجھتے ہیں کہ سال میں ایک یوم خلافت منا کر ہم نے فرض ادا کر دیا۔ میں نے پہلے بھی ایک دفعہ بتایا تھا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے کہ جتنا زور جماعت کو خلافت سے تعلق کے بارے میں دیا جانا چاہئے اتنا نہیں دیا جاتا۔ اب میرے کہنے پر بعد میں جلسوں میں تقاریر تو شروع ہوگئی ہیں لیکن اس بات کو راسخ کرنے کی بہت ضرورت ہے کہ خلیفۂ وقت کی باتوں کو سنو اور ان پر عمل کرنے کی کوشش کرو۔ اپنا خلافت سے تعلق بڑھاؤ۔ جو لوگ اس بات کو سمجھتے ہیں وہ اپنی حالتوں میں بھی غیر معمولی تبدیلی محسوس کرتے ہیں۔

گزشتہ دنوں کینیڈا سے تقریباً سو سے اوپر خدام اور امریکہ سے دوسو سے اوپر خدام مختلف عمروں کے مجھے لندن ملنے کے لئے آئے۔ ان میں نئے بیعت کرنے والے بھی شامل تھے۔ تین دن رہے ہیں۔ اس کے بعد ان کے تأثرات بالکل مختلف تھے۔ عجیب اخلاص اور وفا کا اظہار ان سے ہو رہا تھا جس کو دیکھ اور سن کر حیرت ہوتی ہے اور بعد میں جا کر بھی انہوں نے ان باتوں کا اظہار کیا اور اپنی ان حالتوں کی تبدیلی کا اظہار کیا۔ یہ عہد کیا کہ ہم نمازوں میں باقاعدگی رکھیں گے۔ یہ عہد کیا کہ جماعت کے ساتھ وابستگی میں باقاعدگی رکھیں گے۔ یہ عہد کیا کہ خلافت سے اپنے تعلق کو بڑھاتے چلے جائیں گے۔ اس سے پہلے نہ ان کو خلافت کے تعلق کے بارے میں اتنا بتایا گیا تھا، نہ ان کو تجربہ تھا۔ بیشک ذاتی ملاقات سے دونوں طرف سے ایک تعلق اور محبت کا خاص رنگ پیدا ہوتا ہے لیکن مختلف واقعات کے ذریعہ علماء اور عہدیدار خلافت کی اہمیت کو جماعت میں وقتاً فوقتاً بیان کرتے رہیں تو ایمانوں میں مضبوطی اور مزید جِلاء پیدا ہوتی ہے۔ عہدیدار خلافت کے نمائندے کے نام پر اپنی اہمیت تو واضح کرنا چاہتے ہیں۔ جہاں کہیں عہدیدار کھڑا ہو گا وہ کہے گا مَیں خلافت کا نمائندہ ہوں اور ان عہدیداروں میں مرد بھی شامل ہیں اور لجنہ کی صدرات بھی شامل ہیں اَور عہدیدار بھی شامل ہیں لیکن خلافت سے تعلق کو اس طرح انہوں نے ذہنوں میں نہیں ڈالا جس طرح ڈالنا چاہئے۔ اگر یہ عہدیدار خلافت کی اہمیت اور تعلق کو مضبوط کرنے کی کوشش کریں گے تو ان عہدیداروں کی اہمیت خودبخود بڑھ جائے گی۔ پس یہ علماء کی ذمہ داری ہے۔ اس میں سب لوگ شامل ہیں چاہے وہ مربیان ہیں، عہدیداران ہیں یا دین کا علم رکھنے والے ہیں کہ خلیفۂ وقت کا دست و بازو بنیں۔ اپنے عمل کو بھی خلیفۂ وقت کے تابع کریں اور دوسروں کو بھی نصیحت کریں۔ یہ تصور غلط ہے کہ ایک دفعہ کہہ دیا تو بات ختم ہوگئی۔ یہ نصیحت اور تعلق کے اظہار کا بار بار ذکر ہونا چاہئے۔

ایک خطبہ میں اس سلسلہ میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مربیان اور علماء کو ایک بڑی اہم نصیحت فرمائی تھی۔ انہوں نے فرمایا کہ ہر مومن جو دین کا درد اور سلسلہ سے اخلاص رکھتا ہے اور جو چاہتا ہے کہ خدا تعالیٰ کا سلسلہ نیک نامی کے ساتھ دنیا میں قائم رہے اور اسلام کو وہی عزت پھر حاصل ہو جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ہوئی تھی اور اس کام کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کوششیں باطل اور رائیگاں نہ جائیں تو اس کا فرض ہے کہ خلیفہ کے ساتھ دن رات تعاون کر کے اس کام میں لگ جائے کہ ذہنی طور پر بھی جماعت کی اصلاح ہو جائے۔ ایسے لوگوں کا فرض ہے کہ جس طرح شادی کے موقع پر لوگ اپنی جھولیاں پھیلا دیتے ہیں (بعض جگہوں پہ رواج ہوتا ہے چھوارے بانٹے جاتے ہیں اور لوگ اپنی جھولیاں پھیلا دیتے ہیں) کہ اس میں چھوارے گریں۔ اسی طرح جب خلیفہ جماعت کی اصلاح کے لئے کچھ کہے تو اسے لیں اور افراد جماعت کے سامنے اسے دہرائیں اور دہرائیں اور دہرائیں حتی کہ کند ذہن سے کند ذہن آدمی بھی سمجھ جائے اور دین پر صحیح طور پر چلنے کے لئے رستہ پالے۔ (ماخوذ از خطبات محمود جلد 18 صفحہ 214-215)

اللہ تعالیٰ افراد جماعت کو بھی اور علماء اور عہدیداران کو بھی یہ توفیق دے کہ خلافت کی باتوں کو نہ صرف سننے والے ہوں بلکہ عمل کرنے والے بھی ہوں۔ یہ لوگ یوم خلافت پر صرف وفا کا اظہار کر دینا یا وفا کا اظہار کر کے یوم خلافت کی مبارکباد دے کر اپنے آپ کو فرض ادا کرنے والے نہ سمجھیں۔ اللہ کرے کہ اللہ تعالیٰ کی منشاء کے مطابق ہم خلافت کے انعام کو سنبھالنے والے ہوں۔

...

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نسخہ
ملنے کا پتہ: دُکان چوہدری بدرالدین عامل صاحب درویش مرحوم
احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)
سرمہ نور۔ کاجل۔ حبّ اٹھرہ (شادی کے بعد اولاد سے محروم کیلئے) زدجام عشق (اعصابی کمزوری وشوگر کیلئے) رابطہ کریں۔
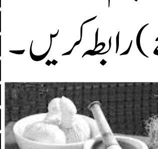
رابطہ: عبدالقدوس نیاز
098154-09445

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers

جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
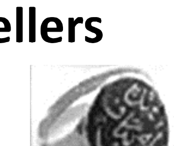
Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ جرمنی مئی، جون 2015ء

☆دُور دراز سے آئی ہوئی احمدی فیملیز کی حضور انور سے ملاقات ☆ پروفیسرز صاحبان کی حضور انور سے ملاقات ☆ مجلس انصار اللہ اور لجنہ اماء اللہ کے دفتر ''بیت العافیت'' کے افتتاح کی شاندار تقریب ☆ افتتاح کے موقعہ پر حضور انور کا بصیرت افروز خطاب ☆ تقریب آمین ☆ اخبارات میں مسجد منصور کے افتتاح کی خبریں ☆ ہناؤ شہر میں ''مسجد بیت الواحد'' کا افتتاح ☆ افتتاحی تقریب میں معزز مہمانان کے ایڈریسز ☆ مکرم امیر صاحب جرمنی کا تعارفی ایڈریس ☆

مذہب کا یہ کام ہے کہ وہ بتائے کہ لوگ کس طرح اپنی زندگی گزاریں اور کن راستوں کو اختیار کریں یہ نہیں کہ لوگ اپنے عمل سے اپنے کلچر سے مذہب کو تبدیل کرتے پھریں

جماعت احمدیہ کا ایک امام ہے ساری دنیا میں ایک ہی لیڈر ہے یورپ، افریقہ، امریکہ، ایشیا، آسٹریلیا ہر جگہ ساری دنیا میں احمدی جماعتیں ایک ہی نظام اور ایک ہی خلیفہ کے تحت ہیں

یہ اصول بنائیں کہ کوئی بھی کسی دوسرے مذہب کے خلاف نہ بولے۔ ہر مذہب دوسرے مذہب والوں کا احترام کرے

آج بھی قادیان، ہندوستان میں ہندو، سکھ ہمارے پروگراموں میں آتے ہیں۔ وہ ہماری عزت کرتے ہیں۔ ہم ان کی عزت کرتے ہیں۔ اب یہ لوگ کہتے ہیں کہ ہمیں احمدیوں سے ہی حقیقی اسلام کا پتہ چلا ہے

ہمیں یہ کوشش ضرور کرنی چاہئے کہ مسلمانوں کے درمیان اور سب کے درمیان امن کی فضا قائم ہو

جب تک پاکستان میں احمدیوں کے بارہ میں غیر مسلم کا قانون ہے اس ملک میں کبھی تبدیلی نہیں آسکتی

(حضور پُرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے پروفیسرز صاحبان کے سوالات کے بصیرت افروز جوابات)

ہر لڑکی جو لجنہ میں داخل ہوتی ہے اس کو یہ احساس ہونا چاہئے کہ حقیقی عافیت حقیقی پناہ گاہ اسی میں ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کریں نہ کہ لوگوں کی ظاہری چکا چوند اور آزادی کو دیکھ کر ان کے پیچھے چلنے والے ہوں

(مجلس انصار اللہ اور لجنہ اماء اللہ کے دفتر ''بیت العافیت'' کے افتتاحی خطاب میں حضور ایدہ اللہ کی لجنہ کو قیمتی نصیحت)

- جماعت احمدیہ اعلیٰ اقدار کی پاسداری کرتی ہے۔ ﴿CLAUS KAMINSKY لارڈ میئر ہناؤ شہر﴾
- جماعت احمدیہ معاشرہ میں امن پیدا کرنے کی کوشش کرتی ہے۔ ﴿صوبہ ہیسن کے ضلعی کمشنر و ممبر پارلیمنٹ ERIC PIPA﴾
- احمدی ایک دوسرے کے احترام واکرام پر زور دیتے ہیں۔ جماعت احمدیہ ایک منظم جماعت ہے اور اسلام کی تعلیم کو خوبصورت انداز میں پیش کرتی ہے۔ آج صوبہ ہیسن میں مسلمان تنظیموں میں سے احمدیوں کو ہی یہ حق حاصل ہے کہ وہ سکولوں میں اسلام کی تعلیم دے سکیں۔ ﴿FRAU MULLER صاحبہ، ممبر نیشنل پارلیمنٹ جرمنی﴾
- ضروری بات یہ ہے کہ ہم جماعت احمدیہ کے مثبت اقدام کا ذکر کریں۔ ان کی خدمات کا ذکر کریں۔ ان کے کاموں کا ذکر کریں کہ کس طرح یہ خدمت کر رہے ہیں اور ایک دوسرے کی مدد کر رہے ہیں۔ ﴿نیشنل جرمن پارلیمنٹ کی ممبر FRAU CHRISTINE BUCHHOLZ صاحبہ﴾

﴿رپورٹ: عبد الماجد طاہر، ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن﴾

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی 26 اور 27 مئی 2015 کی مصروفیات

26؍مئی بروز منگل 2015ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح ساڑھے چار بجے تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے جرمنی قیام کے دوران دنیا کے مختلف ممالک سے اور لندن مرکز سے باقاعدہ روزانہ ڈاک، فیکسز اور ای میل موصول ہوتی ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ یہ ساری ڈاک ملاحظہ فرماتے ہیں اور ہدایات سے نوازتے ہیں۔

فیملی ملاقات

پروگرام کے مطابق ساڑھے گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملیز اور انفرادی احباب کی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

آج فرنکفرٹ (FRANKFURT) کی جماعتوں کے علاوہ NORD, CALW، آخن، من ھائیم، فُلڈا، ULM-DONAU, NEUBERG, GODDELAU, IMMEN HAUSEN, DRESDEN, ELLWANGEN, HANAU, KOLN, DIEBURG, ناصر باغ، BOCHOLT، ویزبادن، LANGEN, HONNOVER, LEPZIG, AALEN, میونسٹر، OSNABRUCK, LAHR اور NEUSS, NORTHEIM کی جماعتوں سے آنے والے احباب اور فیملیز نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی۔

مجموعی طور پر 30 فیملیز کے 99 افراد اور 38 افراد نے انفرادی طور پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔

ان ملاقات کرنے والوں میں سے ہر ایک نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت بھی پائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے بچوں اور بچیوں کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام ایک بجکر پندرہ منٹ تک جاری رہا بعد ازاں مکرم عابد وحید خانصاحب (انچارج پریس اینڈ میڈیا آفس) نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے دفتری ملاقات کی اور ہدایات حاصل کیں۔

بعد ازاں دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لا کر نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

پچھلے پہر بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مختلف دفتری امور کی ادائیگی میں مصروف رہے۔

پروفیسر صاحبان کی حضور انور سے ملاقات

پروگرام کے مطابق چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور ملاقاتوں کا پروگرام شروع ہوا۔

جرمنی کی مختلف یونیورسٹیز کے درج ذیل دس پروفیسرز صاحبان حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ملاقات کے لئے آئے ہوئے تھے۔

پروفیسر سوزانے شروٹر صاحبہ (SCHROTER) موصوفہ فرنکفرٹ یونیورسٹی کے شعبہ علم الانساب (ETHNOLOGY) کی ڈائریکٹر ہیں اور یونیورسٹی کے تحقیقی مراکز برائے عالمی اسلام کی بھی سربراہ ہیں۔

اولیور بیرٹرانڈ صاحب (BERTRAND) یہ پروفیسر شروٹر صاحبہ کے شعبہ میں بطور محقق کام کرتے ہیں۔

پروفیسر جمال ملک صاحب۔ موصوف ایرفورٹ کی یونیورسٹی میں اسلامیات کے پروفیسر ہیں۔ پاکستانی نژاد ہیں۔

پروفیسر فوس صاحب (FUSS) یہ ماربرگ یونیورسٹی میں اسلامیات کے پروفیسر ہیں۔

ڈاکٹر محمد ولدان صاحب۔ یہ انڈونیشیا سے کچھ عرصہ کے لئے ماربرگ یونیورسٹیز میں تحقیق کے لئے آئے ہوئے ہیں۔

ڈاکٹر بوڈن شٹائن صاحب (BODENSTEIN) موصوف فرنکفرٹ یونیورسٹی میں اسلامیات کے شعبہ میں پڑھاتے ہیں۔

ردا انعام صاحبہ۔ گیسن یونیورسٹی کے شعبہ اسلامیات میں پڑھاتی ہیں۔

عاصمہ اوگر تنک صاحبہ (OGER-TUNC) یہ بھی گیسن یونیورسٹی کے شعبہ اسلامیات میں پڑھاتی ہیں۔

ڈاکٹر یورگن مکش (JURGEN MIKSCH) موصوف ابراہیمی مذاہب فورم کے صدر ہیں۔

ڈاکٹر مصباح الرحمن صاحب۔ یونیورسٹی فرنکفرٹ میں شعبہ اسلامیات میں پڑھاتے ہیں۔

ان سبھی پروفیسرز صاحبان نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے باری باری سب کا تعارف حاصل کیا۔

ایک خاتون پروفیسر نے عرض کیا کہ وہ مذہب اور کلچر میں فرق کے حوالہ سے دریافت کرنا چاہتی ہیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ مذہب اور کلچر دونوں علیحدہ علیحدہ ہیں۔ اس کے لئے آپ ''دیباچہ تفسیر القرآن پڑھیں'' حضور انور نے فرمایا سب کو یہ کتاب مہیا کی جائے اس کا جرمن زبان میں ترجمہ ہو چکا ہے۔

اس کتاب میں یہ ذکر ہے کہ مذہب کی کیوں ضرورت ہے اور اسلام کی کیوں ضرورت ہے۔ مذہب کیا ہے اور کلچر کیا ہے۔

حضور انور نے فرمایا مذہب کا یہ کام ہے کہ وہ بتائے کہ لوگ کس طرح اپنی زندگی گزاریں اور کن راستوں کو اختیار کریں۔ یہ نہیں کہ لوگ اپنے عمل سے اپنے کلچر سے مذہب کو تبدیل کرتے پھریں۔

مذکورہ خاتون پروفیسر سوزانے شروٹر صاحبہ نے حضور انور کی خدمت میں عرض کیا کہ میں جلسہ سالانہ جرمنی میں شامل ہوئی ہوں اس وقت حضور کو بہت دور سے دیکھا تھا اور فاصلہ بہت زیادہ تھا۔ اب میں حضور کے سامنے بیٹھی ہوں اور فاصلہ بہت کم ہے۔ قریب سے ملاقات ہو رہی ہے۔ اس سے مجھے بہت خوشی ہے۔ مجھے نظر آ رہا ہے کہ حضور ایک بڑی عاجز شخصیت ہیں۔

ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ مذہب کے نام پر یہودیوں اور عیسائیوں میں بہت فرقے ہیں اور سب اپنی اپنی جگہ سیٹل ہیں۔ لیکن اسلام میں جو فرقے ہیں وہ آپس میں اختلافات رکھتے ہیں اور ایک دوسرے کے خلاف بیانات دیتے رہتے ہیں۔ بحیثیت مسلمان یہ ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم ان اختلافات کو ختم کریں اور اس مسئلہ کو حل کریں اور سب اکٹھے ہوں۔

ایک سوال یہ کیا گیا کہ آپ کی کمیونیکیشن سنیوں سے ساتھ کیا ہے۔ کیا اس میں کوئی بہتری آئی ہے؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا۔ ہم تو اوپن ہیں جو ہم سے بات چیت کرنے کے لئے آنا چاہتے ہیں ہم اس کے لئے تیار ہیں لیکن جو مخالف انتہا پسند مولوی ہیں وہ نہیں آتے لیکن ہم تیار ہیں اور اگر پلیٹ فارم مہیا ہو تو جو باتیں کامن ہیں، مشترکہ ہیں ان پر بات ہو سکتی ہے۔ خدا ایک ہے، رسول ایک ہے، قرآن کریم ایک ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ایک ہے۔ ان پر بات ہو سکتی ہے۔ سوائے ان مضامین کے اور امور کے جو مختلف آراء رکھتے ہیں جیسے فقہی امور وغیرہ ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں فرمایا ہے۔ تَعَالَوْا اِلٰی کَلِمَۃٍ سَوَآءٍۭ بَیْنَنَا وَ بَیْنَکُمْ کہ ان چیزوں کی طرف آ جاؤ جو ہمارے اور تمہارے درمیان مشترکہ ہیں پس ہم تو تیار ہیں لیکن دوسری طرف سے مخالف آتے نہیں۔

ڈاکٹر محمد ولدان صاحب آف انڈونیشیا نے سوال کیا کہ لاہوری اور قادیانی میں کیا فرق ہے اور یہ کیا ہیں؟

اس پر حضور انور نے فرمایا جو اصطلاح ہے وہ قادیانی کی نہیں مبائع احمدی کی ہے اور غیر مبائع کی ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد جنہوں نے نظام خلافت کو قبول کیا وہ مبائع احمدی ہیں اور جنہوں نے قبول نہیں کیا وہ غیر مبائع ہیں۔ جنہوں نے نظام خلافت کو چھوڑا یہ امیر لوگ تھے۔ اب یہ انتہائی محدود تعداد میں چند ملکوں میں ہیں۔ ساؤتھ امریکہ کے بعض ممالک میں ہیں۔ ہر ملک میں ان کے اپنے اپنے سسٹم ہیں۔ پاکستان میں اپنا نظام ہے اور انڈونیشا میں ان کا اپنا نظام ہے۔ ان کا کوئی ایک لیڈر نہیں ہے۔ ان کی تعداد بہت تھوڑی ہے۔ آپس میں تقسیم ہوئے ہوئے ہیں۔

دوسری طرف جماعت احمدیہ کا ایک امام، ایک خلیفہ ہے۔ ساری دنیا میں ایک ہی لیڈر ہے۔ یورپ، افریقہ، امریکہ، ایشیا، آسٹریلیا ہر جگہ ساری دنیا میں احمدی جماعتیں ایک ہی نظام اور ایک ہی خلیفہ کے تحت ہیں۔ حضور نے فرمایا میں بہت سے ایسے لوگوں سے ملا ہوں جو خلافت احمدیہ کو نہیں مانتے لیکن حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو مجدد مانتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا میرے دور خلافت میں بہت سے غیر مبائعین نے احمدیت میں شمولیت اختیار کی ہے اور ہمارے ساتھ مل گئے ہیں۔ ہم تو بڑھ رہے ہیں لیکن یہ غائب ہوتے جا رہے ہیں۔ ان کے ساتھ ہمارا رابطہ رہتا ہے۔ کمیونیکیشن ہوتی ہے۔ برلن (جرمنی) میں ان کی مسجد ہے اور سب سے پہلی مسجد ہے۔ میں خود وہاں گیا ہوں اور ان لوگوں سے ملا ہوں۔

ایک پروفیسر نے سوال کیا کہ حضور انور کے سر پر جو پگڑی ہے کیا یہ کوئی خاص لباس ہے۔

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا۔ یہ ایک روایتی لباس ہے۔ مجھ سے پہلے گزشتہ خلفاء نے بھی یہ لباس استعمال کیا تھا۔

فرمایا۔ کوئی خاص پاکستانی لباس نہیں ہے۔ شلوار قمیص، ٹراؤزر، جینس، جو مرضی پہننا چاہتے ہیں پہن لیں۔ مختلف اقوام کے مختلف لباس ہیں۔ ایک یوروپین کلچر ہے، عرب اپنا لمبا لباس استعمال کرتے ہیں۔ انڈونیشیا کا مختلف کلچر ہے۔ وہاں مختلف رنگوں والی شرٹس پہنتے ہیں۔ اس طرح ہر جگہ کا اپنا لباس ہے۔ اسی طرح ہر جگہ کی اپنی اپنی ٹوپی ہے۔

حضور انور نے امیر صاحب جرمنی کی طرف دیکھتے ہوئے فرمایا کہ اب امیر صاحب نے اپنی خاص طرز کی ٹوپی پہنی ہوئی ہے۔

داڑھی کے حوالہ سے ایک استفسار پر حضور انور نے فرمایا کہ: یہ آنحضرت ﷺ کی سنت ہے۔ اگر آپ ﷺ سے محبت ہے تو آپ ﷺ کی سنت پر چلیں۔ ایک مرد کو مرد کی طرح نظر آنا چاہئے۔ آنحضرت ﷺ نے یہ فرمایا کہ مونچھیں تراشا اور داڑھی رکھنا چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا داڑھی رکھنا سنت تو ہے لیکن کتنی ہونی چاہئے یہ آپ پر ہے جتنی چاہیں، جس طرح چاہیں رکھیں۔

ابراہامک (ABRAHAMIC) مذاہب اور غیر ابراہامک مذاہب کے باہمی تعاون کے حوالہ سے ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا۔ تمام مذاہب خدا تعالیٰ کی طرف سے ہیں خدا تعالیٰ نے تمام اقوام میں نبی بھجوائے۔ تو جب خدا کی طرف سے تمام مذاہب ہیں تو پھر آپس میں سب کا باہمی تعاون ہونا چاہئے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام نے اپنی ایک کتاب میں لکھا ہے کہ ہندوستان میں جو مختلف مذاہب کے لوگ آباد ہیں، ہم سب ایک ملک کے باشندے ہیں۔ اس لئے آپس میں سب کو باہمی تعاون سے پیش آنا چاہئے۔ یہ اصول بنائیں کہ کوئی بھی کسی دوسرے مذہب کے خلاف نہ بولے۔ ہر مذہب دوسرے مذہب والوں کا احترام کرے۔ آپ نے ہندوؤں کو مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا اگر آپ ہمارے نبی کریم ﷺ کو برا نہ کہیں تو ہم آپ کے ساتھ ہوں گے۔ گائے ہمارے لئے حلال ہے ہم آپ کی خاطر اس کا گوشت نہ کھائیں گے یا آپ کے سامنے نہ کھائیں گے۔ ہم سب کو چاہئے کہ ایک دوسرے کی عزت کریں اور ایک دوسرے کی روایات کا احترام کریں۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہم تو ہر طرح سے تعاون کرتے ہیں اور تعاون کا ہاتھ بڑھاتے ہیں۔ آج بھی قادیان، ہندوستان میں ہندو، سکھ ہمارے پروگراموں میں آتے ہیں۔ وہ ہماری عزت کرتے ہیں۔ ہم ان کی عزت کرتے ہیں۔ اب یہ لوگ کہتے ہیں کہ ہمیں احمدیوں سے ہی حقیقی اسلام کا پتہ چلا ہے۔

ایک سوال یہ کیا گیا کہ مذہب کے بارہ میں جس طرح پلاننگ اور منصوبہ بندی کے ساتھ یہاں کے سکولوں میں ابراہامک مذہب سکھاتے ہیں کیا پاکستان میں ایسا ہو سکتا ہے۔

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا۔ پاکستان میں اگر آپ اس قابل ہیں کہ انتہا پسندی سے ملک کو بچا سکتے ہیں تو ممکن ہے ورنہ نہیں۔ فرمایا۔ فرقوں کے آپس کے اختلافات ہی ختم نہیں ہوتے۔ سعودی عرب میں سلفی اور وہابی کہتے ہیں کہ ہم ممتاز ہیں اور ہم بالا ہیں۔ پاکستان میں ہر فرقہ دوسرے فرقہ کے خلاف بات کرتا ہے۔ اس لئے وہاں

تو ایسا ممکن نہیں۔لیکن ہمیں یہ کوشش ضرور کرنی چاہئے کہ مسلمانوں کے درمیان اور سب کے درمیان امن کی فضا قائم ہو۔

ایک خاتون پروفیسر نے سوال کیا کہ جرمنی میں آپ کی کمیونٹی کافی ACTIVE ہے۔اب آپ کا آگے کا کیا پلان ہے۔

اس سوال کا جواب دیتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

ہم تو اس ملک میں بھی اور ساری دنیا میں بھی اسلام کی صحیح،حقیقی تصویر بتانا چاہتے ہیں ۔ ہم ایک مشنری آرگنائیزیشن ہیں ۔افریقہ میں ہمارے رفاہ عامہ کے کام بہت زیادہ ہیں اور یہاں جرمنی میں کم ہیں ۔قرآن کریم کی یہ تعلیم ہے کہ ضرورت مندوں کا خیال رکھو، یتیموں کا خیال رکھو۔تو مشنری ورک،تبلیغ کے کاموں کے علاوہ ہم رفاہ عامہ کے کام بھی کرتے ہیں، چیرٹی واک کے پروگرام بھی ہوتے ہیں اور جو رقوم اکٹھی ہوتی ہیں وہ ہم مختلف CHARITIES میں تقسیم کر دیتے ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نبوت سے قبل ایک آرگنائیزیشن ''حلف الفضول'' کے ممبر تھے۔یہ آرگنائیزیشن،مظلوموں،غریبوں،ضرورت مندوں کی مدد کرتی تھی اور ان کو ان کے حقوق دلواتی تھی۔نبوت کے مقام پر فائز ہونے کے بعد بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر اب بھی یہ آرگنائیزیشن والے مجھے بلائیں میں ان میں شامل ہوں گا تا کہ غریبوں کی مدد کروں۔

ایک سوال یہ کیا گیا کہ کیا آپ کا پاکستان واپس جانے کا کوئی ارادہ اور پروگرام ہے۔آپ کے لوگ حبُّ الوطن ہیں۔

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔اگر ملک انتہا پسندوں سے خالی ہو جائے تو احمدی واپس جا سکتے ہیں اور وہاں سیٹل بھی ہو جائیں گے۔ جب تک 1974 کا قانون موجود ہے کہ پاکستان میں رہنے کے لئے یہ شرط ہو کہ ہم اپنے آپ کو غیر مسلم کہیں تو پھر وہاں رہیں تو یہ ممکن نہیں ہے۔

پاکستان کے وہ لوگ جن کو علم نہیں ہے، ملاں نے ان کو گمراہ کیا ہوا ہے اور ملاں ان لوگوں کو جماعت کے خلاف بھڑکاتے ہیں، اپنی مساجد میں بھڑکاتے ہیں۔ملاں کی ایک سٹریٹ ویلو ہے اور وہ ملک میں کسی کے خلاف بھی عوام کو بھڑکا سکتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا ہم تو باہم مل کر رواداری اور بھائی چارہ سے رہنا چاہتے ہیں لیکن دوسرے رہنے نہیں دیتے۔

حضور انور نے فرمایا کہ جب تک پاکستان میں احمدیوں کے بارہ میں غیر مسلم کا قانون ہے اس ملک میں کبھی تبدیلی نہیں آ سکتی۔

ایک پروفیسر نے یہ سوال کیا کہ آپ کی عورتیں آزاد نہیں ہیں ۔ڈانسنگ کے پروگراموں میں نہیں جاتیں۔تھیٹر میں جانے پر پابندی ہے۔

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا۔آئر لینڈ سب سے زیادہ عیسائیت پر عمل کرنے والا ملک ہے ۔اب انہوں نے HOMOSEXULALITY کا قانون پاس کیا ہے۔حالانکہ قرآن کریم اس کو گناہ کہتا ہے اور بائیبل بھی اس کو گناہ کہتی ہے۔اب انہوں نے اس قانون کے بنانے کے لئے ریفرنڈم کیا ہے تو ریفرنڈم کے ذریعہ یہ قانون بنایا ہے اور آرچ بشپ نے کہا ہے کہ ریفرنڈم کی وجہ سے ہمیں اپنی رائے تبدیل کرنا پڑی ہے کہ HOMOSEXUALITY کا قانون ہونا چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا اصل یہ ہے کہ لوگ مذہب کو FOLLOW کریں اور مذہب پر چلیں نہ یہ کہ مذہب کو لوگوں کے عمل کے مطابق ڈھالا جائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ہم اسلام کی تعلیمات پر عمل کرتے ہیں اور احمدیہ کمیونٹی میں خواتین اپنے مختلف پروگراموں میں INVOLVE ہوتی ہیں اور اپنے سارے پروگرام خود کرتی ہیں اور آزادی سے کرتی ہیں۔

جلسہ سالانہ یوکے میں ایک جرنلسٹ خاتون لجنہ جلسہ گاہ میں آئی تھی۔لجنہ جلسہ گاہ خواتین کارکنات نے خود آرگنائز کیا تھا۔ ان کے اپنے پروگرام تھے۔تو اس خاتون جرنلسٹ نے بعد میں بتایا کہ یہاں آنے سے قبل میرے تحفظات تھے کہ نہ جانے مجھ سے کیا سلوک ہوتا ہے اور مجھے کن پابندیوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔لیکن یہاں تو میں نے زیادہ آرام محسوس کیا ہے۔ آزادی سے سب کام ہو رہے تھے۔ میں چرچ جاتی ہوں وہاں مجھے کبھی اتنی عزت نہیں ملی جتنی یہاں ملی ہے۔

سولہ سترہ ہزار خواتین اپنے پروگراموں میں آزاد تھیں۔ مجھے یہاں مزا آیا ہے۔مرد حضرات میری طرف دیکھ نہیں رہے تھے میں نے اپنے آپ کو ہر لحاظ سے محفوظ پایا۔

حضور انور نے فرمایا۔ یہاں یوروپین خواتین نے جب اسلام قبول کیا تو قبول اسلام سے پہلے ان کی سوسائٹی فری تھی۔اب اسلامی تعلیمات پر چلتی ہیں اور کہتی ہیں کہ ہم زیادہ آرام میں ہیں اور اپنے آپ کو زیادہ محفوظ محسوس کرتی ہیں ۔ ہماری خواتین ڈاکٹرز ہیں،انجینئر زہیں،ٹیچر زہیں اور وہ حجاب میں زیادہ آزادی محسوس کرتی ہیں اور اپنے آپ کو محفوظ سمجھتی ہیں۔ تو آزادی کی قدریں مختلف ہیں ۔اگر ان کا احساس ہو جائے تو ایسے سوال نہ اُٹھیں۔

ایک سوال یہ کیا گیا کہ جہاں آپ کی تعداد دوسروں سے زیادہ ہے وہاں آپ اقلیتوں کے ساتھ کیا سلوک کرتے ہیں؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں مدینہ میں اقلیتیں تھیں اور خلفائے راشدین کے زمانہ میں بھی عیسائی اور یہودی اقلیت میں تھے۔ان کے تمام حقوق دیئے گئے اور اسلامی حکومتوں میں ان کا ہر طرح سے خیال رکھا گیا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر آپ پر جنگ مسلط کی جائے تو جواباً اپنا دفاع کرنا پڑے تو جنگ کے دوران پادریوں کو نہیں مارنا،کسی چرچ اور SYNAGOGUE پر حملہ نہیں کرنا اور اسے نقصان نہیں پہنچانا۔ چنانچہ جنگ میں بھی اقلیتوں کی حفاظت کو مدنظر رکھا گیا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ربوہ کی مثال دیتے ہوئے فرمایا کہ ربوہ میں 98 فیصد آبادی احمدیوں کی ہے اور باقی وہاں عیسائی بھی ہیں اور کچھ ہندو بھی ہیں ۔اپنے پورے حقوق کے ساتھ رہتے ہیں بلکہ عیسائیوں کو چرچ کے لئے ہم نے زمین بھی دی۔

حضور انور نے فرمایا قرآن کریم کہتا ہے لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ۔ کہ مذہب میں کوئی جبر نہیں۔کسی کو حق نہیں کہ وہ مذہب میں دخل اندازی کرے۔

ایک پروفیسر نے سوال کیا کہ آئر لینڈ میں GAY MARRAIGE کا فیصلہ ہوا ہے تو وہاں کے احمدی کیا کریں گے۔

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا جرمنی میں بھی احمدی رہ رہے ہیں۔یوکے میں بھی رہ رہے ہیں۔ ابھی یوکے پارلیمنٹ میں اس بارہ میں بڑا فخریہ اظہار کیا ہے کہ ہماری پارلیمنٹ میں تیس چالیس فیصد لوگ HOMOSEXUAL ہیں۔

حضور انور نے فرمایا جن لوگوں کو کوئی PSYCHOLOGICAL یا نیچرل پرابلم ہے تو پارلیمنٹ کا یہ کام نہیں کہ ان کو ڈسکس کرے اور ان پر کوئی بحث کرے۔اسی طرح پارلیمنٹ کا یہ کام نہیں ہے کہ یہ بحث کرے کہ عورتیں حجاب لیں یا نہ لیں۔مساجد کے مینار بنائے جائیں یا نہ بنائے جائیں۔ ہر قوم، ہر مذہب کی اپنی اپنی روایات ہیں ان میں دخل اندازی نہیں ہونی چاہئے۔ جو لوگ HOMOSEXUALITY میں مبتلا ہیں تو کیا ضرورت ہے کہ پارلیمنٹ میں لا کر ان کی باتوں کو اوپن کیا جائے۔

حضور انور نے فرمایا اب جو آئر لینڈ میں ریفرنڈم ہوا ہے، آئرش احمدیوں نے اس کے خلاف ووٹ دیا ہے۔ آئرش احمدی تو ایک شہری کی حیثیت سے وہاں رہ رہے ہیں اور اپنے کردار سے، اپنے رویہ سے ایسے قوانین سے بیزاری کا اظہار کرتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا میرے نزدیک یہ LAW یہ قانون ملک کو SPOIIL کر دے گا۔ یہ لوگ اس قانون کے ذریعہ اپنے بدانجام کو دعوت دے رہے ہیں۔

ایک سوال یہ کیا گیا کہ احمدی کون ہے؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پیشگوئی فرمائی تھی کہ امام مہدی اور مسیح موعود آخری زمانہ میں آئے گا اور آپ نے امام مہدی و مسیح کے آنے کی نشانیاں بھی بیان فرمائیں تو آپؐ کی پیشگوئی کے مطابق وہ مہدی و مسیح آچکا ہے اور جو نشانیاں بیان فرمائی تھیں وہ سب پوری ہو چکیں، سارے نشانات پورے ہو چکے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام نے 1889ء میں احمدیہ کمیونٹی کا آغاز کیا اور ہم نے آپ کو قبول کیا ۔ہم ایک خدا، ایک قرآن کریم پر ایمان لاتے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خاتم النبیین مانتے ہیں ۔آپؐ کے بعد نئی شریعت کے ساتھ کوئی نبی نہیں آ سکتا ہاں ظلی نبی آ سکتا ہے۔

جہاں تک دوسرے مسلمانوں کا تعلق ہے وہ یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ مسیحؑ نے آسمان سے آنا ہے اور وہ ابھی تک آسمان سے مسیح کے آنے کا انتظار کر رہے ہیں اور اب تو پندرھویں صدی آچکی ہے ۔پس احمدی مسیح موعود کو ماننے والے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: ہر مسلمان احمدی ہے۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام محمد اور احمد ہیں ۔ہم نے احمدی نام رکھا تا کہ ہمارا شمار نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سچے متبعین میں ہو۔حنبلی، شافعی، حنفی، مالکی وغیرہ نام ہم نے نہیں رکھے۔

باقی قرآن کریم تو کہتا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی مسلمان تھے۔ جو بھی اپنے مذہب کی سچی اور حقیقی تعلیم پر عمل کرتا ہے وہ مسلمان ہے۔

ایک پروفیسر نے سوال کیا کہ کیا آپ دنیا کے مذہبی لیڈروں سے رابطہ رکھتے ہیں۔کیا پوپ اور دلائی لامہ سے ملے ہیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا مجھے تو ملنے کا چانس نہیں ہوا۔1924ء میں جب جماعت کے دوسرے خلیفۃ المسیح نے یورپ کا دورہ کیا تو آپ اٹلی بھی تشریف لے گئے اور وہاں پوپ سے ملنے کی کوشش کی تو پوپ نے یہ بہانہ کیا کہ ہماری تعمیرات ہو رہی ہیں اس لئے ملاقات مشکل ہے۔مل نہیں سکتا۔

اس پر ایک جرنلسٹ نے اٹلی کے اخبار میں لکھا کہ چونکہ پوپ احمدیہ مسلم لیڈر سے ملنا نہیں چاہتا اس لئے اس کا محل کبھی مکمل نہیں ہوگا۔

حضور انور نے فرمایا ورلڈ ریلیجئس کانفرنس لندن میں گلڈ ہال میں منعقد ہوئی اس میں مختلف مذاہب کے نمائندے آئے ۔عیسائی، کیتھولک چرچ، اسرائیل سے بھی آئے، دروز قوم کے بھی نمائندے تھے ۔اسی طرح ہندو اور دوسرے مذاہب کے تھے۔ دلائی لامہ کا پیغام پڑھا گیا تھا۔

حضور انور نے فرمایا میں تو دلائی لامہ کو ملنے کے لئے تیار ہوں ۔میں نے سنا ہے کہ شاید اس کا اپنا بیان ہے کہ میں آخری دلائی لامہ ہوں۔

پروفیسرز حضرات کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ ملاقات سات بجکر پانچ منٹ تک جاری رہی۔ آخر پر ان تمام مہمانوں نے باری باری حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سب مہمانوں کو تحائف عطا فرمائے۔

فیملی ملاقات

بعد ازاں پروگرام کے مطابق فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج شام کے اس سیشن میں 17 فیملیز کے 59 افراد اور 42 افراد نے انفرادی طور پر ملاقات کی سعادت پائی۔

ملاقات کرنے والی یہ فیملیز جرمنی کی جماعتوں

NIDDA , AHAUS , HANAU ,
VIERSEN , HANNOVER , KOLN
OSNABRUCK ، میونسٹر، من ہائم، کاسل ,
LEEHEIM , TRIER , VIERSEN,
RUSSELSHEIM ,
WEST,BALINGEN,OLPE,
DUREN اور ZWICKAU سے آئی تھیں۔

کولون سے آنے والے احباب 190 کلومیٹر، کاسل سے آنے والے 200 کلومیٹر، میونسٹر سے آنے والی فیملیز 275 کلومیٹر اور OSNABRUCK سے آنے والے احباب اور فیملیز 330 کلومیٹر کا فاصلہ طے کر کے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کے لئے پہنچی تھیں۔

ان سبھی فیملیز اور احباب نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام آٹھ بجے تک جاری رہا۔

مجلس انصار اللہ اور لجنہ اماء اللہ کے دفتر بیت العافیت کا افتتاح

مجلس انصار اللہ جرمنی اور لجنہ اماء اللہ جرمنی نے اپنے مرکزی دفاتر کے لئے جماعت جرمنی کے مرکزی سینٹر ''بیت السبوح'' کے بالمقابل، قریب ہی ایک وسیع و عریض عمارت خریدی ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اس عمارت کا نام ''بیت العافیت'' رکھا ہے۔

آج'' بیت العافیت'' کے افتتاح کا پروگرام تھا۔ پروگرام کے مطابق سوا آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پیدل ہی اس عمارت کے معائنہ اور افتتاح کے لئے تشریف لے گئے۔

مجلس انصار اللہ کے ممبران اور لجنہ اماء اللہ کی ایک بڑی تعداد نے حضور انور کا استقبال کیا اور خوش آمدید کہا۔ بچیوں کے گروپ خیر مقدمی گیت پیش کر رہے تھے۔

جب حضور انور اس عمارت کے مین دروازہ پر تشریف لائے تو صدر صاحب مجلس انصار اللہ نے شرف مصافحہ کی سعادت حاصل کی۔

یہ وسیع و عریض عمارت پانچ منازل پر مشتمل ہے۔ اس کے قطعہ زمین کا کل رقبہ 3811 مربع میٹر ہے اور جو COVERD AREA ہے اس کا کل رقبہ 11250 مربع میٹر ہے۔ اس میں کئی وسیع و عریض ہال ہیں اور بڑی تعداد میں دفاتر ہیں۔ اس کی دو منازل لجنہ اماء اللہ اپنے دفاتر اور ہالوں کو کھیلوں کے پروگرام کے لئے استعمال کرے گی اور دو منازل مجلس انصار اللہ استعمال کرے گی۔

اس عمارت کی قدرے تفصیل اس طرح ہے۔

بیسمنٹ کو ملا کر یہ پانچ منزلہ عمارت ہے۔ اس عمارت میں چھ عدد اپارٹمنٹس (رہائشی گھر) بھی ہیں۔ بیسمنٹ کا رقبہ 2215 مربع میٹر ہے۔

گراؤنڈ فلور پر 10 کمرے ہیں۔ گیسٹ ہاؤس موجود ہے۔ ایک عدد کچن اور چار باتھ رومز ہیں اور ایک بڑا ہال جس کا رقبہ 1318 مربع میٹر ہے۔

فرسٹ فلور پر کمروں کی تعداد 13 ہے۔ ایک عدد کچن اور پانچ باتھ رومز ہیں اس کے علاوہ ایک بڑا ہال بھی ہے جس کا رقبہ 1223 مربع میٹر ہے۔

(گراؤنڈ فلور اور فرسٹ فلور مجلس انصار اللہ کے زیر استعمال ہوں گے)

سیکنڈ فلور پر کمروں کی تعداد 21 ہے۔ ایک کچن اور آٹھ باتھ رومز ہیں۔ علاوہ ازیں 917 مربع میٹر پر مشتمل پانچ سٹور رومز ہیں۔

تھرڈ فلور پر کمروں کی تعداد آٹھ ہے۔ ایک عدد کچن اور تین باتھ رومز ہیں۔ اس منزل پر بھی ایک ہال ہے جس کا رقبہ 902 مربع میٹر ہے۔

(سیکنڈ فلور اور تھرڈ فلور لجنہ اماء اللہ جرمنی کے زیر استعمال ہوگا) بیسمنٹ میں 55 گاڑیوں کے پارک کرنے کی جگہ ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سب سے پہلے لجنہ کے دفاتر اور ان کے ایریا کا معائنہ فرمایا۔ بعد ازاں مجلس انصار اللہ کے دفاتر اور دوسری مختلف جگہوں اور ہالوں کا معائنہ فرمایا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایک بڑے ہال میں تشریف لے آئے جہاں اس عمارت کے افتتاح کے حوالہ سے ایک تقریب کا اہتمام کیا گیا تھا۔

اس افتتاحی تقریب میں شمولیت کے لئے لجنہ اماء اللہ کے اور مجلس انصار اللہ کی مجالس کے عہدے داران ملک بھر کی مجالس سے آئے ہوئے تھے۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم صادق احمد صاحب نے کی اور اس کا جرمن زبان میں ترجمہ مکرم خواجہ رفیق احمد صاحب نے پیش کیا۔

اس کے بعد صدر مجلس انصار اللہ جرمنی مکرم چوہدری افتخار احمد صاحب نے اپنا تعارفی ایڈریس پیش کرتے ہوئے بتایا: یہ جو عمارت ہے 2 فروری 2015 کو خریدی گئی ہے، اس کے بارے میں ایک قابل ذکر بات یہ ہے کہ سال 1987 تا 1991 اس عمارت کا ایک حصہ جماعت جرمنی کا نیشنل مرکز رہا۔ اس وقت کرایہ پر ایک منزل حاصل کی گئی تھی اور جماعتی مرکز کے علاوہ تینوں ذیلی تنظیموں کے مراکز بھی اسی منزل پر تھے۔

ان سالوں میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ بھی اس مرکز میں تشریف لائے تھے اور جماعتی پروگرام ہوئے تھے اور سال 1989 میں حضرت مریم صدیقہ صاحبہ مرحومہ حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ بھی بحیثیت صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ یہاں تشریف لائی تھیں اور لجنہ کے ساتھ پروگرام ہوئے تھے۔

اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے 24 سال بعد اس ساری مکمل عمارت کو صرف دو ذیلی تنظیمیں ہی خریدنے کے قابل ہوگئی ہیں۔

بعد ازاں آٹھ بجکر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطاب فرمایا۔

''بیت العافیت''

مجلس انصار اللہ اور لجنہ اماء اللہ جرمنی کے مرکزی دفاتر کے افتتاح کے موقع پر

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطاب

تشہد، تعوذ اور تسمیہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

الحمدللہ کہ مجلس انصار اللہ جرمنی اور لجنہ اماء اللہ جرمنی کو ایک وسیع عمارت اللہ تعالیٰ نے خریدنے کی توفیق عطا فرمائی۔ اس کا نام'' بیت العافیت'' میں نے اس لئے رکھا تھا کہ آج کل عموماً یہ اعتراض پایا جاتا ہے کہ شاید مسلمان شدت پسندی کی تعلیم دینے والے ہیں اور شدت پسندی پر عمل کرنے والے ہیں۔ گو کہ جماعت احمدیہ کا image عیاں ممالک کی طرح جرمنی میں بھی بڑا اچھا ہے اور لوگوں میں بھی اچھا تاثر قائم ہے اور حکومت کے حلقوں میں بھی قائم ہے کہ یہ امن پسند جماعت ہے۔ لیکن بہر حال اس کا اظہار بھی ہوتے رہنا چاہئے اور یہ مستقل اظہار ہے۔ دنیا کو پتا لگے کہ یہاں جو عمارت اب جماعت احمدیہ کی ذیلی تنظیموں کے زیر استعمال آنے والی ہے وہ کسی دہشت گردی کے مقاصد کو پورا کرنے والی نہیں بلکہ ہم نے ایک عافیت کا حصار بننے کے لئے یہاں قدم رکھا ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہی فرمایا تھا کہ آپ اس زمانہ میں عافیت کا حصار بننے کے لئے ہی آئے ہیں۔ آپؑ نے اپنے ایک مصرع میں فرمایا کہ:

ہیں درندے ہر طرف میں عافیت کا ہوں حصار

تو اس عافیت کے حصار کا اظہار ہر جگہ ہر احمدی سے ہونا چاہئے اور انصار اللہ کی عمر ایک ایسی عمر ہے جس میں ایک بڑی پختہ سوچ بن جاتی ہے اور اس سوچ کے ساتھ ان کو جہاں غیروں میں اس بات کو مزید راسخ کرنا ہے کہ جماعت احمدیہ ایک ایسی جماعت جو اسلام کی حقیقی تصویر پیش کرتے ہوئے امن محبت اور سلامتی کی نہ صرف تعلیم دیتی ہے بلکہ دنیا کو اس میں سمیٹتی بھی ہے اور اپنے ہر اظہار سے اپنے ہر عمل سے یہ جماعت ایک ایسی پناہ گاہ ہے جس میں ہر ایک محفوظ ہے۔

انصار اللہ کا ایک تو باہر کا اظہار ہے۔ دوسرے اپنے گھروں میں بھی آپ کی ایسی عملی تصویر بنی چاہئے اور آپ کے بچے اور آپ کی بیوی آپ کے گھر والے آپ کے خاندان والے اس بات کو سمجھنے والے ہوں اور یقین رکھنے والے ہوں کہ ہمارے گھروں کے جو نگران ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے ہمارا قَوَّام بنایا ہے یہ نہ صرف ہماری ظاہری ضروریات پوری کرنے والے ہیں بلکہ ہر قسم کی عافیت ہمیں ان سے ملنے والی ہے۔ ہمارے جذبات کا خیال رکھنے والے ہیں۔ ہمارے گھروں کے سکون کا خیال رکھنے والے ہیں اپنے بچوں کی تعلیم و تربیت کا خیال رکھنے والے ہیں۔

اسی طرح لجنہ اماء اللہ ہے ان کو بھی یاد رکھنا چاہئے کہ بعض لوگوں میں ایک تاثر ان ملکوں میں رہتے ہوئے پیدا ہو جاتا ہے کہ شاید یہ آزادی جو ہے وہ ہی دنیا کی ترقی کا باعث ہے۔ غلط قسم کی آزادی۔ اسلام آزادی دیتا ہے لیکن وہ آزادی جو خدا تعالیٰ کے احکامات کے اندر رہتے ہوئے قائم ہو اور ہر ممبر لجنہ اور ہر لڑکی پندرہ سال کی عمر سے لجنات کی ممبر بن جاتی ہے۔ ہر لڑکی جو لجنہ میں داخل ہوتی ہے اس کو یہ احساس ہونا چاہئے کہ حقیقی عافیت حقیقی پناہ گاہ اسی میں ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کریں نہ کہ لوگوں کی ظاہری چکا چوند اور آزادی کو دیکھ کر ان کے پیچھے چلنے والے ہوں۔

پس جب اس عمارت میں آپ کے دفاتر قائم ہوئے ہیں یہاں جب آپ planing کریں گے۔ یہاں جب آپ میٹنگ کریں گے۔ یہاں جب آپ منصوبہ بندی کریں گے تو ہمیشہ یہ یاد رکھیں اور یہاں آنے والی ہر ممبر کو یاد رکھنا چاہئے اور ہر آنے والے ممبر کو یاد رکھنا چاہئے کہ اُس نے اپنے اظہار سے اپنے ہر عمل سے اس بات کا اظہار کرنا ہے کہ جماعت احمدیہ کے گھروں میں بھی امن اور سکون ہے اور جماعت کے ماحول میں اور باہر بھی امن اور سکون ہے۔ اور ہم حقیقی اسلامی تعلیم پر عمل کرنے والے ہیں۔

پھر جب بھی ایک نئی عمارت خریدی جاتی ہے اللہ تعالیٰ کے ہم شکر گزار ہوتے ہیں۔ وہاں اللہ تعالیٰ کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہام کے اظہار کو دیکھتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو الہام فرمایا تھا کہ وَسِّعْ مَکَانَکَ کہ اپنے مکانوں کو وسیع کرو۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعتی ضروریات بڑھتی جا رہی ہیں۔ کہاں وہ قادیان تھا۔ کہاں جرمنی اور دنیا کے دوسرے ممالک ہیں جہاں ہر روز ایک نیا رخ مکانیت کی وسعت کا ہمیں نظر آتا ہے۔

پس اس بات کو بھی یاد رکھیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو یہ فرمایا کہ وَسِّعْ مَکَانَکَ تو اس وقت کوئی وسائل نہیں تھے۔ لیکن یہ صرف ارشاد نہیں تھا یہ صرف حکم نہیں تھا بلکہ ایک پیشگوئی بھی تھی کہ تمہیں اس حالت میں کہ جبکہ تمہارے پاس کچھ بھی نہیں ہے اور وہ حالت یہ تھی کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ مجھے الہام ہوا وَسِّعْ مَکَانَکَ اور میرے پاس مکانیت کی

Zaid Auto Repair
زید آٹو ریپئر
Mob. 9041492415 - 9779993615
Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian
طالب دعا: صالح محمد زید مع فیملی و افراد خاندان

وسعت کے لئے کوئی رقم نہیں۔ پانچ روپے دے کر ایک شخص کو بھیجا کہ بٹالہ جاؤ کچھ لکڑی، پچھیاں اور کانے لے آؤ تا کہ اللہ تعالیٰ کے الہام کو پورا کرنے کیلئے ایک چھپر ڈال دیں۔

آج اس چھپر کا دنیا کے 206 ممالک میں پھیلاؤ ہو چکا ہے۔ اور وہ چھپر چھپر نہیں رہا بلکہ کنکریٹ کی مضبوط عمارتیں بن چکی ہیں۔ پس یہ اللہ تعالیٰ کا صرف ایک حکم نہیں تھا بلکہ ایک پیشگوئی تھی جو ہر نئی عمارت میں ہم پورا ہوتے ہوئے دیکھتے ہیں۔ پس اس لحاظ سے بھی ہمیں شکر گزار ہونا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ جماعت کو جس طرح افراد میں وسعت عطا فرما رہا ہے اسی طرح اپنے وعدوں کے مطابق مکانیت میں وسعت عطا فرما رہا ہے۔ لیکن یہ بھی یاد رکھیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کا ایک مقصد روحانیت میں ترقی بھی تھا۔ اس میں بھی ہر لجنہ ممبر کو ہر ناصر کو ہر خادم کو ہر فرد جماعت کو وسعت پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ اپنی روحانیت کو بڑھانے کی ضرورت ہے اپنے تعلق کو اللہ تعالیٰ سے پہلے سے زیادہ بڑھانے کی ضرورت ہے۔ تب ہی ہم حقیقی رنگ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کو پورا کرنے والے ہوں گے۔ اور جہاں تک انصار اللہ کا سوال ہے تبھی وہ اس بات کے حق دار ہوں گے کہ کہہ سکیں ہم انصار اللہ ہیں۔ اور تب ہی لجنہ اماء اللہ یہ کہنے کی حق دار ہو گی کہ ہم لجنہ اماء اللہ ہیں، اللہ تعالیٰ کی لونڈیاں ہیں۔ اس کے احکامات پر عمل کرنے والی ہیں اور اس کے پیغام کو دنیا میں پہنچانے والی ہیں۔

اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے کہ جو اعلیٰ مقاصد جماعت کے سامنے ہیں ان کو ہم ہر رنگ میں ہمیشہ پھیلاتے چلے جائیں اور جو اللہ تعالیٰ ہمیں انعامات سے نواز رہا ہے ان کا صحیح حق ادا کرتے ہوئے شکر گزار بنتے چلے جائیں۔ اب دعا کر لیں۔

خطاب کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تقریب عشائیہ میں شرکت فرمائی اور اس تقریب میں شامل ہونے والے تمام احباب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی معیت میں کھانا کھانے کی سعادت پائی۔

تقریب آمین

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز واپس بیت السبوح تشریف لے آئے۔ جہاں پروگرام کے مطابق تقریب آمین کا انعقاد ہوا۔

درج ذیل پچیس لڑکوں اور لڑکیوں سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے قرآن کریم کی ایک ایک آیت سنی اور آخر پر دعا کروائی۔

آمین کی تقریب میں حصہ لینے والے خوش نصیب بچوں کے نام یہ ہیں:

عزیزم روشان احمد کاہلوں، محمد انصر اشرف، عزیزم طاہر اسلم کاہلوں، فائز احمد اعوان، شائستہ غوری، راجہ حسّان، راجہ رُشان، مصوّر رشید، ولید محمود میر، سفیر صادق جنجوعہ۔

عزیزہ ملیحہ اظہر، عزیزہ ملیحہ احمد، عزیزہ دانیہ احمد، ملیحہ زینب محمود، عزیزہ فیضہ جمشید، عزیزہ عافیہ احمد، عزیزہ زبدہ چوہدری، عزیزہ ساول احمد، عزیزہ جاذبہ اعجاز، عزیزہ فوزیہ احمد، عزیزہ وردہ یوسف، عزیزہ عریشہ نصرت، عزیزہ مناہل رحمان، عزیزم نمل گل، عزیزہ رابعہ لقمان کاہلوں۔

تقریب آمین کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

اخبارات میں مسجد منصور کی افتتاح کی خبریں

’’مسجد منصور‘‘ آخن کے افتتاح کے بارہ میں آج آخن شہر کے دو اخبارات نے اپنی 26 / مئی 2015 کی اشاعت میں خبر شائع کی۔ اسی طرح پروٹسٹنٹ چرچ نے اپنی ویب سائٹ پر مسجد کے افتتاح کی خبر دی۔ خبروں کی تفصیل درج ذیل ہے۔

(اخبار Aachener Zeitung نے اپنی 26 / مئی 2015ء کی اشاعت میں ’’مسجد منصور‘‘ کے حوالہ سے افتتاح کی خبر دیتے ہوئے لکھا)

ایک معزز مہمان اور ایک عظیم الشان امن کا پیغام

خلیفہ مرزا مسرور احمد نے جولنڈن سے تشریف لائے Feldstrasse کے مقام پر مسجد منصور کا افتتاح کیا۔

ایک دم سے لوگ اِدھر اُدھر ہوئے اور سب ایک طرف کو لوٹے۔ اپنی گردنوں کو بل دیتے ہوئے سب حاضرین ایک جھلک دیکھنے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں۔ ایک camera team تمام واقعات film کر رہی ہے۔ ایک ہیلی کاپٹر ڈرون تصاویر کیلئے ہوا میں اڑ رہا ہے۔ ایک طرف کھڑے ہوئے بچے، معزز مہمان کی آمد کے موقع پر خیر مقدمی گیت گا رہے ہیں۔

مرزا مسرور احمد جولنڈن سے آئے ہیں، وہ دنیا بھر کے احمدیوں کے خلیفہ ہیں جن کی تعداد 10 ملین سے بھی زیادہ ہے۔ یہ احمدیہ مسلم جماعت ایک ایسا اسلامی فرقہ ہے جو انیسویں صدی کی آخر پر قائم ہوا ہے۔ Aachen کے احمدیوں کے ساتھ جن کی تعداد 200 تک ہے، خلیفۃ المسیح نے نئی مسجد منصور کا افتتاح کیا جو Feldstrasse کے مقام پر واقع ہے۔ اس کی تعمیر کی رقم مقامی احمدیوں کے چندوں سے ممکن ہوئی، ان احمدیوں کی تعداد جرمنی بھر میں پچاس ہزار کے قریب ہے۔

ناظرین کی نظر فوراً 14 میٹر بلند مینار اور اس کے ساتھ کے 5 میٹر بڑے گنبد پر پڑتی ہے۔ عبادت گاہ کا کل پلاٹ 150 مربع میٹر ہے اور مسجد میں 200 افراد کو نماز پڑھنے کی جگہ مہیا کی گئی۔ تقریباً تین سال قبل 2012ء میں اسکا سنگ بنیاد رکھا گیا اور آج کے دن اس کا افتتاح ہو رہا ہے۔

خلیفۃ المسیح نے حاضرین کو آپس میں اچھا سلوک کرنے کو کہا۔ فرمایا: اللہ تعالیٰ کوئی ظالم بادشاہ نہیں بلکہ وہ تو انسانوں سے پیار اور رحمانیت کا سلوک فرماتا ہے۔ کئی سو لوگوں نے خلیفۃ المسیح کا خطاب، ایک عارضی طور پر لگائے گئے ٹینٹ میں بیٹھ کر سنا، جن میں شہر کے سیاستدان بھی شامل تھے۔

(اخبار Aachener Nachrichten نے بھی اپنی 26 / مئی 2015 کی اشاعت میں مسجد منصور Aachen کے افتتاح کے حوالہ سے درج ذیل خبر شائع کی)

اسلام کا دوستانہ چہرہ

مسجد منصور کا Feldstrasse کے مقام پر افتتاح ہوا۔ اس کے افتتاح کے لئے جماعت احمدیہ عالمگیر کے خلیفہ خود لنڈن سے تشریف لائے۔ مذاہب کے مابین کی ہم آہنگی کو انہوں نے ضروری قرار دیا۔

ایک خوشی، فضا میں محسوس ہو رہی ہے۔ Feldstrasse کے علاقہ میں مسجد منصور کا افتتاح ہے۔ افتتاح کیلئے جماعت احمدیہ عالمگیر کے خلیفہ تشریف لا رہے ہیں۔ خلیفۃ المسیح جو کہ لنڈن میں رہائش پذیر ہیں دوسری بار Aachen تشریف لا رہے ہیں۔ پہلی بار سنگِ بنیاد کے موقع پر تھا۔

2003ء سے وہ دنیا بھر میں کئی سو ملین مسلمانوں کے روحانی سربراہ ہیں۔ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پانچویں خلیفہ ہیں۔ خلیفہ کا انتخاب جمہوری طور پر جماعت کی ایک الیکشن کمیٹی سے ہوتا ہے۔ یہ پھر زندگی بھر تک کا ہوتا ہے۔

230 احمدی اس علاقہ میں آباد ہیں۔ مسجد کے اردگرد کافی جگہ موجود ہے۔ اس کے علاوہ ایک multi functional room ہے جس میں مختلف پروگرامز اور گیمز کی جا سکتی ہیں......

اس وقت اس علاقہ کی جماعت میں عورتوں کی تعداد مردوں کی بنسبت زیادہ ہے۔ ان کا ایک اپنا نماز پڑھنے کا کمرہ ہے۔ خواتین گیارہ سال تک کی عمر کے بچوں کو ساتھ لے جاتی ہیں۔ ایک sliding door سے مردوں کی نماز پڑھنے کی جگہ کو الگ کیا ہوا ہے...... دیوار پر نمایاں طور پر ’’اللہ ایک ہے‘‘ لکھا ہوا ہے۔

200 سے زائد افراد خلیفہ وقت کا خوشی سے انتظار کر رہے ہیں۔ ان میں مختلف لوگ ہیں اور ساتھ مئیر Marcel Phillip صاحب بھی موجود ہیں۔ بچیوں کا ایک گروپ بھی موجود ہے۔ Aachen شہر کے گھوڑ سوار بھی موجود ہیں جو معزز مہمان کا استقبال کریں گے۔

ایک بڑی گاڑی سامنے رکتی ہے۔ مصافحہ ہو رہا ہے اور پھول دئے جا رہے ہیں۔ بچوں کا گروپ خیر مقدمی گیت گا رہا ہے اور بہت سے cameras کی flashes چمک رہی ہیں۔ خلیفۃ المسیح نے مسجد کی دیوار میں نصب تختی سے پردہ ہٹایا اور پھر ٹینٹ میں تشریف لے گئے افتتاح کی تقریب منعقد ہوئی۔

سال 2012ء میں تعمیراتی کام کا آغاز ہوا۔ modern انداز سے عمارت تیار کی گئی۔ کل جگہ 2600 مربع میٹر کی ہے، عبادت کی جگہ ایک جو پچاس مربع میٹر پر مشتمل ہے جس میں دو سو نمازیوں کیلئے جگہ ہے۔ ایک پانچ میٹر بلند گنبد بھی ہے اور 14 میٹر بلند مینار ہے۔

دیواروں کو مشرقی design سے خوبصورت کیا ہوا ہے۔ اور ایک اہم بات یہ تھی کہ پارکنگ کیلئے کافی جگہ موجود ہے۔ مسجد کی کھڑکیوں پر اللہ تعالیٰ کے ننانوے ناموں میں سے کچھ نام لکھے ہوئے ہیں بعض جرمن میں بھی ہیں۔

احمدیہ جماعت وہ ایک واحد مسلمان جماعت ہے جو ایک خلیفہ کے ہاتھ پر جمع ہے۔ مذاہب کے مابین کی ہم آہنگی کو خلیفہ صاحب نے ضروری قرار دیا۔

(اخبار Aachener Nachrichten اور اخبار Aachener Zeitung یہ دونوں روزانہ شائع ہونے والے اخبار ہیں اور دونوں کی 113,495 کی تعداد میں سرکولیشن۔)

پروٹسٹنٹ چرچ نے آخن کے متعلق اپنی ویب سائٹ پر خبر دیتے ہوئے لکھا ہے کہ ہفتہ: شام کو

کلام الامام

’’جب خدا تعالیٰ سے تعلق شدید ہو تو پھر شجاعت بھی آجاتی ہے اس لئے مومن کبھی بُزدل نہیں ہوتا۔‘‘ (ملفوظات جلد 4 صفحہ 317)

طالب دعا: ایڈوکیٹ آفتاب احمد تیماپوری مرحوم مع فیملی، حیدر آباد

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

آخن میں مسجد منصور کے افتتاح کے موقع پر مرزا مسرور احمد نے اپنے پیروکاروں سے کہا کہ وہ تمام انسانوں کی خدمت کریں۔ مذہبی رہنما، جنہیں ان کے پیروکار خلیفہ اور موعود مسیح کا جانشین کہتے ہیں، نے کہا کہ اسلام تمام ایمان لانے والوں سے اس بات کا مطالبہ کرتا ہے۔ خلیفہ صاحب نے کہا: ''خدا کوئی جابر بادشاہ نہیں بلکہ وہ انسانوں کو محبت اور رحم دینا چاہتا ہے'' اور ساتھ اپنے آپ کو انتہا پسند مسلمانوں سے الگ کیا۔ آخن کے لارڈ میئر نے اسے ایک ''خوش کن دن'' قرار دیا۔ اس کے بعد مسجد کے متعلق معلومات لکھی ہیں اور کہا ہے کہ جرمنی کے امیر نے کہا کہ مسجد ایک بڑے دو خاندانوں کے گھر جتنی ہے۔

صوبائی ریڈیو WDR نے بھی خبر نشر کی۔

☆......☆......☆

27 مئی بروز بدھ 2015ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح ساڑھے چار بجے تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لندن مرکز، ربوہ، قادیان اور دنیا بھر کے مختلف ممالک کی جماعتوں کی طرف سے موصول ہونے والی ڈاک خطوط اور رپورٹ ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا، اس ڈاک کے علاوہ جرمنی کے افراد جماعت کی طرف سے بھی روزانہ سیکڑوں کی تعداد میں خطوط موصول ہو رہے ہیں جنہیں حضور انور ملاحظہ فرماتے ہیں اور ہدایات سے نوازتے ہیں۔

فیملی ملاقات

پروگرام کے مطابق ساڑھے گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

آج صبح کے اس سیشن میں 41 فیملیز کے 138 افراد اور 30 احباب نے انفرادی طور پر شرف ملاقات پایا۔ اس طرح مجموعی طور پر 168 افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی۔

ان سبھی فیملیز اور احباب نے حضور انور کے ساتھ تصاویر بنوانے کا بھی شرف پایا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

آج اپنے پیارے آقا سے ملاقات کرنے والی یہ فیملیز جرمنی کی مختلف 45 جماعتوں سے آئی تھیں۔ جن میں سے بعض فیملیز اور احباب بڑے لمبے سفر طے کر کے پہنچے تھے۔ کاسل (KASSEL) سے آنے والے 200 کلومیٹر، OSNABRUCK سے آنے والے 330 کلومیٹر، میونخ (MUNCHEN) سے آنے والے 395 کلومیٹر، HANNOVER سے آنے والے 350 کلومیٹر اور برلن (BERLIN) سے آنے والے 550 کلومیٹر کا لمبا سفر طے کر کے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کیلئے پہنچے تھے اور جو چند گھڑیاں انہوں نے اپنے آقا کے قرب میں گزاریں وہ انکی ساری زندگی کا سرمایہ اور ان کیلئے اور ان کے بچوں کیلئے یادگار لمحات تھے۔ اللہ تعالیٰ یہ سعادت ان کیلئے اور ان کے بچوں کیلئے مبارک فرمائے۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام سوا ایک بجے تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مکرم عابد وحید خان صاحب ''انچارج پریس اینڈ میڈیا آفس'' اور ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن اور ایڈیشنل وکیل المال لندن کو باری باری طلب فرمایا اور مختلف امور کے حوالہ سے ہدایات دیں۔ بعد ازاں اڑھائی بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

HANAU شہر میں
مسجد بیت الواحد کا افتتاح

آج پروگرام کے مطابق HANAU شہر میں ''مسجد بیت الواحد'' کے افتتاح کی تقریب تھی۔

سوا پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سفر پر روانگی کیلئے اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے اور دعا کروائی اور قافلہ بیت السبوح سے HANAU شہر کیلئے روانہ ہوا۔ فرنکفرٹ سے HANAU شہر کا فاصلہ 35 کلومیٹر ہے۔ 45 منٹ کے سفر کے بعد چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ''مسجد بیت الواحد'' HANAU میں تشریف آوری ہوئی۔

مقامی جماعت کے افراد مرد و خواتین، جوان بوڑھے، بچے بچیاں صبح سے ہی اپنے پیارے آقا کی بابرکت آمد پر تیاریوں میں مصروف تھے ان کیلئے آج کا دن کسی عید سے کم نہ تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مبارک قدم ان کی سرزمین پر پہلی دفعہ پڑ رہے تھے ہر کوئی بے حد خوش تھا اور اپنے پیارے آقا کی آمد کا منتظر تھا۔

جونہی حضور انور کی گاڑی بیرونی گیٹ سے مسجد کے احاطہ میں داخل ہوئی تو احباب جماعت نے بڑے پُرجوش، والہانہ انداز میں نعرے بلند کئے اور بچوں اور بچیوں کے گروپس نے اپنے ہاتھوں میں لئے ہوئے لوائے احمدیت اور جرمنی کا قومی پرچم لہراتے ہوئے دعائیہ نظمیں اور خیر مقدمی گیت پیش کئے۔ ہر چھوٹا بڑا اپنے ہاتھ بلند کر کے اپنے پیارے آقا کو خوش آمدید کہہ رہا تھا۔ خواتین اپنے پیارے آقا کے دیدار اور شرف زیارت سے فیضیاب ہو رہی تھیں۔

صدر جماعت HANAU مکرم مبارک احمد چٹھہ صاحب، لوکل امیر مکرم احسان الحق صاحب اور مبلغ سلسلہ مکرم ارباب احمد صاحب نے حضور انور کو خوش آمدید کہتے ہوئے مصافحہ کی سعادت حاصل کی۔

اس موقع پر HANAU شہر کے CLAUS KAMINSKY صاحب اور نیشنل ممبران پارلیمنٹ FRAU MULLER صاحب، FRAU SCHULZ ASCHE صاحبہ، CHRISTINE BUCHHOLZ صاحبہ بھی اس تقریب میں شرکت کیلئے آئے ہوئے تھے۔ ان سبھی احباب نے بھی حضور انور کا استقبال کرتے ہوئے حضور انور کو خوش آمدید کہا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد کی بیرونی دیوار میں نصب تختی کی نقاب کشائی فرمائی اور دعا کروائی۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد کے اندرونی حصہ میں تشریف لے گئے اور نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائی، جس کے ساتھ اس مسجد کا افتتاح عمل میں آیا۔

نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد، اس سے ملحقہ ہالز اور دیگر دفاتر وغیرہ کا معائنہ فرمایا۔ مردانہ ہال کے علاوہ خواتین کیلئے علیحدہ ہال ہے اور اس کے علاوہ ایک ملٹی پرپز ہال ہے ان تینوں ہالوں میں مجموعی طور پر قریباً ایک ہزار افراد کے لگ بھگ نماز ادا کر سکتے ہیں۔ اسکے علاوہ یہاں صدر جماعت اور خدام، انصار کے دفاتر کے علاوہ ایک جماعتی کچن اور لائبریری بھی بنائی گئی ہے۔ لجنہ کیلئے ان کے علیحدہ تین دفاتر ہیں۔

قبل ازیں یہ جگہ ایک سپر مارکیٹ تھی۔ جسے بہت سی تبدیلیوں کے ساتھ مسجد کی صورت میں تبدیل کیا گیا ہے۔

معائنہ کے دوران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لجنہ ہال میں بھی تشریف لے گئے جہاں خواتین نے شرف زیارت پایا اور بچیوں نے گروپس کی صورت میں دعائیہ نظمیں اور ترانے پیش کئے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد کے بیرونی احاطہ میں بادام کا پودا لگایا۔ اسی طرح HANAU شہر کے میئر CLAUS KAMINSKY صاحب نے بھی بادام کا ایک پودا لگایا۔

اس کے بعد پروگرام کے مطابق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد کے بیرونی احاطہ میں نصب مارکی کے اندر تشریف لے آئے۔ جہاں ''مسجد بیت الواحد'' کے افتتاح کے حوالہ سے تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزم کاشف احمد جنجوعہ طالب علم درجہ رابعہ جامعہ احمدیہ جرمنی نے پیش کی اور بعد ازاں اسکا جرمن زبان میں ترجمہ عزیزم مصدق احمد جنجوعہ نے پیش کیا۔

اس کے بعد مکرم امیر صاحب جرمنی نے اپنا تعارفی ایڈریس پیش کرتے ہوئے بتایا۔

HANAU شہر دو سو سال قبل دو مختلف علاقوں میں تقسیم تھا۔ 1903 میں اس کو شہر کا درجہ دیا گیا۔ اس کے ایک حصہ میں ہالینڈ سے آکر لوگ آباد ہوئے۔ اس شہر کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ یہاں بہت سے علمی ادبی لوگ آباد ہوئے۔ نپولین بھی کچھ عرصہ یہاں رہا۔

دوسری جنگ عظیم میں یہ شہر مکمل طور پر تباہ ہوا اور اس شہر کی آبادی صرف دس ہزار باقی رہ گئی۔ اب شہر کی آبادی 90 ہزار ہے اور شہر بڑھ رہا ہے۔ ہماری مسجد اس شہر کی ترقی کا ایک حصہ ہے۔

اس شہر میں جماعت سال 2001 سے موجود ہے اور 370 افراد پر مشتمل ہے۔ یہاں جماعت نئے سال کے آغاز پر صفائی، charity walk، benefit game، یونیورسٹیز میں لیکچر، شجر کاری اور دیگر مختلف پروگرام کرتی ہے۔

مسجد کے حوالہ سے امیر صاحب جرمنی نے بتایا کہ قبل ازیں یہاں اس جگہ پر ایک ALDI MARKET ہوتی تھی۔ نئے طور پر مسجد کی تعمیر کے حوالہ سے بہت محنت سے کام کرنا پڑا ہے۔

اس قطعہ زمین کا رقبہ قریباً 6000 مربع میٹر ہے، اس تمام قطعہ زمین اور عمارت کی خرید اور پھر اس پر عمارت میں تبدیلی اور نئی تعمیرات پر مجموعی خرچ 1.1 ملین یورو ہوا ہے۔ اس مسجد کے دو بلند مینار ہیں اور ان کی اونچائی 12 میٹر ہے۔ مسجد کے بیرونی احاطہ میں 104 گاڑیوں کے لئے پختہ پارکنگ موجود ہے۔ یہ جگہ 13 ستمبر 2012 کو خریدی گئی اور 22 اپریل 2014 کو یہاں تعمیرات کا کام شروع ہوا اور آج اسکا افتتاح ہو رہا ہے۔ امیر صاحب جرمنی ایڈریس کے بعد HANAU شہر کے لارڈ میئر CLAUS KAMINSKY صاحب نے اپنا ایڈریس پیش کیا۔

موصوف نے کہا عزت مآب خلیفۃ المسیح! مجھے آج بہت خوشی ہے کہ احمدیہ جماعت HANAU شہر کی مسجد کا افتتاح ہو رہا ہے اور میں اس موقع پر موجود ہوں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم وعلی عبدہ المسیح الموعود
وَسِّعْ مَكَانَكَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام
Courtesy: Alladin Builders
e-mail: khalid@alladinbuilders.com

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :
''ہر ایک امت اس وقت تک قائم رہتی ہے جب تک اس میں توجہ الی اللہ قائم رہتی ہے۔'' (ملفوظات جلد 4 صفحہ 292)
طالب دعا: امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

موصوف میئر نے کہا کہ شروع سے ہی انہوں نے اور انتظامیہ نے مسجد کی تعمیر کے حوالہ سے ہمسایوں کو اور اردگرد کی فرموں کو اطمینان اور سکون دلوایا اور ان کے تحفظات کو دور کیا اور ان کے تحفظات دور کرنے میں اس وجہ سے بھی آسانی رہی کیونکہ جماعت احمدیہ نہایت ہی رواداری اور پیار سے پیش آنے والی جماعت ہے۔

میئر صاحب نے کہا کہ multifunctional hall کی دیوار پر انہیں جماعت کا یہ ماٹو پڑھنے کو ملا کہ ''محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں''۔ یہ بہت ہی پیارا ماٹو ہے اور یہ بات بہت عمدہ ہے کہ اس ہال میں لگایا گیا ہے جہاں بین المذاہب میٹنگز ہوں گی۔

میئر صاحب نے بتایا کہ پوری دنیا قریب ہورہی ہے اور باہم اکٹھی ہو رہی ہے اور HANAU شہر میں 127 مختلف قوموں کے لوگ آباد ہیں اور بیس مختلف مذاہب کے لوگ آباد ہیں۔

جماعت احمدیہ کو جو یہاں سٹیٹس دیا گیا ہے اور جماعت اپنے حقوق میں چرچز کے برابر ہے یہ اسبات کا ثبوت ہے کہ جماعت احمدیہ اعلیٰ اقدار کی پاسداری کرتی ہے۔

میئر صاحب نے کہا اس مسجد میں ایک دوسرے سے رواداری اور ایک دوسرے کے احترام کا معاشرہ پیدا ہوگا۔ یہ گھر سب کیلئے کھلا ہے مجھے خوشی ہے کہ خلیفۃ المسیح کی موجودگی میں اس مسجد کا افتتاح ہوا ہے۔

بعد ازاں صوبہ HESSEN کے ضلعی کمشنر ERIC PIPA صاحب جو ممبر پارلیمنٹ بھی ہیں نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا۔ مجھے اسبات کی بہت خوشی ہے کہ آج اس افتتاح کے موقع پر موجود ہوں، آج کے دن ہم سب اس جگہ اس خاص مقصد کیلئے اکٹھے ہوئے ہیں۔ یہ اس بات کی نشانی ہے کہ ہم کھل کر اس تقریب کو منا رہے ہیں۔ جماعت کا یہاں مسجد بنانا، اس بات کے اظہار کیلئے، بالکل درست راہ ہے کہ آپ اس جگہ امن کے ساتھ مل جل کر رہنا چاہتے ہیں۔ اسی طرح آپس میں اتفاق پیدا کیا جاسکتا ہے۔

ہمیں اسبات سے خوشی ہے کہ جماعت احمدیہ معاشرہ میں امن پیدا کرنے کی کوشش کرتی ہے۔ اسی طرح یہ جماعت integration میں پیش پیش ہے۔ ان کا ماٹو ''امن سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں'' اس بات کا واضح ثبوت ہے۔ اس کے علاوہ جماعت احمدیہ یہاں اپنا خطبہ جمعہ جرمن زبان میں بھی ضرور دیتی ہے جو خوش آئند بات ہے۔

جرمنی میں 4.1 ملین مسلمان آباد ہیں اور ان کی 210 مساجد یہاں موجود ہیں۔ 153 مختلف قوموں کے لوگ ہمارے ضلع MAIN KINZIG-KREIS میں آباد ہیں۔ اور سب باہم مل کر امن اور محبت سے رہتے ہیں۔

بعد ازاں ممبر نیشنل پارلیمنٹ جرمنی FRAU MULLER صاحبہ نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا۔

عزت مآب خلیفۃ المسیح! آج مجھے اس بات سے بہت خوشی ہے کہ میں احمدیہ مسلم جماعت کی مسجد کے افتتاح کی تقریب میں شامل ہوں۔ یہ خدا تعالیٰ کا گھر شہر میں ایک اضافہ ہے۔ مسجد کی تعمیر اس بات کو ثابت کرتی ہے کہ ہم امن اور رواداری کے ساتھ مل جل کر رہ سکتے ہیں۔

آپ کا ماٹو جو ملٹی فنکشنل ہال میں دیوار پر آویزاں ہے کہ محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں یہ اس بات کا اظہار کرتا ہے کہ جماعت احمدیہ ہماری طرف امن اور محبت کا ہاتھ بڑھا رہی ہے۔ موصوفہ نے کہا کہ مذہب اسلام جرمنی میں تعداد کے لحاظ سے تیسرے نمبر پر ہے۔ ہمارے لئے ایک ساتھ رہنا کافی نہیں بلکہ ہم مل جل کر رہنا چاہتے ہیں۔

مسجد کی تعمیر بتاتی ہے کہ یہ احمدیوں کا وطن ہے۔ احمدی ایک دوسرے کے احترام واکرام پر زور دیتے ہیں۔ جماعت احمدیہ ایک منظم جماعت ہے اور اسلام کی تعلیم کو ہر زمانے کے لحاظ سے خوبصورت انداز میں پیش کرتی ہے اور آج صوبہ HESSEN میں مسلمان تنظیموں میں سے احمدیوں کو ہی یہ حق حاصل ہے کہ وہ سکولوں میں اسلام کی تعلیم دے سکیں۔

اس کے بعد ممبر نیشنل پارلیمنٹ جرمنی FRAU SCHULZ ASCHE نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا کہ آج مجھے بہت خوشی ہے کہ میں مسجد کے افتتاح کے موقع پر شامل ہوں رہی ہوں اور مختصر بات کر رہی ہوں۔ اس سے قبل FLOERSHEIM شہر کی مسجد کے افتتاح کے موقع پر بھی موجود تھی۔

موصوفہ نے کہا جب اسلام کی تعلیم کے بارہ میں خدشات پائے جاتے ہیں تو پھر یہ ضروری ہے کہ ہم سب مل کر امن کا پیغام دیں اور آج یہاں احمدیہ مسجد کی تعمیر بتاتی ہے کہ ہم سب مل جل کر امن اور محبت اور بھائی چارہ کے ساتھ رہنا چاہتے ہیں اور یہ مسجد اسبات کا بھی واضح اظہار ہے کہ یہ احمدیوں کا وطن ہے۔

موصوفہ نے اس بات کا بھی اظہار کیا کہ احمدیہ مسلم جماعت بالکل وقت کے مطابق اسلام کی تعلیم پیش کرتی ہے اور مرد اور عورتوں کے حقوق، فرائض اور مساوات پر زور دیتی ہے۔ موصوفہ نے اپنے ایڈریس میں کہا کہ احمدیہ جماعت اب تو ہمارے لئے indispensable ہوگئی ہے جس کی ایک وجہ جرمن سکولوں کیلئے اسلام کی تعلیم کا نصاب اور پھر اس کی تدریس کیلئے اساتذہ کا تیار کرنا ہے۔ جہاں سکولوں میں دوسرے بچے اسلام کی تعلیم حاصل کرتے ہیں وہاں احمدی بچے بھی اسلام کی تعلیم حاصل کرتے ہیں۔

جماعت احمدیہ اپنے مختلف پروگراموں اور رفاہ عامہ کے کاموں کے ذریعہ ترقی کر رہی ہے اور خدمت بھی کر رہی ہے۔ آخر پر میری خواہش ہے کہ یہ مسجد ہم سب کے ملنے جلنے کی جگہ ہو تاکہ ایک دوسرے کو بہتر طور پر جان سکیں۔

بعد ازاں نیشنل جرمن پارلیمنٹ کی ممبر FRAU CHRISTINE BUCHHOLZ نے اپنا ایڈریس پیش کیا۔ موصوفہ نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔

آج جماعت احمدیہ کے ممبران کیلئے بہت خوشی کا دن ہے کہ ایک چھوٹے سے کمرے میں نہیں بلکہ ایک بڑی مسجد کے اندر اپنے مذہب پر عمل کر سکیں۔

اس مسجد کی تعمیر ان لوگوں کیلئے بھی ایک متاثر کُن نشان ہے جو شدت پسند ہیں اور انسانوں کے درمیان تفرقہ اور نفرت ڈالتے ہیں۔

مساجد کا افتتاح یہ پیغام بھی دیتا ہے کہ سب کو مذہبی آزادی ہے کہ اپنے مذہب پر جس طرح چاہیں عمل کریں۔

موصوفہ نے کہا مسجد کے افتتاح کے حوالہ سے پریس میں بعض منفی باتیں بھی آئی ہیں۔ بجائے اس کے کہ ہم یہ منفی باتیں کریں، ضروری بات یہ ہے کہ ہم جماعت احمدیہ کے مثبت اقدام کا ذکر کریں۔ ان کی خدمات کا ذکر کریں۔ ان کے کاموں کا ذکر کریں کہ کس طرح یہ خدمت کر رہے ہیں اور ایک دوسرے کی مدد کر رہے ہیں۔

ہم ان چیزوں پر بات کریں جو سیاستدان بات نہیں کرتے، پاکستان میں جماعت کو مظالم کا نشانہ بنایا جارہا ہے۔ سعودی عرب میں بھی احمدیہ افراد پر ظلم ہوتے ہیں۔ ہمیں چاہئے کہ ہمارے سیاستدان ایسے معاملات میں احمدیوں کی مدد کریں۔ یہاں کیس پاس ہونے کے بعد ان کی فیمیلیز کو بلوانے میں مدد دیں۔ میں امید کرتی ہوں کہ اب ہمارے روابط مزید بڑھیں گے اور اس مسجد کی تعمیر سے ہمارا تعلق اور بھی اچھا ہوگا۔ مہمانوں کے ایڈریسز کے بعد سات بج کر پچیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطاب فرمایا۔

(باقی آئندہ)

☆......☆......☆

بقیہ : از صفحہ نمبر 2

دُور ہٹ جاتے ہیں۔ اسی لئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے جب ایک بودار چیز کھانے کے لئے لائی گئی تو آپؐ نے صحابہؓ کو فرمایا کہ تم کھا لو میں نہیں کھاتا۔ صحابہؓ نے کہا ہم بھی نہیں کھاتے۔ آپؐ نے فرمایا تم کھا لو میرے ساتھ تو فرشتے باتیں کرتے ہیں اس لئے میں نہیں کھاتا کیونکہ انہیں ایسی چیزوں سے نفرت ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ سناتے تھے کہ ایک دفعہ مَیں نے کھانا کھایا اور ہاتھ دھوئے بغیر سو گیا۔ رؤیا میں مَیں نے دیکھا کہ میرے بھائی صاحب آئے ہیں اور انہوں نے مجھے قرآن حکیم دینا چاہا لیکن جب میں ہاتھ لگانے لگا تو کہا کہ ہاتھ نہ لگانا تمہارے ہاتھ صاف نہیں ہیں۔ تو بدن کے صاف ہونے کا قلب پر بہت اثر پڑتا ہے صفائی کی حالت میں سونے والے کو ملائکہ آ کر جگا دیتے ہیں لیکن اگر صفائی میں فرق ہو تو پاس نہیں آتے۔ یہ طریق جسم کی صفائی کے متعلق ہے۔

گیارہواں طریق : یہ ہے کہ بستر پاک وصاف ہو بہت لوگ اس بات کی پرواہ نہیں کرتے مگر یاد رکھنا چاہئے کہ بستر کی پاکیزگی روحانیت سے خاص تعلق رکھتی ہے اس لئے اس کا خاص خیال رکھنا چاہئے۔

بارہواں طریق : ایسا ہے کہ عوام کو اس پر عمل کرنے کی وجہ سے نقصان پہنچ سکتا ہے۔ ہاں خاص لوگوں کے لئے نقصان دہ نہیں اور یہ کہ میاں و بیوی ایک بستر میں نہ سوئیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سوتے تھے لیکن آپؐ کی شان بہت بلند اور ارفع ہے۔ آپؐ پر اس کا کوئی اثر نہیں ہوسکتا تھا۔ مگر دوسرے لوگوں کو احتیاط کرنی چاہئے۔ بات یہ ہے کہ جسمانی شہوت کا اثر جتنا زیادہ ہو اسی قدر روحانیت کو بند کر دیتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ شریعت اسلام نے کہا ہے کہ کھاؤ پیو مگر حد سے نہ بڑھو۔ کیوں نہ بڑھو اس لئے کہ شہوانی جذبہ زیادہ بڑھ کر روحانیت کو نقصان پہنچائے گا۔ پس وہ لوگ جو اپنے نفس پر قابو رکھتے ہیں وہ اگر اکٹھے سوئیں تو کوئی حرج نہیں ہوتا مگر عام لوگوں کو اس سے پرہیز کرنا چاہئے۔ اور وہ لوگ جنہیں اپنے خیالات پر پورا پورا قابو نہ ہو ان کو اکٹھا نہیں سونا چاہئے۔

تیرہواں طریق: ایسا اعلیٰ ہے کہ جو نہ صرف تہجد کے لئے اٹھنے میں بہت بڑا ممد اور معاون ہے بلکہ اس پر عمل کرنے سے انسان بدیوں اور برائیوں سے بھی بچ جاتا ہے اور وہ یہ ہے کہ سونے سے پہلے دیکھنا چاہئے کہ ہمارے دل میں کسی کے متعلق کینہ یا بغض تو نہیں ہے اگر ہو تو اس کو دل سے نکال دینا چاہئے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ روح کے پاک ہونے کی وجہ سے تہجد کے لئے اٹھنے کی توفیق مل جائے گی۔''

(انوار العلوم، جلد ۳ صفحہ ۵۱۳)

(منصور احمد مسرور)

ارشاد حضرت امیر المومنین

''اس وقت جس کامیابی کے حصول کے لئے ہمیں کوشش کرنی چاہئے وہ ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کے مقصد کو پورا کرنا اور آپ کی بعثت کا مقصد بندے کو خدا تعالیٰ کے قریب کرنا اور اس سے زندہ تعلق پیدا کروانا ہے۔ اسی طرح مخلوق کے جو ایک دوسرے پر حق ہیں اُن کی ادائیگی کی طرف توجہ دلانا اور اُن کی ادائیگی کرنا ہے۔''

(بیان فرمودہ خطبہ جمعہ حضرت امیر المومنین مورخہ 8 رنومبر 2013)

طالبِ دُعا: سید عبید السلام صاحب مرحوم اینڈ سنز مع فیملی سونگڑہ اُڈیشہ

کسی ماں نے وہ بچہ نہیں جنا جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خدائی مشن کو روک سکے

ایک پنجاب (پاکستان) کی حکومت تو کیا تمام دنیا کی حکومتوں کی روکوں سے بھی یہ کام نہیں رک سکتا کیونکہ یہ انسانی کوششوں سے کئے جانیوالے کام نہیں یہ خدا تعالیٰ کے کام ہیں

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 15 رمئی 2015 بطرز سوال و جواب بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ بھارت 2015

سوال پاکستان کی پنجاب حکومت نے جماعت احمدیہ کے جرائد و کتب پر جو پابندی لگائی تھی اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جماعت کو کس طرح تسلّی دی اور مخالفین کو کیا پیغام دیا؟

جواب حضور پُرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

’’ہمیں یہ یاد رکھنا چاہئے کہ یہ باتیں کوئی نئی چیز نہیں ہیں۔ جماعت احمدیہ کی تاریخ میں ان نام نہاد علما کے کہنے پر اسی طرح کی حرکتیں پہلے بھی ہوتی رہی ہیں اور ہوتی رہتی ہیں۔ اور ابتدا سے ہی جب سے کہ جماعت احمدیہ قائم ہے اس قسم کی حرکتیں یہ لوگ کرتے چلے آ رہے ہیں اور کرتے رہیں گے...... ایک پنجاب کی حکومت کی روک سے تو کیا تمام دنیا کی حکومتوں کی روکوں سے بھی یہ کام نہیں رک سکتا کیونکہ یہ انسانی کوششوں سے کئے جانے والے کام نہیں۔ یہ خدا تعالیٰ کے کام ہیں۔ اس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو علم و معرفت کے خزانوں کے ساتھ بھیجا ہے اور کامیابی کا وعدہ فرمایا ہے۔ ہمیشہ ہم نے یہی دیکھا ہے کہ بڑی بڑی روکوں اور مخالفتوں کے بعد جماعت کی ترقی زیادہ ابھر کر سامنے آئی ہے۔‘‘

سوال حکومت پنجاب کی اس اوچھی حرکت کی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے کیا وجہ بیان فرمائی؟

جواب دراصل الٰہی جماعتوں کی مخالفت کی بنا عقیدہ کے اختلاف سے زیادہ Jealousy پر ہوتی ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

’’ان علماء نام نہاد علماء اور ان کی طرف دیکھنے والی حکومتوں کو احمدیت کی ترقی دیکھ کر حسد کے اظہار کا کوئی بہانہ چاہئے۔ اس حسد میں یہ اتنے اندھے ہیں کہ ان کی عقل پر بالکل پردے پڑ جاتے ہیں۔ بظاہر پڑھے لکھے لوگ جاہلوں سے بڑھ کر اپنی حالتوں کا اظہار کر رہے ہوتے ہیں۔ کبھی انہوں نے یہ جاننے کی کوشش ہی نہیں کی کہ یہ دیکھیں کہ اسلام کی حقیقی تعلیم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اور مقام کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کس طرح بیان فرمایا ہے اور جماعت احمدیہ کے لٹریچر میں یہ سب کچھ کس خوبصورتی سے پیش کیا جاتا ہے۔‘‘

سوال انصاف پسند مسلمانوں کو جب احمدیت کی حقیقت کا پتہ لگتا ہے تو اُن کا کیا ردّعمل ہوتا ہے؟

جواب انصاف پسند مسلمانوں کو جب حقیقت کا پتہ لگتا ہے تو وہ حیرت و استعجاب کے سمندر میں ڈوب جاتے ہیں اور نام نہاد جاہل علماء پر کف افسوس ملتے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

’’انصاف پسند مسلمان جو ہیں، عربوں میں سے بھی اور دوسری قوموں میں سے بھی جب یہ لوگ دیکھتے ہیں کہ حقیقت کیا ہے، جب جماعت کا لٹریچر دیکھتے ہیں، کتب دیکھتے ہیں اور پھر پتا لگتا ہے کہ حقیقت کیا ہے تو حیران ہوتے ہیں کہ ان نام نہاد علماء نے جو اپنے آپ کو اسلام کا علمبردار سمجھتے ہیں کس طرح جھوٹ اور فریب سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خیالات کو، تعلیمات کو، آپ کی تحریرات کو توڑ مروڑ کر پیش کیا ہے اور کرتے چلے جا رہے ہیں۔ یہ دیکھ کر کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام اور اسلام کی خوبصورت تعلیم کی شان کو کس طرح بیان فرمایا ہے ہمارے ایم ٹی اے کے جو لائیو ٹی وی پروگرام ہوتے ہیں ان میں بھی اور خطوط کے ذریعہ سے بھی اکثر لوگ اس بات کا اظہار کرتے ہیں جو ابھی احمدی نہیں ہوئے کہ ہمیں اس مقام اور اس شان کا اب پتا لگا ہے۔ نہیں تو ان علماء نے تو ہمیں جہالت کے پردے میں رکھا ہوا تھا۔‘‘

سوال مخالفت کی اس گرم بازاری میں احمدیوں کا کیا ردّعمل ہونا چاہئے؟ اس تعلق میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کیا بیان فرمایا؟

جواب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

’’ہمیشہ کی طرح ان مخالفین کے یہ عمل ہمارے ایمانوں میں جلاء پیدا کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے تعلق میں بڑھنے کے لئے کھاد کا کام دینے والے ہونے چاہئیں۔ اگر ہماری حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب پڑھنے کی طرف توجہ کم تھی تو اب زیادہ توجہ پیدا ہونی چاہئے۔‘‘

سوال کیا حکومت پنجاب کی اس پابندی سے جماعت کو کوئی نقصان پہنچ سکتا ہے؟ حضور پُرنُور کا اس بارہ میں کیا ارشاد ہے؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

’’ہمیں تو جتنا دبایا جائے اتنا ہی اللہ تعالیٰ اپنے فضلوں کو بڑھاتا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اب بھی بہتر ہوگا۔ اس لئے کوئی فکر کی بات نہیں ہے۔ اس لئے زیادہ فکر اور پریشانی کی ضرورت نہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب اب تو دنیا کے اور ممالک میں بھی چھپ رہی ہیں۔ ویب سائٹ پر بھی میسر ہیں۔ آڈیو میں بھی بعض کتب میسر ہیں اور باقی بھی انشاء اللہ تعالیٰ جلدی مہیا کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ ایک زمانہ تھا جب یہ فکر تھی کہ اشاعت پر پابندی سے نقصان ہو سکتا ہے۔ اب تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ علم و معرفت کے جو خزانے ہیں یہ فضاؤں میں پھیلے ہوئے ہیں جو ایک بٹن دبانے سے ہمارے سامنے آ جاتے ہیں۔‘‘

سوال حکومت پنجاب کی اس پابندی کا جماعت کی طرف سے کس رنگ میں جواب دیا جائے گا؟ اس بارہ میں حضور پُرنُور نے کیا ارشاد فرمایا؟

جواب حضور پُرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

’’ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علم کلام اور کتب سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں۔ ایم ٹی اے پر بھی میں نے اب سوچا ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا درس پہلے سے زیادہ وقت بڑھا کر دیا جائے گا اور اس طرح پاکستان کے ایک صوبے کے قانون کی وجہ سے دنیا میں پھیلے ہوئے احمدیوں کا فائدہ ہو جائے گا۔ ہر جو روک ہوتی ہے، مخالفت ہوتی ہے ہمیں فائدہ پہنچاتی ہے۔ نئے راستوں اور ذرائع کی طرف توجہ پیدا ہوتی ہے۔ اور پھر یہ بھی ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ کہ اس سے نہ صرف اصل زبان میں کتابیں چھپیں گی یا درس ہوں گے بلکہ بہت ساری قوموں کی مقامی زبانوں میں بھی یہ مواد میسر آ جائے گا۔‘‘

سوال حضور پُرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس بصیرت افروز خطبہ کا مرکزی موضوع کیا تھا؟

جواب حضور پُرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پیارے آقا سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق و محبت پر مشتمل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے انتہائی شیریں، وجد آفریں، پُرلطف، پُرمعرفت و پُرجوش ارشادات بیان فرمائے جو آپ کے بصیرت افروز خطبہ جمعہ کا مرکزی موضوع تھا۔ آپ فرماتے ہیں:

’’ہمارے لٹریچر کے خلاف یہ جو ساری کارروائی کی گئی ہے اس سے ایک بات بہرحال واضح ہے اور یہ بڑی ابھر کر سامنے آ گئی ہے، پہلے بھی ہمیشہ آتی ہے کہ یہ لوگ جو دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں بہت بڑھے ہوئے ہیں اور اسلامی تعلیمات کے یہ بہت بڑے علمبردار ہیں اور اس وجہ سے یہ ہماری مخالفت کرتے ہیں انہوں نے انصاف کی نظر سے نہ کبھی جماعت کے لٹریچر کو پڑھا ہے، نہ پڑھنے کی کوشش کی ہے۔ ویسے تو عموماً ہماری طرف سے ان کے دعوے کی حقیقت اور ان کا اصل چہرہ ان کو دکھایا جاتا رہتا ہے لیکن میں نے سوچا ہے کہ آج بھی مَیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات کے حوالے سے جن میں ہمارے مخالفین کے خیال میں نعوذ باللہ اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام کے خلاف باتیں کی گئی ہیں، شان کے خلاف باتیں کی گئی ہیں، تعلیمات کے خلاف باتیں کی گئی ہیں، یا ان میں نفرت اور دل آزاری کا مواد ہے۔ یہ سارے مضامین تو بڑے وسیع ہیں اس میں سے چند وہ حوالے پیش کروں، جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اور مقام کے ہمیں دکھائے ہیں۔ حیرت ہوتی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کا دعویٰ کرنے والا کوئی شخص ان کو سننے اور پڑھنے سے اپنے کان اور آنکھیں بند کر سکتا ہے!؟ بہرحال ان نام نہاد علماء سے ہمیں کوئی غرض نہیں لیکن ایسے ہزاروں وہ لوگ جو ہماری باتیں ایم ٹی اے کے ذریعہ سنتے ہیں ان کے دلوں کو مزید کھولنے کے لئے اور احمدیوں کے دل و دماغ میں مزید جِلاء پیدا کرنے کے لئے، اس کا صحیح اِدراک پیدا کرنے کے لئے میں کچھ حوالے پیش کروں گا۔‘‘

سوال خطبہ جمعہ کے آخر پر حضور پُرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کن دو مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان فرمایا؟

جواب حضور پُرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

’’نماز کے بعد میں دو جنازے غائب بھی پڑھاؤں گا۔ پہلا ہے مکرم محمد موسیٰ صاحب درویش قادیان کا جو 10 رمئی 2015ء کو پچانوے سال کی عمر میں وفات پا گئے ...... دوسرا جنازہ صاحبزادی سیدہ امۃ الرفیق صاحبہ کا ہے جو حضرت سید میر محمد اسماعیل صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیٹی تھیں۔ 6 رمئی 2015ء کو 80 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔‘‘

❁...❁...❁

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian

کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
098141-63952
نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

عبادات کے بغیر ایک احمدی کی زندگی نامکمل ہے۔جس گھر میں عورتیں عبادت کے لئے اپنی راتوں کو زندہ کرنے والی ہوں گی اور اپنے مَردوں اور بچوں کو عبادت کی طرف توجہ دلانے والی ہوں گی وہ گھر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنتے چلے جائیں گے

لڑکیوں کے تبلیغی رابطے صرف لڑکیوں یا عورتوں سے ہونے چاہئیں۔تبلیغ کے بہت سے ذرائع ہیں جو آپ اپنے حالات کے مطابق اگر سنجیدگی سے سوچتے ہوئے نکالنے کی کوشش کریں تو نکل آئیں گے

ہر احمدی کے دل میں، ہر مرد اور ہر عورت کے دل میں ایک درد ہو، ایک لگن ہو کہ ہم نے اس چھوٹے سے برّاعظم کو احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی آغوش میں لانا ہے

ایک نیک اور دیندار خاتون کی یہی خواہش ہونی چاہئے کہ سب سے پہلے اُس کا خدا اس سے راضی ہو اور پھر یہ کہ اپنے خاوند کی ذمہ داریاں نبھا کر اسے خوش کرے اور پھر اپنے بچوں کی تعلیم و تربیت کی طرف توجہ دے اور ان میں اللہ تعالیٰ سے تعلق جوڑنے اور جماعت اور خلافت سے اخلاص و وفا کا رشتہ قائم رکھنے کی کوشش کرے۔جس گھر میں یہ چیز پیدا ہو جائے وہ گھر کبھی ضائع نہیں ہوتا

جلسہ سالانہ آسٹریلیا کے موقع پر 15/اپریل 2006ء کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا مستورات سے خطاب

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

پہلے میرا خیال تھا کہ عورتوں سے، لجنات سے یہاں علیحدہ جلسے پر خطاب نہیں ہوگا کیونکہ بہت تھوڑی تعداد ہے لیکن پھر امیر صاحب نے جو پروگرام لکھ کر بھیجا اس میں یہ بھی تھا کہ عورتوں سے علیحدہ خطاب بھی کیا جائے تو ان کی بات مانتے ہوئے کہ یہاں میرا پہلا دورہ ہے اور یہ صرف ایک ملک ہی نہیں بلکہ براعظم بھی ہے اس لئے چند باتیں چند منٹ کروں گا۔ لیکن حاضری کا جو میرا اندازہ تھا اللہ کے فضل سے اس سے کافی زیادہ حاضری ہے لیکن اس کو ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ بس اتنی ہوگئی ہے کہ اب بہت تسلی ہوگئی۔ ابھی بھی آپ مسجد کے ہال میں سب آ گئی ہیں۔ آپ کو تو بہت بڑی مارکی باہر لگانی چاہئے ۔اس لئے حاضری بہرحال بڑھانی پڑے گی اور اسی ضمن میں مَیں یہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ آئندہ اگر آپ کی اتنی ہی تعداد رہی تو شاید علیحدہ خطاب نہ ہو۔ اس لئے تعداد بڑھانے کی کوشش کریں اور اس کے لئے مختلف ذرائع ہیں اور تبلیغ جو ہر احمدی کا کام ہے اُس میں آپ کو بھی اپنے آپ کو involve کرنا چاہئے، شامل ہونا چاہئے۔ اس کے پروگرام بنائیں، لوگوں کو اسلام کے محاسن اور خوبیاں بتائیں، اپنی حالتوں میں عملی تبدیلیاں پیدا کریں۔ جب یہ عملی تبدیلی پیدا کریں گی تو ایک طبقہ جس سے آپ کا واسطہ ہے خود بخود آپ کی طرف کھنچا چلا آئے گا۔ انشاء اللہ۔

یہاں مَردوں کی طرح عورتوں میں بھی دو قسم کے طبقات ہیں۔ مردوں میں تو شاید ایسے طبقے کی تعداد بہت تھوڑی ہو جو باہر نہ نکلتے ہوں اور اپنے ماحول میں کسی قسم کی واقفیت نہ رکھتے ہوں یا زبان نہ جاننے کی وجہ سے اپنا مدّعا صحیح طور پر نہ بیان کر سکتے ہوں لیکن عورتوں میں جو خاص طور پر بڑی عمر کی عورتیں ہیں ان کی تعداد جو اسائلم وغیرہ کے لئے یہاں آئیں میرے خیال میں کافی زیادہ ہے۔ لیکن ایک طبقہ ایسا بھی ہے جن کو یہاں آئے ہوئے زیادہ عرصہ نہیں ہوا اور اس وجہ سے جیسا کہ مَیں نے کہا اسائلم وغیرہ کے لئے آئیں ان کو زبان کے اختلاف کی وجہ سے اپنا مدّعا دوسروں تک پہنچانے میں دِقّت ہے۔ اگر کچھ علم بھی ہے تو صحیح طرح اپنا مؤقف پیش نہیں کرسکتیں۔

بہرحال ایک تو یہاں کی ایسی عورتیں جن کا مَیں نے ذکر کیا کہ صحیح طرح اپنا مؤقف بیان نہیں کرسکتیں وہ یہاں کی بڑی بوڑھی عورتوں سے تعلق پیدا کریں، رابطے پیدا کریں، اس سے گو کچھ عرصے تک دِقّت تو ہوگی لیکن آہستہ آہستہ یہ اعتماد پیدا ہو جائے گا کہ کس طرح بات کرنی ہے۔ پھر کوئی لٹریچر دے کر یا کوئی کیسٹ دے کر، اپنے فنکشنز میں بلا کر ان سے رابطے بڑھاتی چلی جائیں۔ اور یہ دوستیاں جو ہیں پھر بڑھیں گی، پھر آگے مزید راستے بھی کھلیں گے۔ دنیا میں کئی جگہ لوگوں نے زبان نہ جاننے کے باوجود لٹریچر سے، کیسٹ سے ایسے رابطے پیدا کئے جو بعضوں کے لئے قبول احمدیت کا باعث بنے تو اس طرح سے کیسٹ سے اور لٹریچر سے، چاہے زبان نہ بھی آتی ہو، کم از کم آپ کی طرف سے احمدیت کا پیغام تو ہر جگہ پہنچ جائے گا۔

دوسرا طبقہ یہاں کا، یہاں کی پلی بڑھی بچیاں ہیں یا پڑھی لکھی عورتیں ہیں، ان کو تو زبان کی آسانی ہے۔ لجنہ کے تبلیغ کے شعبہ کو چاہئے کہ ایسی عورتوں اور بچیوں کی ٹیمیں بنائیں اور ان کو تبلیغ کے لئے استعمال کریں۔ لیکن ایک بات واضح طور پر ذہن میں رکھنی چاہئے کہ لڑکیوں کے تبلیغی رابطے صرف لڑکیوں سے ہونے چاہئیں یا عورتوں سے ہونے چاہئیں۔ بعض لوگوں کے انٹرنیٹ کے ذریعے سے تبلیغ کے رابطے ہوتے ہیں اور انٹرنیٹ کے تبلیغی رابطے بھی صرف لڑکیوں اور عورتوں سے رکھیں۔ مردوں کا جو تبلیغ کا حصہ ہے وہ مردوں کے حصے رہنے دیں کیونکہ اس میں بعض دفعہ بعض قباحتیں پیدا ہوتی ہیں۔ کہا تو یہی جا رہا ہوتا ہے کہ ہم تبلیغ کر رہے ہیں لیکن پھر عموماً دیکھنے میں آیا ہے، تجربہ میں آیا ہے کہ انٹرنیٹ کے بعض ایسے نتائج ظاہر ہوتے ہیں جو کسی طرح بھی ایک احمدی بچی اور عورت کے مناسب حال نہیں ہوتے۔ پھر جو بچیاں کالجوں اور یونیورسٹیوں میں پڑھ رہی ہیں وہ بغیر کسی جھجک کے، شرم کے یا احساس کمتری کا شکار ہوئے، اپنے بارے میں، اسلام کے بارے میں اپنی طالبات سے بات چیت کریں۔ اپنے بارے میں بتا دیں کہ ہم کون ہیں پھر اس طرح اسلام کا تعارف ہوگا۔ اگر آپ لوگوں کا رکھ رکھاؤ اور طور طریق دوسروں سے مختلف نظر آتے ہوں گے تو خود بخود آپ کی یونیورسٹیوں اور کالجوں کی جو سلجھی ہوئی طالبات ہیں وہ آپ کی طرف توجہ کریں گی اور یوں بات کا سلسلہ چل پڑے گا۔ اگر آپ کے بیگوں میں، ہر لڑکی نے بیگ اٹھایا ہوتا ہے اور کافی بڑے بڑے بیگ ہوتے ہیں، کوئی چھوٹا سا جماعتی لٹریچر ہو، چھوٹی سی کتاب ہو اور جہاں آپ فارغ ہوں گی اس کو نکال کر اپنے سامنے رکھ لیں۔ جو بعض سنجیدہ طالبات ہیں ان کے لئے یہ بات توجہ طلب ہوگی اور وہ آپ کو کتاب پڑھتے دیکھیں گی تو یہ چیز بات آگے بڑھانے والی ہوگی۔ اگر کتاب میز پر پڑی ہوگی اسے دیکھنے کی کوشش کریں گی، گو کہ یہاں کے رواج کے مطابق عموماً توجہ کم دی جاتی ہے لیکن پھر بھی جو قریبی سہیلیاں ہوں ان کی نظر تو بہرحال پڑ جاتی ہے۔ غرضیکہ تبلیغ کے بہت سے ذرائع ہیں جو اگر آپ اپنے حالات کے مطابق سنجیدگی سے سوچتے ہوئے نکالنے کی کوشش کریں تو نکل آئیں گے۔

تعداد بڑھانے کا ایک ذریعہ نسل بڑھانے سے ہے جو اللہ کے فضل سے جماعت میں چل ہی رہا ہے۔ اللہ کرے سب بچیوں کی شادیاں ہو جائیں اور ان کو نیک سلجھے ہوئے خاوند بھی مل جائیں جو احمدیت کی تعلیم پر عمل کرنے والے بھی ہوں تو دونوں مل کر جہاں پُرسکون زندگی بسر کرنے والے ہوں وہاں دین کی خدمت کے مواقع بھی ان کو ملتے رہیں اور تبلیغ کے کام کو بھی آگے بڑھانے والے ہوں اور آئندہ نسلوں میں بھی احمدیت کی جاگ لگتی چلی جائے۔ ہر احمدی کے دل میں، ہر مرد اور ہر عورت کے دل میں ایک درد ہو، ایک لگن ہو کہ ہم نے اس چھوٹے سے برّاعظم کو احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی آغوش میں لانا ہے۔ اور اگر ہماری عورتیں اور بچیاں یہ پختہ ارادہ کرلیں تو انشاء اللہ تعالیٰ تھوڑے عرصہ میں آپ دیکھیں گی کہ کامیابیاں آپ کے قدم چومیں گی۔ اور آپ لوگوں کے active ہونے کی وجہ سے یعنی عورتوں کے active ہونے کی وجہ سے آپ دیکھیں گی کہ مرد بھی میدان عمل میں اتر آئیں گے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ نے ذیلی تنظیموں اور خاص طور پر لجنہ کی تنظیم کو اس لئے جاری فرمایا تھا کہ اگر جماعت کا ایک طبقہ سُست ہے تو دوسرا طبقہ اپنے کام میں فعّال اور تیز ہو جائے اور جماعتی ترقی کے کام کبھی رکنے نہ پائیں اور جب جماعت کے تمام طبقات فعّال ہو جاتے ہیں، کام کرنے لگ

جاتے ہیں تو پھر جماعت کی ترقی کی رفتار کئی گنا زیادہ ہوجاتی ہے۔ پس اب وقت ہے کہ آپ عورتیں ایک نئے عزم کے ساتھ جماعتی خدمات میں جُت جائیں لیکن اللہ تعالیٰ کی سنّت اور حکم ہے کہ یہ سب کچھ جیسے کہ مَیں ہمیشہ کہا کرتا ہوں بغیر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے ہو نہیں سکتا۔ اس لئے اس کے فضل کو سمیٹنے کے لئے آپ کو اپنا شمار عابدات میں بھی کروانا ہوگا اور عابدات ہونے کے لئے جیسا کہ مَیں نے کل کے خطبے میں بھی کہا تھا اپنی نمازوں کی حفاظت اور ان کو سنوار کر ادا کرنے کی طرف توجہ دینی ہوگی۔ گو کہ مَیں یہاں عبادت کی بات دوسرے نمبر پر کر رہا ہوں لیکن اصل میں سب سے اوّل عبادت ہی ہے اور ہمارا تو اصل سہارا اللہ ہی ہے اور ہم نے ہمیشہ اُسی سے مدد لینی ہے۔ پس جب آپ کا شمار عابدات میں ہوجائے گا تو آپ اللہ تعالیٰ کے بے شمار فضلوں کو اپنے اوپر اترتا دیکھیں گی، آپ اللہ تعالیٰ کے بے شمار فضلوں کی وارث بنیں گی جب کہ اس کے بغیر آپ کی تمام کوششیں بے فیض ہوں گی، کسی پھل کے بغیر ہوں گی۔

پس اپنے دلوں کو ٹٹولتے ہوئے، تقویٰ پر قدم مارتے ہوئے اپنے آپ کا شمار عابدات میں کروائیں۔ ایسی عورتوں میں کروائیں جو عبادت کرنے والی عورتیں ہوں۔ کیونکہ جیسا کہ مَیں نے کہا کہ عبادات کے بغیر ایک احمدی کی زندگی نامکمل ہے۔ آپ میں سے بہت سی اپنے ملک کے نامساعد حالات کی وجہ سے، تکلیف دہ حالات کی وجہ سے، تنگی کی وجہ سے یہاں آئی ہیں اور یہ نامساعد اور تکلیف دہ حالات جیسا کہ مَیں کل خطبہ میں ذکر کر چکا ہوں آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ السلام کو ماننے کی وجہ سے پیش آئے ہیں اس لئے ہر روز جو آپ پر طلوع ہو اور ہر دن جو چڑھے آپ کے ذہن میں یہ بات بٹھاتے ہوئے طلوع ہو کہ اس ملک میں امن سے زندگی گزارنے کا اللہ تعالیٰ نے جو موقع ہمیں دیا ہے یہ اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ ہم اپنے ہر دن کا آغاز خدا کی عبادت سے کریں اور اُس کے نام سے کریں اور حقیقی طور پر عبادت گزار بن جائیں۔ اور پھر سارا دن اس کا احساس اگر آپ کے ذہنوں میں رہے تو اس سے آپ کی زندگیاں سنور جائیں گی۔

اپنے بچوں کو بھی یہ باور کروا دیں اور اُن کے ذہنوں میں بھی یہ ڈال دیں کہ آج جو تم پر اللہ تعالیٰ کے فضل ہو رہے ہیں، آج جو تم اعتماد کی زندگی گزار رہے ہو یہ سب خدا کے فضلوں کی وجہ سے ہے۔ ہماری اپنی کوشش، اپنی کاوش کا اس میں کوئی دخل نہیں ہے اور اب ان فضلوں کا تقاضا یہ ہے کہ ہم اس خدا کے سامنے جھکنے والے، اس کا شکر ادا کرنے والے بن جائیں اور اس کی عبادت کرنے والے بن جائیں اور ایک عورت ماں کے ناطے بچوں کے ساتھ زیادہ تعلق رکھنے والی ہوتی ہے، اس کا زیادہ اٹھنا بیٹھنا ہوتا ہے۔ بچپن میں بچے باپ کی نسبت ماں سے زیادہ attach ہوتے ہیں۔ تو اگر ابتدا سے ہی اپنے عمل سے اور اپنی باتوں سے بچوں کے ذہن میں یہ بات راسخ کر دیں، بٹھا دیں تو نسلاً بعد نسلٍ عبادتگزار پیدا ہوتے چلے جائیں گے اور نتیجتاً احمدیت کے پیغام کو پھیلانے والوں کی ایک کے بعد دوسری فوج تیار ہوتی چلی جائے گی۔ لیکن عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ عورتیں اچھے حالات کی وجہ سے پہلے کے گزارے ہوئے تنگی کے دنوں کو زیادہ جلدی بھول جاتی ہیں اور یہ عورت کی فطرت ہے اور اس کی ترجیحات مختلف ہوتی ہیں۔ لیکن ایک احمدی عورت کو چاہئے کہ اپنی ترجیحات کو دنیاداری کی طرف لے جانے کے بجائے اللہ تعالیٰ کے احکامات کے نیچے لائیں۔ اپنے گھروں کو عبادتوں سے ہر وقت سجائے رکھیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث کو ہمیشہ مدنظر رکھیں۔ آپؐ نے فرمایا وہ گھر جس میں خدا تعالیٰ کا ذکر ہوتا ہے اور وہ گھر جس میں خدا تعالیٰ کا ذکر نہیں ہوتا ان کی مثال زندہ اور مردہ کی طرح ہے۔

(صحیح مسلم کتاب صلاۃ المسافرین وقصرھا باب استجاب صلاۃ النافلۃ ......، حدیث 1823 دار الکتاب العربی بیروت 2008ء)

پس اپنے گھروں کو اللہ تعالیٰ کی عبادت اور ذکر الٰہی سے سجائے رکھیں تاکہ آپ کے گھروں میں زندگی کے آثار ہمیشہ نظر آتے رہیں۔ بجائے اس کے کہ آپ کے خاوند آپ کو عبادت کی طرف توجہ دلانے والے ہوں آپ اپنے خاوندوں کو نمازوں کے لئے جگانے والی اور توجہ دلانے والی ہوں۔

ایک حدیث میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر خاوند صبح اٹھے نماز کے لئے جاگے تو بیوی کو جگائے۔ اگر وہ نہ جاگے تو اس کے منہ پر پانی کے چھینٹے ڈالے۔ اور اگر بیوی پہلے جاگنے والی ہو تو خاوند کو جگائے۔ اگر وہ نہ جاگے تو اس کے منہ پر پانی کے چھینٹے ڈالے تاکہ وہ نماز کے لئے جاگ جائے۔

(سنن ابی داؤد کتاب قیام اللیل باب قیام اللیل حدیث 1308 دار المعارف الریاض)

پس اپنی عبادتوں کی حفاظت کرنے اور اپنے گھر والوں کو نماز کی طرف توجہ دلانے کی ذمہ داری صرف مرد کی نہیں ہے بلکہ عورت کی بھی ہے اور عورت پر اپنے بچوں کے نگران ہونے کی وجہ سے ان کے جگانے کی ذمہ داری بھی ہے اور نمازوں کے لئے ان کو توجہ دلانے کی ذمہ داری بھی ہے۔ پس جس گھر میں عورتیں عبادت کے لئے اپنی راتوں کو زندہ کرنے والی ہوں گی اور اپنے مردوں اور بچوں کو عبادت کی طرف توجہ دلانے والی ہوں گی وہ گھر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنتے چلے جائیں گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ اگر تم خدا تعالیٰ کی نظر میں نیک بنو تو تمہارا خاوند بھی نیک بن جائے گا۔ پس یہ آپ کی نیکیاں ایسی نیکیاں ہیں جو خدا تعالیٰ کی بارگاہ میں قبول ہونے والی نیکیاں ہیں۔ اور آپ کو جہاں ان نیکیوں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کا قرب میسر ہوگا جہاں یہ نیکیاں آپ کو اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والا بنا رہی ہوں گی اور قرب میسر کر رہی ہوں گی وہاں آپ کے گھریلو ماحول کو بھی آپ کے لئے جنت نظیر بنا رہی ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بعض عورتوں کے یہ شکوے بھی دور ہو رہے ہوں گے کہ جو خاوند ہیں وہ ہم پر توجہ نہیں دیتے۔ کافی عورتوں کو شکوے ہوتے ہیں۔ ایک احمدی مرد خدا تعالیٰ کا کچھ نہ کچھ خوف بہرحال اپنے دل میں رکھتا ہے۔ وہ آپ کی عبادتوں کو دیکھتے ہوئے، دل میں خدا کا خوف رکھتے ہوئے حُسنِ سلوک کی طرف متوجہ ہوگا۔ ایک تو اللہ تعالیٰ نے دعا کو سن کر اس کا جو دل پھیرنا ہے وہ تو پھیرنا ہے، آپ کے عمل بھی اس دل کو پھیرنے والے ہوں گے۔ ایک نیک اور دیندار خاتون کی یہی خواہش ہوتی ہے اور ہونی چاہئے کہ سب سے پہلے اس کا خدا اس سے راضی ہو اور پھر یہ کہ اپنے خاوند کی ذمہ داریاں نبھا کر اسے خوش کرے اور پھر اپنے بچوں کی تعلیم و تربیت کی طرف توجہ دے اور ان میں اللہ تعالیٰ سے تعلق جوڑنے اور جماعت اور خلافت سے اخلاص و وفا کا رشتہ قائم رکھنے کی کوشش کرے اور ان کو تلقین کرتی رہے۔ کیونکہ جس گھر میں یہ چیز پیدا ہو جائے وہ گھر کبھی ضائع نہیں ہوتا۔

پس یاد رکھیں کہ احمدی معاشرے کا ہر گھر، اور ہر گھر کا ہر فرد جماعت کا ایک اثاثہ ہے، ایک asset ہے اور کوئی عقلمند شخص یہ برداشت نہیں کرسکتا کہ اس کا اثاثہ کبھی ضائع ہو، اس کا مال کبھی ضائع ہو، اس کے گھر کا سامان لٹ جائے۔ اور جس قدر زیادہ قیمتی جائیداد ہوگی اسی قدر زیادہ اس کی حفاظت کا سامان کیا جاتا ہے اور جماعت احمدیہ میں اسی اصول کے تحت کہ جماعت کا اثاثہ اور نہایت قیمتی asset جماعت کا ہر فرد ہے، ہر عورت ہے، ہر بوڑھا ہے، ہر بچہ ہے، اس کی تربیت کا سامان کرنے کی کوشش کی جاتی ہے تاکہ یہ قیمتی سرمایہ ضائع نہ ہوجائے۔ اور اسی لئے ہر طبقے کی علیحدہ تنظیم قائم ہے تاکہ ہر سطح پر تربیت کا انتظام ہو۔ ہر عمر اور ہر طبقے کا احمدی اپنے آپ کو جماعت کا فعّال حصہ سمجھے اور قیمتی سرمایہ خیال کرے۔ ہر سطح پر جماعتی نظام کو سنبھالنے کی ہر ایک میں اہلیت و قابلیت پیدا ہو۔ لیکن سب سے اہم ذمہ داری انتہائی بنیادی اکائی ہونے کی وجہ سے، انتہائی بنیادی یونٹ ہونے کی وجہ سے عورت کی ہے جس کے ہاتھ سے بچے پل کر جوان ہوتے ہیں، ایک نسل پل کر نکلتی ہے۔ اس لئے گھر کی سطح پر اگر ایک نیک عورت، ایک پکّی احمدی عورت اپنی ذمہ داری کو سمجھتے ہوئے اپنے فرائض کی بجا آوری کرے تو وہ بچے جو ایسی ماؤں کے ہاتھوں سے پل کر عملی زندگی میں آتے ہیں ہمیشہ عبادتگزار اور جماعت سے اخلاص و وفا رکھنے والے بچے ہوتے ہیں۔ اور جن گھروں میں (گھر والے) بے شک نمازیں بھی پڑھ رہے ہوں لیکن جماعتی عہدیداروں پر اعتراض ہوں، جماعت کے بعض معاملات discuss ہوتے ہوں، بلاوجہ کی باتیں کی جاتی ہوں وہاں پھر آہستہ آہستہ جماعت سے بھی دُوری پیدا ہو جاتی ہے اور خلافت سے بھی دُوری پیدا ہو جاتی ہے۔

عورت کے اس اہم مقام کا احساس دلانے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورت اپنے خاوند کے گھر کی نگران ہے (صحیح البخاری کتاب الجمعۃ باب الجمعۃ فی القریٰ والمدن حدیث 893 دار الکتاب العربی بیروت 2004ء) جہاں وہ اس بات کا خیال رکھے کہ خاوند کے گھر کو کسی قسم کا بھی نقصان نہ ہو۔ کسی قسم کا کوئی مادی نقصان بھی نہ ہو اور روحانی نقصان بھی نہ ہو۔ اُس کے پیسے کا بے جا استعمال نہ ہو کیونکہ بے جا استعمال، اسراف جو ہے یہی گھروں میں بے چینیاں پیدا کر دیتا ہے۔ عورتوں کے مطالبے بڑھ جاتے ہیں۔ خاوند اگر کمزور اعصاب کا مالک ہے تو ان مطالبوں کو پورا کرنے کے لئے پھر قرض لے کر اپنی عورتوں کے مطالبات پورے کرتا ہے۔ اور بعض دفعہ اس وجہ سے مقروض ہونے کی وجہ سے، اس قرضے کی وجہ سے جب بے سکونی کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے تو فکروں میں مبتلا ہوتا ہے۔ اور اگر اس

نماز باجماعت کی اہمیت

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

’’انسان اکیلی نماز زیادہ پڑھتا ہے۔ جماعت کے ساتھ نماز گو چھوٹی اور مختصر ہی ہو مگر اس میں ثواب زیادہ ہوتا ہے۔ اس سے پتہ لگتا ہے کہ امام کے ماتحت اعمال میں کس قدر زیادتی ہوتی ہے۔ (خطبات نور صفحہ 13-12)

طالبِ دُعا: برہان الدین چراغ مع فیملی ولد چراغ الدین صاحب، ننگل باغبان۔ قادیان

احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

حضرت ابوذر غفاریؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اللہ کی مخلوق کے بارہ میں غور و فکر کیا کرو لیکن اللہ کی ذات کے بارہ میں نہ سوچو ورنہ ہلاک ہو جاؤ گے کیونکہ تم اس کی قدرت کا احاطہ نہیں کر سکتے۔ (العظمۃ جلد 1 صفحہ 215 حدیث نمبر 4_5 باب الامر بالتفکر فی آیات اللہ از عبداللہ بن محمد اصبھانی۔ دار العلمیہ ریاض)

طالبِ دعا: ایڈوکیٹ منور احمد خان، صدر جماعت احمدیہ پوری اُڈیشہ مع فیملی و افراد خاندان

کی طبیعت صبر کرنے والی بھی ہے تو پھر مریض بن جاتا ہے۔کوئی شوگر کا مریض بن گیا، کوئی بلڈ پریشر کا مریض بن گیا۔اگر خاوند نہیں مانتا تو بعض عورتیں اپنے خاوندوں کے رویّہ کی وجہ سے شوگر اور بلڈ پریشر کی مریض بن جاتی ہیں۔لیکن اگر آپ نگرانی کا صحیح حق ادا کرنے والی ہوں گی تو نہ تو آپ کسی قسم کا مریض بن رہی ہوں گی، نہ آپ کے خاوند کسی قسم کے مریض بن رہے ہوں گے۔اگر کوئی خاوند بے صبرا ہے تو گھر میں ہر وقت تُو تکار رہتی ہے یہ بھی مریض بنا رہی ہوتی ہے۔دونوں صورتوں میں وہی گھر جو جنت کا گہوارہ ہونا چاہئے، جنت نظیر ہونا چاہئے ان لڑائیوں جھگڑوں کی وجہ سے جہنم کا نمونہ پیش کررہا ہوتا ہے۔پھر بچوں کے ذہنوں پر اس کی وجہ سے علیحدہ اثر ہو رہا ہوتا ہے۔ان کی تعلیم وتربیت متاثر ہو رہی ہوتی ہے۔اس معاشرے میں سچ کہنے کی عادت ڈالی جاتی ہے اور معاشرہ کیونکہ بالکل آزاد ہے اس لئے بعض بچے ماں باپ کے منہ پر کہہ دیتے ہیں کہ بجائے ہماری اصلاح کے پہلے اپنی اصلاح کریں۔تو اس طرح جو عورت خاوند کے گھر کی، اس کے مال اور بچوں کی نگران بنائی گئی ہے، اپنی خواہشات کی وجہ سے اس گھر کی نگرانی کے بجائے اس کو لٹوانے کا سامان کررہی ہوتی ہے۔

پس ہر احمدی عورت کو یہ ذہن میں رکھنا چاہئے کہ وہ اپنی دنیاوی خواہشات کی تکمیل کے لئے نہیں بلکہ اپنے پیدا کرنے والے خدا کی عبادت اور اس کے حکموں پر عمل کرنے کے لئے اس دنیا میں آئی ہے۔ان باتوں سے عورتیں یہ نہ سمجھیں کہ تمام ذمہ داریاں صرف عورتوں پر ہیں اور مرد آزاد ہو گئے ہیں۔مَردوں کے لئے بھی یہی احکام ہیں۔اس وقت مَیں کیونکہ آپ عورتوں سے مخاطب ہوں اس لئے خاص طور پر آپ کو توجہ دلا رہا ہوں۔ورنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مردوں کو مخاطب کرکے بھی فرمایا ہے کہ بچوں کی اچھی تربیت کے وہ بھی ذمہ وار ہیں۔اچھی تربیت سے بڑھ کر کوئی بہترین اعلیٰ تحفہ نہیں جو باپ اپنی اولاد کو دے سکے۔(سنن الترمذی کتاب البر والصلۃ باب ماجاء فی ادب الولد حدیث 1951 دار المعرفۃ بیروت 2002ء)پس یہ تربیت کرنا باپوں کی بھی ذمہ داری ہے اور ماؤں کی بھی ذمہ داری ہے۔اور جب تک باپ اپنے عملی نمونے قائم نہیں کریں گے اس وقت تک وہ تربیت نہیں کرسکتے۔

پس آپ دونوں اپنی اولاد کی تربیت کے لئے اپنی ذمہ داری کو سمجھیں اور مرد ہو یا عورت وہ سب ذمہ دار ہیں لیکن جیسا کہ مَیں نے کہا بچپن سے بچے کیونکہ زیادہ وقت عورت کے پاس رہتے ہیں، ماں کے پاس رہتے ہیں اس لئے اس اچھی تربیت کی وجہ سے جو ایک ماں اپنے بچوں کی کرتی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کو یہ خاص مقام عطا فرمایا ہے جو فرمایا کہ ’’جنت ماں کے قدموں تلے ہے‘‘۔(کنزالعمال جلد 8 جزء 16 صفحہ 192 کتاب النکاح/قسم الاقوال، الباب الثامن فی برالوالدین، الام حدیث 45431 دارالکتب العلمیۃ بیروت 2004ء) یہ آپ کی تربیت ہی ہے جو آپ کے بچوں کو اس دنیا میں بھی جنت کا وارث بنا سکتی ہے اور اگلے جہان میں بھی۔بچوں کے یہ عمل اور آپ کے بچوں کی یہ اعلیٰ تربیت ہی ہے جو ہر وقت بچوں کو خدا سے جوڑے رکھے گی۔اور بچوں کو بھی آپ کے لئے دعائیں کرنے کی عادت پڑے گی۔تو بچوں کی جو آپ کے لئے دعائیں ہیں وہ آپ کو بھی اگلے جہان میں جنت کے اعلیٰ درجوں تک لے جانے کا باعث بن رہی ہوں گی۔

پس اگر احمدی بچوں کی مائیں اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنے والی بنی رہیں۔آج اگر آپ اپنی ذمہ داریوں کو صحیح رنگ میں ادا کرتی رہیں، آپ کے قول اور فعل میں کوئی تضاد نہ ہو، آپ کی ہر بات سچ اور صرف سچ پر بنیاد رکھنے والی بنی رہی تو جماعت احمدیہ کی آئندہ نسلیں انشاء اللہ، اللہ سے تعلق جوڑنے والی نسلیں رہیں گی۔پس ہر وقت اپنے ذہنوں میں اپنے اس مقام کو بٹھائے رکھیں اور اپنی عبادتوں اور اپنے عملی نمونے کے اعلیٰ معیار حاصل کرنے کی کوشش کرتی رہیں۔قرآن کریم کے جتنے حکم ہیں ان پر عمل کرنے کی کوشش کرتی رہیں۔تمام اعلیٰ اخلاق جن کی طرف ہمیں اللہ تعالیٰ نے توجہ دلائی ہے انہیں حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ہمیشہ نیکیاں بجا لانے کے ساتھ ساتھ نیکیوں کی تلقین بھی کرتی رہیں۔برائیوں کو ترک کرنے والی بنیں اور پھر اپنے ماحول میں برائیوں کو روکنے والی بنیں۔معاشرے میں بھی برائیاں پھیلنے نہ دیں۔آپس میں ایک دوسرے سے حسن سلوک سے پیش آئیں۔اپنی رنجشوں اور اپنی ناراضگیوں کو بھلا دیں۔عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ عورتیں زیادہ دیر تک اپنی رنجشوں کو دلوں میں بٹھائے رکھتی ہیں۔اگر آپ کے دل میں بغض و کینے پلتے رہے تو پھر خدا تعالیٰ تو ایسے دلوں میں نہیں اترتا۔ایسے دلوں کی عبادت کے معیار وہ نہیں ہوتے جو خدا تعالیٰ چاہتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تو فرمایا ہے کہ تمہاری دعا اس وقت تک قبول نہیں ہوگی جب تک کہ دشمن کے لئے بھی دعا نہ کرو۔اس کے لئے بھی تمہارا سینہ صاف نہ ہو۔

(ماخوذ از ملفوظات جلد 3 صفحہ 96)

پس دعاؤں کی قبولیت کے لئے اپنی رنجشوں کو دور کرنا اور صلح اور صفائی کی فضا پیدا کرنا بھی ضروری ہے۔ہمیشہ عاجزی دکھانے والی بنی رہیں۔کبھی ایک دوسرے پر کسی قسم کی بڑائی جتانے کی کوشش نہ کریں۔حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں شامل ہو کر عاجزانہ راہوں کو اختیار کریں گی تو اللہ تعالیٰ کی محبوب بنیں گی۔ ہمیشہ اپنے اندر قناعت پیدا کریں۔کسی دوسرے کے پاس کوئی اچھی چیز دیکھ کر کبھی بے صبری پیدا نہ ہو۔ہاں دوسرے کی نیکیوں پر ضرور رشک کریں اور خود بھی نیکیوں کے معیار حاصل کرنے کی کوشش کریں۔لیکن ناشکری اور بے صبری کبھی نہ دکھائیں۔ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی شکرگزار بندیاں بنی رہیں۔اور یہ شکرگزاری (اگر بنی رہیں گی تو) آپ کو اللہ تعالیٰ کے مزید فضلوں کا وارث بنائے گی۔پس ہمیشہ اپنے اندر قناعت پیدا کئے رکھیں اور حسد اور ناشکرگزاری سے بچیں۔جب آپ کے عملی نمونے اور عبادتوں کے معیار قائم ہوں گے تو پھر آپ دیکھیں گی کہ جہاں آپ دنیا کے لئے توجہ کا باعث بن رہی ہوں گی اور اس ذریعے سے تبلیغ کے مواقع حاصل ہو رہے ہوں گے وہاں آپ اپنی اس دنیا کو بھی جنت نظیر بنا رہی ہوں گی۔اپنی نسلوں کو بھی احمدیت پر قائم رکھنے والی بنا رہی ہوں گی اور انہیں بھی اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا وارث بنا رہی ہوں گی۔بعض خواتین ملاقات کے دوران اس بات کا اظہار کرتی ہیں کہ اولاد کی طرف سے بڑی فکر ہے خاص طور پر بچیوں کی طرف سے، لڑکوں کی طرف سے بھی بعض حالات میں، کہ یہاں کا ماحول ان پر اثر انداز نہ ہو۔تو یاد رکھیں کہ جیسا کہ میں نے کہا اگر آپ اپنے عملی نمونے دکھائیں گی، خود بھی نظام سے، خلافت سے تعلق جوڑے رکھیں گی اور اپنے بچوں میں اس تعلق کو قائم کرنے کی کوشش کرتی رہیں گی اور سب سے بڑھ کر خود بھی عبادتگزار رہیں گی اور اپنے بچوں کی نمازوں کی بھی نگرانی کرتی رہیں گی تو اللہ تعالیٰ آپ کی ان فکروں کو دُور کردے گا اور اپنی اولاد کی طرف سے ہمیشہ آپ کی آنکھیں ٹھنڈی رکھے گا۔انشاء اللہ۔

اللہ تعالیٰ آپ سب کو حقیقی معنوں میں اپنی بندیاں بننے کی توفیق عطا فرمائے اور آپ اور آپ کی اولاد ہمیشہ جماعت احمدیہ کا ایک قیمتی سرمایہ بن کر رہیں۔

اب دعا کرلیں۔

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 12 رجون 2015)

M/S NAIEM GARMENTS
QILLA BAZAR, POONCH. (J&K)
Deals in : Ladies Suits,
Gents Wear &Baby Suits etc.
Prop. MOHAMMAD SHER
Mob.09596748256, 9086224927

سٹڈی ابراڈ
10 Years Quality Service 2003-2013
Study Abroad
All Services free of Cost
Prosper Overseas is the India's Leading Overseas Education Company.
About Us
Prosper Overseas is a One STOP SOLUTION to all International Study Needs. Representing over 500 Universities / Colleges in 9 countries since last 10 years
Achievements
• NAFSA Member Association , USA.
• Certified Agent of the British High Commission
• Trusted Partner of Ireland High Commission
• Nearly 100 % success Rate in Student Admissions in various institutions abroad, Training Classes, and Student Visas.
Corporate Office
Prosper Education Pvt Ltd.
1-7-27/6, Behind Green Park Hotel, Green Lands, Ameerpet, Hyderabad - 500 16, Andhra Pradesh,
Phone : +91 40 49108888.
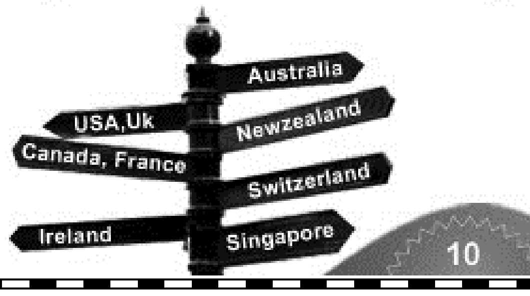

Study Abroad
10 Offices Across India
بیرون ممالک میں
اعلیٰ پڑھائی کرنے کیلئے رابطہ کریں
CMD: Naved Saigal
Website:www.prosperoverseas.com
E-mail: info@prosperoverseas.com
National helpline: 9885560884

جماعتی رپورٹیں

قادیان دارالامان میں جلسہ یوم خلافت کا بابرکت انعقاد

✿ مرکز احمدیت قادیان دارالامان میں مورخہ 27 مئی 2015 کو مکرم منیر احمد حافظ آبادی صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید قادیان کی زیر صدارت جلسہ یوم خلافت کا انعقاد مسجد اقصیٰ قادیان میں ہوا۔ تلاوت قرآن مجید مکرم شاہد احمد عامل صاحب متعلم جامعہ احمدیہ نے کی۔ نظم مکرم تنویر احمد ناصر صاحب نائب ایڈیٹر اخبار بدر نے پڑھی۔ بعد ازاں مکرم ایم ناصر صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد جنوبی ہند نے بعنوان ''جماعت احمدیہ میں خلافت علی منہاج نبوت کا قیام اور منکرین خلافت کا انجام'' اور مکرم طاہر احمد طارق صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے بعنوان ''نظام خلافت اور دنیا دارانہ نظام کے مقابلہ پر اسکے امتیازات'' تقریر کی۔ دوران تقاریر مکرم فصیح الدین شمس اور ان کے ساتھی نے ایک ترانہ پیش کیا۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ (مبشر احمد عامل، صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ قادیان)

ہفتہ قرآن

✿ جماعت احمدیہ بھدرواہ میں مورخہ 26 اپریل تا 2 مئی 2015 ہفتہ قرآن مجید کا انعقاد کیا گیا۔ روزانہ بعد نماز مغرب احمدیہ مسجد بھدرواہ میں شان قرآن کے موضوع پر جلسے کا انعقاد کیا گیا جس میں تلاوت قرآن مجید کے بعد جماعت کے تعلیم یافتہ احباب اور عہدیداران نے قرآن مجید کے متعلق مختلف موضوعات پر تقاریر کیں۔ مورخہ 2 مئی کو اختتامی اجلاس منعقد ہوا جس میں مکرم عبدالحفیظ منڈاشی صاحب صدر جماعت بھدرواہ نے تقریر کی اور دعا کروائی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں ان تقاریر سے بھرپور استفادہ کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین
(محمود احمد وگے، مبلغ بھدروہ)

جماعت احمدیہ چندر پور کی تبلیغی و تربیتی مساعی

✿ جماعت احمدیہ چندر پور صوبہ مہاراشٹرا میں مورخہ 29 مئی 2015 کو مکرم مظفر احمد ناصر صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ کی زیر صدارت جلسہ یوم خلافت منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم سید اظہر صاحب قائد مجلس نے کی۔ نظم مکرم ثاقب علی صاحب نے پڑھی۔ تعارفی تقریر مکرم ایس۔ ایچ علی صاحب نے کی۔ بعدہ مکرم مولوی سعادت اللہ صاحب مربی دعوت الی اللہ نے ''خلافت کی اہمیت وضرورت'' کے موضوع پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ اس موقع پر جناب انل شام راؤ دیٹھے صاحب چیف ایڈیٹر روزنامہ ''وردبھا سماچار'' اور جناب انوار عالم مرزا صاحب ایڈیٹر ''ہفت روزہ سرکشہ'' چندر پور بھی جماعتی دعوت پر تشریف لائے تھے۔ معزز مہمانان کی خدمت میں جماعتی لٹریچر ولیف لیٹ پیش کیا گیا۔ مورخہ 30-5-2015 کو روزنامہ ''وردبھا سماچار'' میں ''خلیفہ خدا بناتا ہے'' اور ''دھارمک پیشواؤں کے سمان سے شانتی کی ستھاپنا'' کے عنوان سے دو مضامین شائع ہوئے۔

✿ مورخہ 12 مئی 2015 کو مکرم سی جی سہیل صاحب نمائندہ شعبہ نور الاسلام نے جناب نرومنی ٹانڈی صاحب ایم۔ پی۔ ایس۔ ڈی۔ وائی۔ ایس۔ پی بلاّرپور سے ملاقات کر کے انہیں حضرت مصلح موعودؓ کی کتاب ''نبیوں کا سردار'' کا تحفہ پیش کیا۔ ایک جگہ موصوف نے ایک مذاکرے میں ''ہستی باری تعالیٰ'' کے موضوع پر گفتگو کی۔

✿ مورخہ 21 مئی 2015 کو احمدیہ مسلم مشن بلاّرپور میں ''وصیت کا نظام اور اسکی برکات'' کے موضوع پر ایک تربیتی اجلاس منعقد کیا گیا جس میں احباب جماعت کو نظام وصیت میں شمولیت کی اہمیت بتائی گئی۔ اس موقع پر چار نوجوانوں نے نظام وصیت میں شمولیت کی سعادت حاصل کی۔ اللہ تعالیٰ ہماری حقیر مساعی کو قبول فرمائے۔ آمین۔ (انصار علی خان، مبلغ انچارج چندر پور، مہاراشٹرا)

وسّع مکانک الہام حضرت مسیح موعودؑ
RAICHURI CONSTRUCTION
SPECIALIST IN BUILDING CONTRACTS
SINCE 1985
Office:
Plot No. 6 Durga Sadan Tarun Bharat Co.
Opp. HSG. SOC. Near Cigarette Factory
Chakala Andheri (East) Mumbai-400069
Tel 28258310, Mob. 9987652552
E-mail: raichuri.construction@gmail.com

وصایا: وصایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسل نمبر 7309: میں تنویر احمد خان ولد مکرم دلاور احمد خان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 19 سال پیدائشی احمدی ساکن حلقہ ننگل ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 17-11-2014 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/5400 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: محمد انور احمد العبد: تنویر احمد خان گواہ: شریف احمد

مسل نمبر 7310: میں حافظ تاجر حسین ولد مکرم شبیر احمد صاحب مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 37 سال تاریخ بیعت 2005 ساکن حلقہ ننگل ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 21-11-2014 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/5900 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: محمد انور احمد العبد: حافظ تاجر حسین گواہ: محمد عثمان

مسل نمبر 7311: میں بشیر احمد ولد مکرم فیض احمد صاحب درویش مرحوم قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 22 سال پیدائشی احمدی ساکن حلقہ ننگل ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 15-11-2014 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زمین تقریباً 8 مرلہ مع مکان بمقام ننگل نزد مسجد طاہر زمین شاملاٹ ہے قیمت اندازاً -/10,00,000 روپے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/950 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: سید اعجاز احمد العبد: بشیر احمد گواہ: محمد انور احمد

مسل نمبر 7312: میں علاؤالدین ولد مکرم غلام محی الدین صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 26 سال پیدائشی احمدی ساکن حلقہ ننگل ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 17-11-2014 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/5400 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: محمد انور احمد العبد: علاؤالدین گواہ: شریف احمد

مسل نمبر 7313: میں محمد راشد صدیقی ولد مکرم ناصر الدین صدیقی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 33 سال پیدائشی احمدی ساکن حلقہ ننگل ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 15-11-2014 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/6100 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔
گواہ: محمد انور احمد العبد: محمد راشد صدیقی گواہ: شریف احمد

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments
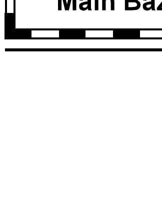
خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
الیس اللہ بکافٍ عبدہ کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

اعلان برائے داخلہ جامعہ احمدیہ قادیان 2015ء

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے 1906ء میں ''شاخ دینیات'' کا اجراء فرمایا تھا جو بعد میں جامعہ احمدیہ کہلایا۔اس مدرسہ کے اجراء کا مقصد علمائے دین و مبلغین تیار کرنا تھا۔گزشتہ ایک سو نو سالوں سے اس جامعہ سے سینکڑوں علماء اور مبلغین کرام فارغ التحصیل ہو کر اندرون و بیرون ہند فریضہ تبلیغ ادا کر چکے ہیں اور الحمد للہ اب بھی کر رہے ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ یہ سلسلہ ہمیشہ جاری رہے گا۔اس سلسلہ کو جاری رکھنے کیلئے ہر سال جامعہ احمدیہ میں طلبہ کو داخل کیا جاتا ہے۔لہٰذا داخلہ کیلئے چٹھی لکھ کر جامعہ احمدیہ سے داخلہ امتحان کا Pattern اور Model Papers منگوالیں اور اپنے علاقہ کے مبلغ یا معلم صاحب سے نصاب کے مطابق اچھی تیاری کر لیں۔شرائط داخلہ یہ ہیں:

(1) امیدوار کم از کم میٹرک پاس ہونا ضروری ہے۔میٹرک میں 50 فیصد نمبرات حاصل کرنے والے طلباء کو داخلہ دیا جائے گا۔

(2) داخلہ فارم کی ہر طرح سے تکمیل کر کے 15 جولائی 2015ء تک پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان کو بذریعہ رجسٹری ڈاک پہنچا دیں۔دفتر جامعہ احمدیہ داخلہ فارم کا ہر طرح سے جائزہ لینے کے بعد امیدوار طالب علم کو قادیان آنے کی تحریری یا بذریعہ ٹیلی فون اطلاع دے گا۔اطلاع ملنے کی صورت میں یکم اگست 2015ء تک قادیان پہنچ جائیں۔

(3) میٹرک پاس کیلئے عمر کی حد 17 سال اور 2+ پاس طالب علم کیلئے 19 سال ہے۔عمر کی حد میں حفاظ کرام کو استثنائی طور پر رعایت دی جاسکتی ہے۔

(4) داخلہ کیلئے امیدوار طلبہ کا 3 اگست 2015ء بروز پیر صبح 9 بجے جامعہ احمدیہ قادیان میں تحریری امتحان ہوگا جس میں قرآن مجید، حدیث، اسلام واحمدیت، دینی معلومات، عربی، اردو، حساب، انگریزی اور جنرل نالج وغیرہ کے مختصر سوالات دیئے جائیں گے۔تحریری امتحان میں کامیاب ہونے والے طلبہ کا انٹرویو ہوگا جس میں قرآن کریم ناظرہ، اردو کی کوئی کتاب اور انگریزی اخبار پڑھوا کر سنا جائے گا، نیز دینی معلومات اور معلومات عامہ اور طالب علم کا رجحان معلوم کرنے کیلئے سوالات کئے جائیں گے۔

(5) انٹرویو میں کامیاب ہونے والے طلبہ کا نور ہسپتال میں میڈیکل چیک اپ ہوگا۔جن امیدواروں کی میڈیکل رپورٹ تسلی بخش ہوگی انہیں جامعہ احمدیہ میں مشروط داخلہ دیا جائے گا۔اگر اس کے بعد کبھی بھی طالب علم نے جامعہ کی تعلیم میں عدم دلچسپی یا کمزوری دکھائی یا قواعد جامعہ احمدیہ و بورڈنگ کی خلاف ورزی کا مظاہرہ کیا تو اسے جامعہ سے فارغ کر دیا جائے گا۔

(6) امراء، صدر صاحبان، مبلغین و معلمین کرام سے درخواست کی جاتی ہے کہ اچھے اور قابل علماء و مبلغین بنانے کیلئے ذہین و قابل اور دینی خدمات کا جذبہ رکھنے والے اور نیکی کی طرف راغب طلبہ کا انتخاب کر کے انہیں داخلہ کے نصاب کی اچھی طرح تیاری کروا کر مقررہ تاریخ پر قادیان بھجوا دیں۔جزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء

رابطہ نمبر: 01872-500102, 09646934736, 09463324783

نوٹ: داخلہ فارم میں امیدوار طالب علم اپنا ٹیلیفون نمبر یا موبائل نمبر ضرور تحریر کریں۔نیز اپنی جماعت کے صدر صاحب کا ٹیلی فون اور موبائل نمبر بھی لکھیں۔ (پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان)

بقیہ خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ 20

تھا جو کہ خطابات سن کر اور جلسے کے پروگرام دیکھ کر سب کچھ مختلف لگا۔لوگوں کا رویہ بہت مثبت تھا اور آج حقیقی اسلام کو آپ لوگوں کی صورت میں دیکھ رہا ہوں۔اسی طرح بہت سارے لوگوں کے تاثرات ہیں۔لتھوینیا سے آنے والے ایک وکیل نے کہا کہ میں جلسے میں شامل ہو کر بہت متاثر ہوا ہوں۔میں نے آپ کے خلیفہ کے خطابات سنے۔اسلام کے بارے میں یہ میرے لئے نیا تجربہ ہے۔یہاں آکر مجھے اسلام کی حقیقی تعلیم کا علم ہوا ہے۔

بوسنیا سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب نے کہا کہ خلیفۃ المسیح نے ایک زندہ خدا کے بارے میں تصور پیش کیا۔اس وقت صرف جماعت احمدیہ ایک ایسی جماعت ہے جو یہ دعویٰ کرتی ہے اور دکھاتی بھی ہے کہ خدا تعالیٰ آج بھی زندہ ہے۔پھر ایک صاحب ہیں جو جرمنی اور بیلجیئم کے بارڈر پر رہتے ہیں۔مسلمان ہیں۔کہتے ہیں جلسہ جرمنی پر آنے سے پہلے تک میں مذہب اور جماعت کو سنجیدگی سے نہیں لیتا تھا لیکن جلسے میں شامل ہو کر میرے جذبات کی کایا پلٹ گئی ہے۔

الجزائر کے ایک دوست ہیں۔کہتے ہیں کہ ہر بار جلسے میں شرکت میرے ایمان میں غیر معمولی اضافے کا سبب بنتی ہے اور ہر بار خدا تعالیٰ کے بے بہا نصرتوں کے نظارے دیکھتا ہوں۔اٹلی سے آنے والے ایک عیسائی مہمان جو اٹلی کی ایک تنظیم Religion for peace کے جنرل سیکرٹری ہیں اور ویٹیکن سٹی میں کافی اثر و رسوخ رکھتے ہیں۔انہوں نے واپس اٹلی جا کر مضمون لکھا جسے ہزاروں کی تعداد میں لوگ پڑھتے ہیں۔مضمون میں انہوں نے تحریر کیا کہ مجھے اعتراف کرنا پڑے گا کہ جلسہ سالانہ کا منظر نہایت حیران کن تھا۔

ایک سیرین ڈاکٹر جو جلسے میں شامل تھے کہتے ہیں کہ ایسی منظم تنظیم میں نے اپنی زندگی میں کبھی نہیں دیکھی۔ہم تو چھ بندوں کو سنبھال نہیں سکتے اور یہاں چالیس ہزار کے قریب لوگ جمع ہیں اور کوئی دھکم پیل نہیں۔میں تہ دل سے حضرت مرزا صاحب اور آپ کے خلیفہ کا احترام اور عزت کرتا ہوں۔کہتے ہیں میں نے براہین احمدیہ مکمل پڑھی ہے۔خدا کی قسم انیسویں صدی میں اسلام کے دفاع میں ایسی کوئی کتاب نہیں لکھی گئی نہ عرب میں اور نہ کسی اور ملک میں۔اللہ تعالیٰ ان کا سینہ بھی کھولے اور قبولیت کی توفیق بھی عطا فرمائے۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے غیر معمولی اثرات ہوتے ہیں بہت کم میں نے بیان کئے ہیں اور جو بیان کئے ہیں ان کو بھی خلاصۃً بیان کیا ہے۔جلسے کی برکات غیر معمولی ہوتی ہیں۔

اسی طرح میسیڈونیا سے آنے والی ایک خاتون نے رہائش کے بارے میں کہا کہ رہائش بہت دور تھی اور ہمیں بڑا سفر کر کے آنا پڑتا تھا اس کی وجہ سے تھکاوٹ ہو جاتی تھی تو ایسے لوگوں کے لئے جرمنی کی انتظامیہ کو قریب انتظام بھی کرنا چاہئے۔

بعد ازاں حضور انور نے آخن اور بیسن شہروں میں تعمیر شدہ مساجد کے افتتاح کا ذکر فرمایا اور اس میں شریک بعض غیر از جماعت معززین کے تاثرات بیان فرمائے۔

اپنے بصیرت افروز خطبہ جمعہ کے آخر پر حضور پُرنور نے فرمایا:

بہر حال مجموعی طور پر اس دفعہ جلسہ سالانہ کے انتظامات بڑے اچھے تھے۔افسر جلسہ سالانہ اور ان کی ٹیم نے گزشتہ سالوں کی نسبت بہت بہتر کام کیا ہے۔بعض چھوٹی چھوٹی کوکمیاں تو بڑے انتظام میں رہ جاتی ہیں ان پر نظر رکھیں۔آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ مزید بہتری پیدا ہوگی۔اللہ تعالیٰ تمام کارکنان کو جزا دے جنہوں نے بڑی محنت سے کام کیا۔باوجود اس کے کہ توقع سے زیادہ مہمان آگئے تھے ان کے لئے بستر بھی مہیا کر دیئے گئے۔پہلے مسئلہ پڑا تھا ایک رات لیکن اگلے دن ٹھیک ہو گیا اور بڑے اچھے طریقے سے حل ہو گیا۔باقی جو کمزوریاں تھیں پچھلے سال میں آواز وغیرہ کے معاملے میں وہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے دور ہو گئیں۔بہر حال جیسا کہ میں کارکنان کا شکریہ ادا کیا کرتا ہوں ان سب کا شکریہ۔

پس جلسہ سالانہ جہاں اپنوں کے لئے روحانی اور تربیتی ترقی کا باعث بنتا ہے جس کا اظہار احباب و خواتین اپنے خطوں میں کرتے رہتے ہیں مجھے وہاں غیروں کو بھی اسلام کی حقیقی تصویر پیش کرنے کا باعث بنتا ہے اور اس طرح سے بیعتیں بھی ہوتی ہیں۔کئی لوگ جو پہلے انتظامیہ کے علم کے مطابق بیعت کے لئے تیار نہیں تھے۔میرے سے ملاقات اور چند سوال پوچھنے کے بعد بیعت کے لئے تیار ہو گئے۔پس کس کس فضل اور احسان کا انسان شکر ادا کرے۔کس انعام کا شکر ادا کرے جو اللہ تعالیٰ ہم پر فرماتا ہے۔اللہ تعالیٰ کرے کہ اب جماعتیں ان فضلوں کو سنبھالنے والی بھی ہوں اور یہ نئی بیعتیں کرنے والے لوگ ہیں ان کو بھی صحیح رنگ میں اپنے اندر سمو سکیں اور جلسے کی یہ برکات وسیع تر پھیلتی چلی جائیں۔اللہ تعالیٰ تمام افراد جو شامل ہوئے ان کو بھی ان برکات سے مستقل فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمیں سب کو حقیقی شکر گزار بنائے۔

خطبہ جمعہ کے آخر پر حضور انور نے مکرمہ رشیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ محترم محمد دین صاحب درویش مرحوم۔جنکی یکم جون 2015ء کو قادیان میں وفات ہوئی تھی، کا ذکر خیر فرماتے ہوئے ان کے لواحقین کی جماعتی خدمات کا بھی تذکرہ فرمایا۔بعد نماز جمعہ نماز جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان فرمایا۔

☆......☆......☆

www.intactconstructions.org
Intact Constructions
وَسِّعْ مَکَانَکَ
الہام حضرت مسیح موعودؑ
Mohammad. Janealam Shaikh
52 First Floor, Room 7, Zakria Masjid Street
Bhishti Mohalla, Mumbai-09
e-mail: intactconstructions@gmail.com
Mob. +91- 7738340717, 9819780273

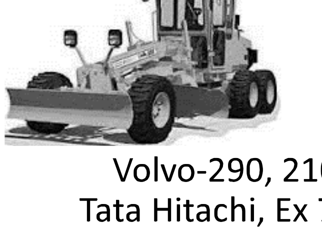
M/S ALLIA
EARTH MOVERS
(EARTH MOVING CONTRACTOR)
Volvo-290, 210, L& T Komatsu PC-300, 200
Tata Hitachi, Ex 70, JCB, Dozer, etc on hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack-754221

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Tel. : (0091) 1872-224757
Manager: 09464066686
Editor : 08283058886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان — The Weekly **BADR** Qadian

Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516

Postal Reg. No. GDP/001/2013-15 Vol. 64 Thursday 18 June 2015 Issue No. 25

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 550/-
By Air : 50 Pounds or 80 U.S. $
: 60 Euro
: 80 Canadian Dollar
Postal Reg. No. GDP/001/2013-15

خلیفۃ المسیح نے ایک زندہ خدا کے بارے میں تصور پیش کیا

اس وقت صرف جماعت احمدیہ ایک ایسی جماعت ہے جو یہ دعویٰ کرتی ہے اور دکھاتی بھی ہے کہ خدا تعالیٰ آج بھی زندہ ہے

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیان فرمودہ 12/جون 2015ء بمقام مسجد بیت الفتوح۔لندن

تشہد،تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے نظارے تو ہم روز دیکھتے ہیں لیکن جب میں سفر پر جاتا ہوں تو اللہ تعالیٰ کے فضل کئی گنا زیادہ بڑھ کر ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے پروگراموں میں برکت ڈالتا ہے اور تبلیغ اور اسلام کا حقیقی پیغام بھی بڑی کثرت سے لوگوں کو پہنچتا ہے اور پھر لوگوں پر اس کا اثر بھی ہوتا ہے۔گزشتہ دنوں جرمنی کے دورے پر جب گیا ہوں تو اصل مقصد تو جلسہ سالانہ جرمنی میں شمولیت تھی لیکن اس کے ساتھ ہی خدا تعالیٰ خود ہی ایسے پروگرام بھی کروا دیتا ہے جو اسلام کا حقیقی تعارف اور تعلیم کو لوگوں تک پہنچانے کا ذریعہ بن جاتے ہیں۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ انسان کو ہر حالت میں دعا کا طالب رہنا چاہئے۔ یقینا اس کے بغیر تو ہمارا ایک قدم بھی اٹھانا محال ہے۔اللہ تعالیٰ سے خالص ہو کر دعا مانگنی چاہئے اللہ تعالیٰ اس کی توفیق بھی دیتا رہے اور پھر فرمایا کہ دعا کے ساتھ جب اللہ تعالیٰ کے فضل ہوں یا اللہ تعالیٰ خود ہی اپنی صفات کے جلوے دکھاتے ہوئے اپنے فضلوں کو کئی گنا بڑھ کر عطا کر رہا ہو جتنی ہماری دعا اور کوشش ہے تو پھر اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو یاد کرنا اور ان کا ذکر کرنا پہلے سے بڑھ کر ضروری ہے۔اور یہی چیز پھر مؤمنین کے دلوں میں اللہ تعالیٰ کی محبت پیدا کرتی ہے۔اس کی اطاعت اور فرمانبرداری کا ایک جوش پیدا ہوتا ہے تا کہ اس طرح سے اللہ تعالیٰ کے فضل اور انعامات مزید بڑھیں۔ پس جرمنی کے جلسے اور دوسرے پروگراموں میں اللہ تعالیٰ کے فضل ہوئے اور جس طرح اسلام احمدیت کا پیغام ان دنوں میں وسیع پیمانے پر ملک کے وسیع حصے میں پھیلا ہے یہ ہمیں اس طرف توجہ دلاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ان نعمتوں کا ذکر کیا جائے اور خاص طور پر جرمنی جماعت کو بہت زیادہ شکر گزار ہونا چاہئے اور اس سے ان فضلوں پر شکر گزاری کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے حضور مزید جھکنا چاہئے تا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل بڑھتے چلے جائیں۔

جرمنی میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے مشرقی یورپ اور ہمسایہ ممالک سے بہت سے لوگ جلسے میں شمولیت کے لئے آئے تھے۔ بہت سے غیر از جماعت اور غیر مسلم ہوتے ہیں جو احمدیوں کے تعلقات کی وجہ سے حقیقت جاننے کے لئے آ جاتے ہیں اور پھر زمانے کے امام کے غلاموں کا ایسا اثر ان پر ہوتا ہے کہ اس میں شامل ہو جاتے ہیں بیعت کر لیتے ہیں۔ ان سب کے ساتھ ملاقاتیں بھی ہوئیں سوال جواب بھی ہوئے۔ چند ایک کے تاثرات میں پیش کرتا ہوں۔

البانیا سے سولہ افراد آئے ہوئے تھے۔ دو نے جلسے کی کارروائی دیکھ کر بیعت بھی کر لی۔ایک دوست ایڑوین جیپا (Ervin Xhepa) صاحب اپنی اہلیہ کے ساتھ جلسہ میں شامل ہوئے۔ یہ دونوں قانون کے شعبے سے منسلک ہیں یہ خود تو احمدی ہیں ان کی اہلیہ نے جلسے میں شمولیت سے پہلے بیعت نہیں کی تھی لیکن الحمد للہ کہ جلسے میں شامل ہو کر اور بعد میں ملاقات کر کے انہوں نے بھی بیعت کر لی اور یہ کہنے لگیں کہ جلسے کے تجربات نہایت غیر معمولی تھے جس سے محبت اخلاص اور بے لوث خدمت کا مظاہرہ انہوں نے دیکھا۔

اسی طرح ایک دوست ابراہیم تُرشِلا (Ibrahim Turshilla) صاحب نے ملاقات کے دوران اعلان کیا کہ میں بھی احمدی ہوتا ہوں۔ کہتے ہیں میں نے بڑی دیر کی ہے یہ فیصلہ کرنے میں لیکن پھر بھی آج پورے یقین سے شامل ہوتا ہوں اور یہ میرا فیصلہ بڑا صحیح ہے۔

میسیڈونیا سے آنے والے ایک مہمان نے کہا کہ جلسے میں شامل ہو کر اس کی یادوں کے ساتھ واپس جا رہا ہوں۔ جلسے کے انتظامات کا کام ایسا ہے کہ کوئی بھی ادارہ مشکل سے سرانجام دے سکتا ہے بلکہ میں کہوں گا کہ ایک بڑا ملک بھی اس معیار کا پروگرام منعقد نہیں کر سکتا۔ پھر میسیڈونیا کے ایک صاحب ہیں وہ کہتے ہیں زندگی میں پہلی دفعہ اتنے اچھے لوگوں سے ملا ہوں۔ مجھے سب سے زیادہ متاثر اسلام کے پیغام نے کیا ہے جو مجھے اب یہاں سے ملا۔ پھر میسیڈونیا سے آنے والے ایک اور مہمان کہتے ہیں کہ جلسے پر پہلی بار شامل ہوا ہوں اور میرے لئے سب کچھ نیا تھا میں نہیں جانتا تھا کہ اسلام میں ایسی جماعت بھی موجود ہے۔

میسیڈونیا کے وفد کے ایک مہمان دراگان (Dragan) صاحب کہتے ہیں میرا مسلمانوں سے پہلی مرتبہ اس طرح اتنا قریبی تعارف ہوا ہے اور ایسی تقاریر سنی ہیں جو اسلامی تعلیم کے بارے میں تھیں۔ یہاں مسلمانوں نے ہمارا استقبال ایسے کیا جیسے وہ ہمیشہ سے ہمیں جانتے ہوں۔ بوسنیا کے ایک صاحب کہتے ہیں۔ پہلے ان کا جماعت کے ساتھ اتنا مضبوط تعلق نہیں تھا لیکن امام جماعت احمدیہ سے ملاقات کے بعد ان میں ایک غیر معمولی تبدیلی پیدا ہوئی ہے اور جماعت اور خصوصاً خلیفۃ المسیح کے لئے ان کے دل میں احترام بہت زیادہ ہو گیا ہے۔

ہنگری کے ایک دوست (Mezei) مے زے ای صاحب جلسے میں شامل ہوئے۔ پولیس کے محکمے میں مختلف عہدوں پر کام کرتے رہے ہیں۔ مذہباً عیسائی ہیں یہ۔اپنے جذبات کا اظہار اس طرح کرتے ہیں کہ چھوٹا بڑا ہر کوئی ایک دوسرے کو سلام کر رہا تھا۔ پیار سے مل رہا تھا۔ مجھے ان لوگوں کی زبان تو سمجھ نہیں آئی لیکن ان کے چہرے کے تاثرات سے لگ رہا تھا کہ یہ لوگ پیار بانٹ رہے ہیں۔ میں نے دنیا دیکھی ہے مگر مشرق سے لے کر مغرب تک اس قسم کا نظارہ کہیں نہیں دیکھا۔

پھر جرمنی میں ایک دوست ہیں سلیمان صاحب۔ سینٹر ریپبلک آف افریقہ سے ہے ان کا تعلق۔ کہتے ہیں مجھے جلسے کی دعوت ملی تو میرا خیال تھا کہ پچاس یا سو لوگوں کی تبلیغی نشست ہو گی جس میں تھوڑی بہت باتیں ہوں گی اور کھانا پینا ہو گا۔ پھر سارے لوگ اپنے اپنے گھروں کو چلے جائیں گے لیکن یہاں آنے کے بعد تو میرا نظریہ بالکل یکسر بدل گیا ہے۔ ہزاروں کی تعداد میں افراد جمع تھے۔ میں تو جلسے کے نظارے کے اس سحر سے باہر نہیں نکل سکا۔ یہاں کی ہر چیز ہی مسحور کن ہے اور آپ کا تبلیغ کرنے کا انداز ہی نرالا ہے۔ اگر اسی طرز پر تبلیغ کی جائے تو کوئی بدقسمت ہی ہو گا جو انکار کرے۔

مونٹی نیگرو سے آنے والے ایک دوست راغب صاحب نے بتایا کہ مونٹی نیگرو میں مسلمانوں کے نزدیک عموماً یہی مشہور ہے کہ جماعت احمدیہ نعوذ باللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قبول نہیں کرتی لیکن جو شخص جماعت کو قریب سے دیکھتا ہے تو اس پر فی الفور واضح ہو جاتا ہے کہ محض جھوٹ ہے جو مولویوں نے پھیلایا ہوا ہے۔ پھر مراکش کے ایک دوست جو بیلجئم میں رہتے ہیں کہتے ہیں کہ اپنے جذبات کو بیان نہیں کر سکتا۔ ایسا روحانی نظارہ ہے جس نے میری روح کی گہرائی تک اثر کیا ہے۔ اسلام کی صحیح تصویر مجھے یہاں نظر آئی ہے۔

ایک جرمن دوست ہیکو فرینکل صاحب کہتے ہیں۔ یہ میرا پہلا موقع تھا کہ میں احمدیت کے بارے میں کچھ جان سکوں۔ پھر میرے بارے میں انہوں نے کہا کہ جو بھی انہوں نے کہا سچ کہا۔ اگر تمام انسان اس پر عمل کرنا شروع کر دیں تو پوری دنیا میں امن پھیل جائے۔

فرانس کے ایک نو مبائع ہان لی انفان صاحب جزائر کومروز کے رہنے والے ہیں۔ تین ہفتے پہلے ہی انہوں نے بیعت کی تھی۔ کہتے ہیں میں مسلمان تو تھا مگر استقامت نہیں ملتی تھی۔ کل جب خلیفۃ المسیح کے پیچھے جمعہ پڑھا تو مجھے بہت مزہ آیا اور زندگی میں پہلی بار نماز میں رونا آیا۔

ایک طالبعلم ایڈ گروس کہتے ہیں کہ یہاں آنے سے قبل میرے ذہن میں الیکٹرانک میڈیا کے ذریعہ اسلام کے بارے میں بہت غلط تصور قائم

باقی صفحہ نمبر 19 پر ملاحظہ فرمائیں

فون نمبر: 1800 3010 2131
اس ٹول فری نمبر پر فون کر کے آپ جماعت احمدیہ کے بارے میں معلومات حاصل کر سکتے ہیں
شعبہ نورالاسلام کے اوقات
روزانہ صبح 9 بجے سے رات 11 بجے تک جمعہ کے روز تعطیل

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badr, at Fazle-Umar Printing Press Qadian, Harchowal Road Po. Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab, India. And published at office of the Weekly Badr Moh- Ahmadiyya, Harchowal Road P.o Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor: Mansoor Ahmad